مُحَمَّد جَمَالُ الدِّین خَان قَادِرِی
Mobile No. +917860520899
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ
۹۲ خطبات کا حسین گلدستہ
بنام
اَنوَارُ البَیَان
جلد دوم
ساتواں مہینہ : رجبُ المرجب
تالیف
نمونہ اسلاف عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا مفتی
انوار احمد قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف (انڈیا) یوپی

اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الاخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

پہلا جمعہ..پہلا بیان

حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَابْنِهِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَابْنِهِ الْکَرِیْمِ الْخَوَاجِهِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (پ۱۱ رکوع ۱۲)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں ۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

بگرداب بلا افتادہ کشتی
ضعیفان شکستہ را تو پشتی

بحق خواجۂ عثمان ہارون
مدد کن یا معین الدین چشتی

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی)

یہ داغ کہاں تک رنج سہے، تم سے نہ کہے تو کس سے کہے
تم آل نبی اولادِ علی سلطان الہند غریب نواز

(داغ دہلوی)

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمین والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ

(سید العلماء مارہروی)

ہند میں آپ ہیں سوغاتِ رسول عربی
ہر طرف ابر کرم آپ کا چھایا خواجہ

(سید اشرف مارہروی)

تمہید: آج کا یہ دور اللہ تعالیٰ کے نیک و پارسا بندے اور آقائے کائنات نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نیک و صالح اور متقی و پرہیزگار امتی، اولیاء اللہ سے بیزاری اور اسلام کی سچائی سے دوری کا ہے جو ارباب اسلام کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے ناپاک منصوبوں کے تحت اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم کے نصاب اور کورس کی کتابوں میں ایسے غلط اور من گھڑت واقعات کو شامل کیا گیا ہے جس کے پڑھنے کے بعد شک و وہم اور تذبذب کا دروازہ کھلتا نظر آتا ہے اور ایک نوجوان مسلمان اللہ تعالیٰ کی سچی بندگی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مضبوط غلامی سے اپنا تعلق و رشتہ کمزور کرتا ہوا نظر آتا ہے اور آئے دن ان باتوں کا مشاہدہ بھی ہو رہا ہے کہ ہمارا نوجوان شک و وہم اور تذبذب میں مبتلا ہو کر طرح طرح کے اعتراضات کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کبھی اللہ و رسول کے تعلق سے تو کبھی اولیاء اللہ کی روحانیت و کرامت اور ان کے مزاروں پر حاضری کے حوالے سے۔ یہ ساری خرافاتیں اور اسلام مخالف باتیں اسکول و کالج اور یونیورسٹیوں کی غلط و بے ہودہ تعلیم اور بدعقیدہ منافق لوگوں کی صحبت کا نتیجہ نظر آتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری نئی نسل، نوجوان مسلمان شک و وہم اور تذبذب کے دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ اور اسلام کی سچائی اور ایمان و یقین کی حقیقت سے دوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

مسلمانو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اولیاء اللہ سے دور ہونا، اسلام سے دور ہونا ہے

قرآن وسنت سے یہ بات ظاہر و ثابت ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اور آخری مذہب ہے اور قرآن

مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے اور پیغمبر اسلام محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئیگا۔

تو اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگلی امتوں میں ایک کے جانے کے بعد ہدایت ورہبری کے لئے دوسرے نبی تشریف لاتے رہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا تو اسلام کی تبلیغ اور رشد و ہدایت کا کام آگے کیسے بڑھے گا؟

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ۞

یعنی میری امت کے علماء، بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ (کنز العمال، جلد ۱۰، ص ۹۵، حدیث نمبر ۲۸۶۷۳)

یعنی رشد و ہدایت کا جو فریضہ پہلے کے انبیائے کرام علیہم السلام انجام دیتے تھے، اب یہ کام میری امت کے علماء پورا کریں گے۔

اور ان سچے اور نیک و پارسا علماء کرام کے گروہ کو جو جانشین مصطفیٰ، نائبین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں انہیں نیک وصالح اور متقی و پرہیزگار لوگوں کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔

حضرات! تاریخ شاہد ہے ہسٹری گواہ ہے کہ اسلام بادشاہوں اور امیروں کا مرہون منت کبھی بھی نہیں رہا بلکہ اکثر مسلمان کہلانے والے بادشاہوں اور امیروں نے اسلام کے پاک وصاف دامن کو داغدار کیا اور اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت وقوت کو نقصان پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ کی زمین تقویٰ، طہارت اور نیکی سے آباد ہوئی اور اسلام خوب پھولا اور پھلا تو بادشاہوں اور امیروں کے ذریعہ نہیں بلکہ ان پاک اور نیک لوگوں کے ذریعہ عمل میں آیا جن کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کے یہ ولی دنیا کے جس خطے میں گئے تو اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت وصورت کی سچی تصویر بن کر گئے، ان کا وجود مسعود مجسم اسلام تھا ان کا کردار واخلاق، محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کردار واخلاق کا صاف وشفاف آئینہ تھا۔

انہیں اللہ والوں کی پاک و نیک صحبت کی خوشبو سے علاقہ کا علاقہ معطر ہوگیا اور کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ختم ہوئے اور اسلام کا پرنور سویرا طلوع ہوا اور ایمان و یقین کا اُجالا پھیلا۔

اللہ کے ولی جس راہ سے گزر گئے اسلام کی خوبیوں سے آگاہی دیتے گئے اور ایمان کے نور سے اندھے قلوب کو منور ومجلی کرتے گئے۔

انہیں اللہ والوں نے اپنے علم وعمل، اخلاق وکردار اور روحانی کمالات وکرامات کے ذریعہ کفر وشرک اور وہم وشک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے انسانوں پر اسلام کے برکات وحسنات کو ظاہر وروشن کردیا جس کے سبب سے گاؤں کا گاؤں، قصبہ کا قصبہ، شہر کا شہر، ملک کا ملک اسلام کے دامن کرم میں ابدی پناہ حاصل کرتا گیا۔

انہیں پاک باز، باکرامت اور باکمال ارباب روحانیت ہستیوں میں ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ، عطائے رسول سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی، بندہ نواز، کرم نواز، حضور غریب نواز سنجری، اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی سب سے روشن ومنور ہے اور آپ کی خدمات سب سے زیادہ نمایاں اور تابناک ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ کی رحمت وبرکت والی ذات پاک نے ہندوستان کے اندر کفر وشرک اور شک ووہم اور تذبذب کے اندھیرے ماحول میں اسلام وایمان اور یقین کا چراغ جلایا اور حق وصداقت کا دیپ روشن کیا۔

آپ کے نہ آنے تک ہند میں اندھیرا تھا
روشنی گھر گھر پھیلی آپ ہی کے آنے سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقویٰ، طہارت اور روحانیت وولایت کے پاکیزہ کردار وعمل اور مواعظ حسنہ کی برکت وتاثیر سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ کافر، مسلمان ہوئے۔ چور ابدال ہوئے، گناہگار وخطاکار، نیک وصالح اور متقی وپرہیزگار ہوئے۔ اس طرح تقریباً نوے لاکھ انسان اسلام کے دامن کرم سے وابستہ ہوکر ایمان ویقین کی ابدی نعمت اور حق وصداقت کی سرمدی دولت سے سرفراز ہوئے۔

مرشد و رہنمائے اہل صفا
ہادیٔ انس و جاں معین الدین

قرب حق اے نیاز، گر خواہی
ساز وردِ زباں معین الدین

(حضرت نیاز بریلوی)

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت

تاریخ ولادت ۵۳۰ ہجری

بمقام سنجر علاقہ سیستان

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

سجزی بکسر سین و سکون جیم وکسر زائے معجمہ نسبت بہ سیستان سیستان را بزبان عربی سجستان و سنجری گویند۔

یعنی سجزی سین کے کسر، جیم کے سکون اور زائے معجمہ کے کسر کے ساتھ سیستان کی طرف نسبت ہے، سیستان کو عربی زبان میں سجستان اور سنجری کہتے ہیں۔ (انتباہ سلاسل اولیاء اللہ، ص،۸۸)

تاریخ وصال	۶ رجب شریف ۶۲۷ ہجری
بمقام	اجمیر شریف (ہندوستان)
نام نامی اسم گرامی	معین الدین حسن
القاب	ہندالولی، عطائے رسول، غریب نواز، خواجۂ بزرگ، نائب رسول، وارث الانبیاء، آفتاب چشتیاں، سلطان الہند۔

چشتی کہلانے کی وجہ: جماعت اہل سنت کی اعلیٰ ترین شخصیت، علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلۂ طریقت کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرید ہونے کی غرض سے حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے میرا نام دریافت کیا۔

عرض کیا: عاجز کو ابو اسحاق شامی کہتے ہیں۔

مرشد نے فرمایا: آج سے ہم تم کو ابو اسحاق چشتی کہیں گے اور قیامت تک جو تیرے سلسلے میں داخل ہوگا وہ بھی چشتی کہلائے گا۔

اسی نسبت سے ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چشتی کہلاتے ہیں۔ (سوانح غوث وخواجہ، ص،۳۲)

ہمارے پیارے خواجہ نجیب الطرفین سید ہیں

آپ کا پدری نسب سیدنا امام حسین بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے اور آپ کا مادری نسب حضرت سیدنا امام حسن بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے۔ اس طرح ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسینی اور حسنی سید ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کا پدری نسب نامہ

(۱) سید معین الدین حسن (۲) بن سید غیاث الدین (۳) بن سید کمال الدین (۴) بن سید احمد حسین (۵) بن سید نجم الدین طاہر (۶) بن سید عبد العزیز (۷) بن سید ابراہیم (۸) بن سید امام علی رضا (۹) بن سید موسیٰ کاظم (۱۰) بن سید امام جعفر صادق (۱۱) بن، سید محمد باقر (۱۲) بن سید امام علی زین العابدین (۱۳) بن سید امام حسین (۱۴) بن سید السادات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ (خزینۃ الاصفیاء، ج ۱، ص: ۲۵۷)

ہمارے پیارے خواجہ کا مادری نسب نامہ

(۱) سید معین الدین حسن (۲) بن ام الورع سیدہ ماہ نور (۳) بنت سید داؤد (۴) بن سید عبد اللہ حنبلی (۵) بن سید یحییٰ زاہد (۶) بن سید محمد روحی (۷) بن سید داؤد (۸) بن سید موسیٰ ثانی (۹) بن سید عبد اللہ ثانی (۱۰) بن سید موسیٰ اخوند (۱۱) بن سید عبد اللہ (۱۲) بن سید حسن مثنیٰ (۱۳) بن سیدنا امام حسن مجتبیٰ (۱۴) بن سید السادات مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (مسالک السالکین، ج ۲، ص ۲۷۱)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی نیک اور بڑی عابدہ، زاہدہ تھیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کی والدہ کا بیان

والدہ ماجدہ بیان فرماتی ہیں کہ جب میرے پیارے بیٹے معین الدین حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے شکم میں تھے تو میں بڑے عجیب و غریب اور اچھے خواب دیکھا کرتی تھی۔ میرے گھر میں خوب خیر و برکت تھی، میرے دشمن میرے دوست بن گئے تھے، ولادت کے وقت میرا سارا گھر انوار الٰہی سے روشن تھا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص ۸۰)

ہمارے پیارے خواجہ کا بچپن

ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کا دور بڑی خوش حالی اور نیک نامی کے ساتھ گزرا اور آپ کے بچپن ہی میں آثار ولایت آپ کی جبین سعادت پر نمایاں اور ظاہر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی

دی ہوئی نعمت و دولت سب کچھ تھی۔ بڑے ناز و نعم کے ساتھ پلے اور بڑھے تھے اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو بھائی تھے۔ (ہشت اولیاء، ص ۲۴۸، بحوالہ خانقاہ برکاتیہ کا ترجمان، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء ص ۷۸)

ہمارے پیارے خواجہ کے والد کا وصال

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت خواجہ سید غیاث الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت نیک اور بڑے متقی و پرہیزگار تھے ابھی ہمارے پیارے خواجہ کی عمر شریف پندرہ سال ہی کی تھی کہ والد گرامی کا وصال ہو گیا۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳)

ہمارے پیارے خواجہ کی تعلیم و تربیت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات سال کی عمر شریف تک آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کا زمانہ والد بزرگوار کے زیر عاطفت گزرا، اس کے بعد سنجر کی مشہور درسگاہ میں داخل ہوئے اور وہیں سے تفسیر و حدیث اور فقہ کی تعلیم مکمل ہوئی چودہ سال کی عمر شریف میں اور کتاب مرآۃ الاسرار کے مطابق پندرہ سال کی عمر شریف میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کے والد ماجد کا مزار مبارک بغداد مقدس میں ہے۔ (سوانح غوث و خواجہ، ص ۴۴)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی ولی ہیں والد گرامی اور والدہ ماجدہ سے لیکر حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک سارے خاندان اور پورے کنبہ کا ایک ایک فرد ولی اور قطب ہے اس پیاری نسبت کے باوجود ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرسہ میں داخلہ لیتے ہیں۔ قرآن و حدیث اور تفسیر وغیرہ کی تعلیم مکمل فرماتے نظر آتے ہیں اور وقت کے جید عالم و فاضل بنتے نظر آتے ہیں۔

مگر آج کل کچھ پیر اور بزرگ کہلانے والے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم کو کسی مدرسہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کو قرآن و حدیث کی تعلیم کسی مولانا سے حاصل کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے ہم سب کچھ پڑھے پڑھائے ہیں۔

تو ایسے پیر و بزرگ کہلانے والے حضرات سے ایک سوال ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پیدائشی ولی تھے، کیا آپ بھی پیدائشی ولی ہیں؟ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

پورا خاندان نیک وصالح اور ولی ہے۔ کیا آپ کے والد اور والدہ اور تمام خاندان ولی ہیں؟ تو یقین جانئے کہ ان تمام سوالوں کا جواب دینا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

اس لئے گزارش ہے کہ پیرو بزرگ ہونے کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات پر عمل کیجئے۔

اور قرآن وحدیث اور تفسیر وغیرہ کی تعلیم حاصل کر کے ولی تو کیا۔ غلام حضور خواجہ غریب نواز بن جایئے۔ یہی سعادت آپ جیسے پیرو بزرگ کہلانے والوں کے لئے بارگاہ خداوندی میں کافی وشافی ہو جائے گی۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ہمارے پیارے خواجہ کی جائیداد ایک باغ اور ایک پن چکی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ آقا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائیداد میں سے ایک ہرا بھرا باغ اور ایک پن چکی ملی تھی، اسی کو آپ نے اپنے لئے ذریعہ معاش بنایا۔

خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کو پانی پلاتے، اس طرح آپ کی زندگی بہت آسودہ اور اطمینان سے گزر رہی تھی۔ (سیر العارفین ص ۵)

مگر قدرت نے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغ اشجار کی نگہبانی کے لئے نہیں بلکہ آپ کو انسانوں کی تربیت اور باغ اسلام کی آبیاری کے لئے پیدا فرمایا تھا۔

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابر کرم زور برسنا تیرا

پیارے خواجہ کی ملاقات، ابراہیم قندوزی مجذوب بزرگ سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ میں درختوں کو پانی دے رہے تھے کہ اشارۂ غیبی سے اللہ تعالیٰ کے ولی مست ومجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ میں تشریف لائے۔ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر صاحب ولایت مجذوب بزرگ پر پڑی تو ہمارے پیارے

خواجہ بڑے ادب واحترام کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو ایک سایہ دار درخت کے پاس بٹھایا اور تازہ انگور کا ایک گچھا ان کی خدمت میں پیش کیا اور خود ان کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

حضرت ابراہیم قندوزی بزرگ نے انگور تناول فرمائے اور ہمارے پیارے خواجہ کے ادب واحترام اور آپ کی خدمت سے خوش ہو کر بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں ڈالا، دندان مبارک سے چبا کر ہمارے پیارے خواجہ کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کھلی کو کھاتے ہی ہمارے پیارے خواجہ کا باطن نور معرفت سے روشن ہو گیا اور قلب و روح میں انوار الٰہی جگمگانے لگے اور آپ کے دل کی دنیا زیروزبر ہو گئی۔ اس طرح آپ کے دل میں باغ اور پن چکی اور گھر کے سارے ساز وسامان سے بیزاری پیدا ہو گئی۔

اسی عالم میں ہمارے پیارے خواجہ نے باغ اور پن چکی فروخت کر کے ساری دولت فقراء و مساکین اور بے سہاروں پر لٹا دی اور بے خودی کے عالم میں خراسان کی طرف راہ حق کی تلاش میں نکل گئے۔

(خزینۃ الاصفیاء، ص ۳۵۰، مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک ومحبوب بندوں یعنی اولیاء اللہ کی نسبت وتعلق میں کس قدر رحمت وبرکت اور تاثیر رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی مست ومجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چبائی ہوئی کھلی کھاتے ہی ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باطن نور معرفت سے روشن ہوتا نظر آیا اور قلب وروح مجلیٰ ومصفیٰ ہو گیا اور دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہوتا نظر آیا۔

لہٰذا ہم غلامان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اپنے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وسنت پر عمل کرتے ہوئے اللہ والوں کی بارگاہ میں باادب خدمت کی سعادت حاصل کرنا چاہئے تا کہ اللہ والوں کی نگاہ کیمیا اثر سے ہم گنہگاروں، خطا کاروں کے قلوب کی سیاہی دھل جائے اور ہمارے دلوں میں نور معرفت کا اجالا پیدا ہو جائے اور زندگی کامیاب وبامراد ہو جائے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

نہ جانے کون دعاؤں میں یاد کرتا ہے
میں ڈوبتا ہوں دریا اچھال دیتا ہے

ہمارے پیارے خواجہ پیر و مرشد کی تلاش میں

حضرات علم ظاہر کے بعد علم باطن ہے۔ علم سفینہ کے بعد علم سینہ ہے، ظاہری علوم کے لئے استاذ کی ضرورت پڑتی ہے اور استاذ ظاہری علوم کے ذریعہ حق و سچ کا راستہ دکھا دیتا ہے لیکن منزل مقصود ابھی آگے ہے اور علوم باطنی کے لئے پیر و مرشد کی ضرورت ہوتی ہے، پیر و مرشد علوم باطنی کے ذریعہ منزل مقصود یعنی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہنچا دیتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس مرید صادق کو رب تعالیٰ تک پہنچا دیتے ہیں اور یہی منزل اولین و آخرین کی منزل مقصود ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

اور کسی نے کہا ہے۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم و فاضل، محدث و مفسر اور مفتی حق کی تمام علوم ظاہری سے آراستہ ہونے کے بعد مردِ حق آگاہ، خدا رسیدہ شیخ کامل، پیر و مرشد کی تلاش و جستجو شروع فرما دی۔ شیخ معظم پیر و مرشد کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں میں اولیائے باکمال و باکرامت کی خدمت میں حاضری کے شرف سے باریاب ہوتے، جواب یہ ملتا کہ معین الدین حسن تمہارا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے، تمہارا حصہ کسی اور کے پاس ہے پھر وہاں سے علوم باطنی کی تشنگی کے ساتھ تلاشِ مرشد میں سفر شروع فرما دیتے۔ آخرکار، وہ نیک گھڑی اور ساعت سعید اور وہ روز روشن اپنی تمام رحمتوں و برکتوں کے ساتھ آہی گیا۔ پر خلوص جُہد پیہم اور سچی تلاش اور جستجو نے منزل مقصود کا پتہ اور وسیلہ شیخ کامل، اللہ کے ولی، محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سچا نائب حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم الشان پیر و مرشد کے چشمۂ کرم پر لاکر کھڑا کر دیا اور سچ تو یہ ہے کہ۔

در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا
جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو

سید العلماء، سید آل مصطفےٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لارہے ہیں جیسے ہی ان کی نگاہ مجھ پر پڑی تو ان بزرگ نے ارشاد فرمایا حسن تم آگئے؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑا تعجب ہوا کہ میں نے تو ان بزرگ کو کبھی دیکھا نہیں اور آج پہلی مرتبہ ملاقات کر رہا ہوں مگر یہ بزرگ تو مجھے پہچانتے ہیں۔ میں نے ان بزرگ کو سلام کرنے کے بعد پوچھا کہ اے حضرت! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ تو ان بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان کے بادشاہ کو کون نہیں پہچانے گا، میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا اور تمہارے انتظار ہی میں اب تک جی رہا ہوں۔ وہ بزرگ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء ص: ۳۲۸)

ہمارے پیارے خواجہ خود مرشد کی ملاقات اور بیعت کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں شیخ کامل، پیر ومرشد کی تلاش وجستجو میں بغداد معلی سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد میں حاضر ہوا اور اپنے شیخ معظم پیر ومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دولت پابوسی سے مشرف ہوا یعنی خلاصۂ کلام یہ ہے کہ میں نے اپنے پیر ومرشد کے قدم کو چوما اس وقت روئے زمین کے بڑے بڑے مشائخ عظام اور اولیاء کرام ہمارے پیر ومرشد کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ جب میں نے سر نیاز زمین پر رکھا تو پیر ومرشد نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز ادا کرو۔ میں نے ادا کرلی۔ پھر پیر ومرشد نے فرمایا قبلہ رو بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا۔ پھر پیر ومرشد کا حکم ہوا۔ سورۂ بقرہ پڑھو، میں نے پڑھی۔ پھر پیر ومرشد کا فرمان ہوا، ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ میں نے پڑھا۔ پھر پیر ومرشد کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا آ تجھے خدا تک پہنچادوں۔ اس کے بعد قینچی لے کر میرے سر پر چلائی اور کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور گلیم خاص عطا فرمائی۔ پھر پیر ومرشد نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا۔ پھر پیر ومرشد نے فرمایا: ہمارے سلسلے میں ایک دن اور ایک رات کے مجاہدہ کا معمول ہے، تم آج رات اور دن مجاہدہ میں مشغول رہو۔

میں پیر ومرشد کے فرمان کے مطابق مجاہدہ میں مشغول رہا۔ دوسرے دن جب خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو پیر ومرشد نے ارشاد فرمایا: آسمان کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا تو پیر ومرشد نے دریافت فرمایا: کہ تم کہاں تک دیکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ عرش اعظم تک دیکھتا ہوں۔ پھر پیر ومرشد نے فرمایا زمین کی طرف دیکھو، میں نے دیکھا تو پیر ومرشد نے پوچھا! کہ اب تم کہاں تک دیکھتے ہو تو میں نے عرض کیا تحت الثریٰ تک دیکھ رہا ہوں۔ پھر پیر ومرشد نے فرمایا: ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو! میں نے پڑھی۔ پھر پیر ومرشد نے فرمایا آسمان کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا تو پیر ومرشد نے فرمایا کہاں تک دیکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ حجاب عظمت تک۔ پھر پیر ومرشد نے

فرمایا آنکھیں بند کرو! میں نے بند کر لیں۔ پیر و مرشد نے فرمایا کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں پھر پیر و مرشد نے اپنی دو انگلیاں اوپر اٹھائی اور فرمایا کہ میری ان دونوں انگلیوں کے درمیان دیکھو اور فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی دونوں انگلیوں کے بیچ میں اٹھارہ ہزار عالم دیکھ رہا ہوں۔

اس کے بعد پیر و مرشد کا حکم ہوا کہ سامنے جو اینٹ پڑی ہوئی ہے اس کو اٹھاؤ! میں نے جب اس اینٹ کو اٹھایا تو اس کے نیچے سونے کے روپے پڑے تھے۔ پیر و مرشد نے فرمایا ان روپیوں کو اٹھا لو اور لے جا کر غریبوں اور فقیروں میں تقسیم کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ واپس لوٹ کر آیا تو پیر و مرشد کا حکم ہوا کہ تم کچھ دن ہماری صحبت میں گزارو۔ تو میں نے عرض کیا کہ پیر و مرشد کا حکم سر آنکھوں پر۔ (انیس الارواح، ص: ۱۰۲)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ کو سننے کے بعد یقیناً ہم سب کا ایمان تازہ ہو گیا ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ کے ولی، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں انگلیوں کے درمیان اٹھارہ ہزار عالم دکھائی دے سکتے ہیں تو صدیق و فاروق اور عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیر و مرشد بلکہ اولین و آخرین کے شیخ اعظم محبوب خدا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کمالات و معجزات کا کیا عالم ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے تو مختار کا کیا عالم ہوگا

ہمارے پیارے خواجہ بیس سال تک مرشد کی خدمت میں رہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں شرف بیعت حاصل کر چکا تو میں نے بیس سال تک اپنے مشفق و مہربان پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں گزارے اور اس طرح خدمت میں لگا رہا کہ پل بھر کے لئے اپنی جان کو آرام نہ لینے دیا اور میں ہمیشہ پیر و مرشد کی خدمت میں مشغول رہتا، سفر ہو کہ حضر پیر و مرشد کا بستر اور کھانے پینے کے سامان اور سفر کے اسباب سر پر رکھ کر لے جاتا تھا۔ (سیر الاولیاء، ص ۵۵، مرأۃ الاسرار، ص: ۵۵۶، انیس الارواح، ص ۳، اخبار الاخیار، ص ۲۲)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہونے کے بعد ایک دو تین سال نہیں مکمل بیس سال تک اپنے شیخ، اپنے پیارے پیر و مرشد کی خدمت میں لگے رہے اور آج کے ایک مرید ہم

بھی ہیں کہ بیس سال تو بہت دور کی بات ہے، بیس گھنٹہ بھی پیر و مرشد کی خدمت میں دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے اور اپنے ایمان و عقیدہ کو سنوارنے اور مضبوط بنانے کے لئے بھی وقت نہیں دے پاتے ہیں۔ اپنے شیخ کی خدمت کرنا اور پیر و مرشد کے بستر اور اسباب زندگی کو سر پر اٹھانا تو بہت ہی مشکل نظر آتا ہے۔

حضرات! کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آج کل کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی جیسے کہاں ہیں؟

تو ایسے شخص سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کل کے مرید، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کہاں ہیں؟

جب آپ ہمارے پیارے خواجہ جیسے مرید نہیں بن سکتے تو خواجہ عثمان ہارونی جیسے پیر و مرشد بھی نہیں مل سکتے۔ آپ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز جیسے سچے اور پکے مرید بن کر دکھادو تو اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ عثمان ہارونی جیسے پیر و مرشد سے تم کو ملا دیگا۔ یہ دنیا کبھی بھی اللہ والوں سے خالی نہیں رہی ہے اور نہ خالی رہے گی، ہماری طلب سچی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کو نیک ہی دیتا ہے۔ مثل مشہور ہے، جیسوں کو تیسا۔

حضرات اس نورانی واقعہ سے اور ایک مسئلہ ظاہر و ثابت ہوتا ہے اور اس حقیقت کا پتہ ملتا ہے کہ بغیر خدمت کے عزت و عظمت نہیں ملا کرتی ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

میرے آقائے نعمت حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا

نیکوں کی خدمت سے مقصد پا گئے

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صاحب دل درویش کو دیکھا اور ان کی ولایت و بزرگی کو پہچان گئے۔ ان بزرگ کو اپنے گھر کے اندر لے گئے اور بڑے ادب و تعظیم سے ان بزرگ کو بٹھایا اور ان کے کھانے کے انتظام میں لگ گئے گھر میں تھوڑے

سے جَو کے علاوہ کچھ نہ تھا، اس جَو کو خود چکی میں پیسا اور چھلنی میں چھانا اور خود بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روٹی پکائی تو درویش نے کہا کہ تمہارا حال یہ تھا کہ تمہارے گھر میں تھوڑے سے جَو کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی، تم نے اس جَو کو کس طرح پیسا اور اس کی روٹی پکائی؟ اے فرید الدین میں سب کچھ دیکھ رہا تھا، میں تمہاری خدمت سے خوش ہوں، کیا چاہتے ہو مانگو! حضرت بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو تمنا تھی وہ ظاہر کی، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس درویش فقیر کی دعا سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا پوری ہوئی اور اپنا مقصد پا گئے۔ (سیر الاولیا، ص ۵۲)

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ نیکوں اور اللہ والوں کی خدمت سے سب کچھ مل جاتا ہے، تمنا پوری ہوتی نظر آتی ہے اور مقصد پورا ہوتا نظر آتا ہے۔

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں ہے بادشاہوں کے خزینوں میں

مرید دو قسم کے ہوتے ہیں

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرید کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک رسمی اور دوسری حقیقی۔

رسمی مرید وہ شخص ہوتا ہے کہ پیر و مرشد نصیحت و تلقین فرماتے ہیں تو وہ شخص دیکھے کو ان دیکھی اور سنی کو ان سنی کر دیتا ہے یعنی رسمی مرید اس کو کہتے ہیں جو پیر و مرشد کے پند و نصیحت کو سن کر اس پر عمل نہیں کرتا۔ اور حقیقی مرید وہ شخص ہے جو پیر و مرشد کی محبت میں فنا ہو کر ان کے ارشادات و فرمودات پر عمل پیرا رہتا ہے۔ (سیر الاولیا، ص: ۳۲۹)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارادت و بیعت کے تذکرے کے درمیان دو فرمودات اور ارشادات جو پند و نصیحت سے لبریز ہیں ان کو بیان کر دیا ہے تاکہ اللہ کریم اپنے کرم سے ہمارے سینہ کو پیران کرام اور بزرگان دین کی خدمت و محبت کا مدینہ بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے پیارے خواجہ کی نصیحت مرید کے لئے

شیخ الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

(۱) جس شخص نے جو کچھ پایا، پیر و مرشد کی خدمت سے پایا پس ہر مرید پر لازم ہے کہ پیر و مرشد کے حکم و فرمان پر عمل کرے۔

(۲) پیر و مرشد جو کچھ مرید کو نماز و عبادات اور اوراد و وظائف کا درس عطا فرمائیں تو مرید پر لازم ہے کہ گوش، ہوش سے سنے اور اس پر عمل کرے تاکہ مرید کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ سکے۔

(۳) ہمارے خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ قبرستان میں کھانا پینا گناہ کبیرہ ہے، جو شخص قبرستان میں کھائے گا وہ ملعون و منافق ہے کیوں کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے۔

(۴) ہمارے پیارے خواجہ فرماتے ہیں کہ کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت میں نہیں ہے، مرد کو چاہئے کہ احکام الٰہی بجالانے میں سستی اور کوتاہی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا اسے مل جائے گا۔ (دلیل العارفین، ص ۲۰،۲۲)

مرید کامل کب ہوتا ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ مرید ثابت قدم یعنی کامل مرید اس وقت ہوتا ہے جب اس شخص کے نامۂ اعمال میں اعمال بد لکھنے والا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے۔ (سیر الاولیاء، ص ۵۵)

اے ایمان والو! اپنے پیارے پیارے اور اچھے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک اور فرمان مہربان سن لیا تو خوب غور سے سوچ کر فیصلہ کرو کہ کیا ہم سچے اور کامل مرید بن گئے ہیں؟ اس لئے کہ سچے اور کامل مرید بننے کے لئے اس شخص کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ بھی نہ ہو اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہر دن ہزاروں گناہ نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کے فرمانِ ذیشان کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ ابھی ہم سچے اور کامل مرید ہی نہیں بن سکے ہیں اور پیروں، عالموں اور اماموں میں غلطی اور کمی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالتے نظر آتے ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: نیکوں کے اندر کمی اور غلطی تلاش کرنا شیطان کی عادت ہے۔ (مثنوی مولانا روم)

اللہ تعالیٰ نیکوں کی محبت کے ساتھ اپنے پناہ و امان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مرشد کو ناز ہے مرید پر

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدوں میں ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کوئی مرید نہ تھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا معین الدین اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور مجھے اپنے مرید معین الدین پر فخر وناز ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵)

ہمارے پیارے خواجہ کا شجرۂ طریقت

خانقاہ برکاتیہ کا ترجمان اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء کے ص ۸۵ پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رقم کردہ شجرہ شریف کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) خواجہ معین الدین سنجری (۲) خواجہ عثمان ہارونی (۳) خواجہ حاجی شریف زندنی (۴) خواجہ قطب الدین مودود چشتی (۵) خواجہ ابو احمد چشتی (۶) خواجہ ابو اسحاق شامی (۷) خواجہ علو الدینوری (۸) خواجہ ہبیرہ بصری (۹) خواجہ حذیفہ مرعشی (۱۰) خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی (۱۱) خواجہ فضیل بن عیاض (۱۲) خواجہ عبدالواحد بن زید (۱۳) خواجہ حسن بصری (۱۴) خواجۂ ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (الانتباہ فی سلاسل اولیاء، ص ۸۷)

ہمارے پیارے خواجہ مرشد کے ہمراہ سفر میں

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہونے کے بعد شیخ طریقت کی خدمت میں مشغول رہے، جہاں کہیں پیر ومرشد تشریف لے جاتے ہمارے پیارے خواجہ آپ کا بستر اور سامان سفر اپنے سر پر رکھ کر پیر ومرشد کے ہمراہ چلتے۔ مکمل بیس سال پیر ومرشد کی خدمت میں رہ کر سیر وسیاحت کے دوران سیستان، دمشق، طوس، بدخشاں، بغداد معلی، مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور دیگر شہروں میں گئے اور وہاں کے اولیاء کرام سے ملاقاتیں کیں اوران سے فیض حاصل کئے۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قل اني اخاف ان عصيت ربي عذاب يوم عظيم

﴿ ۷ ﴾
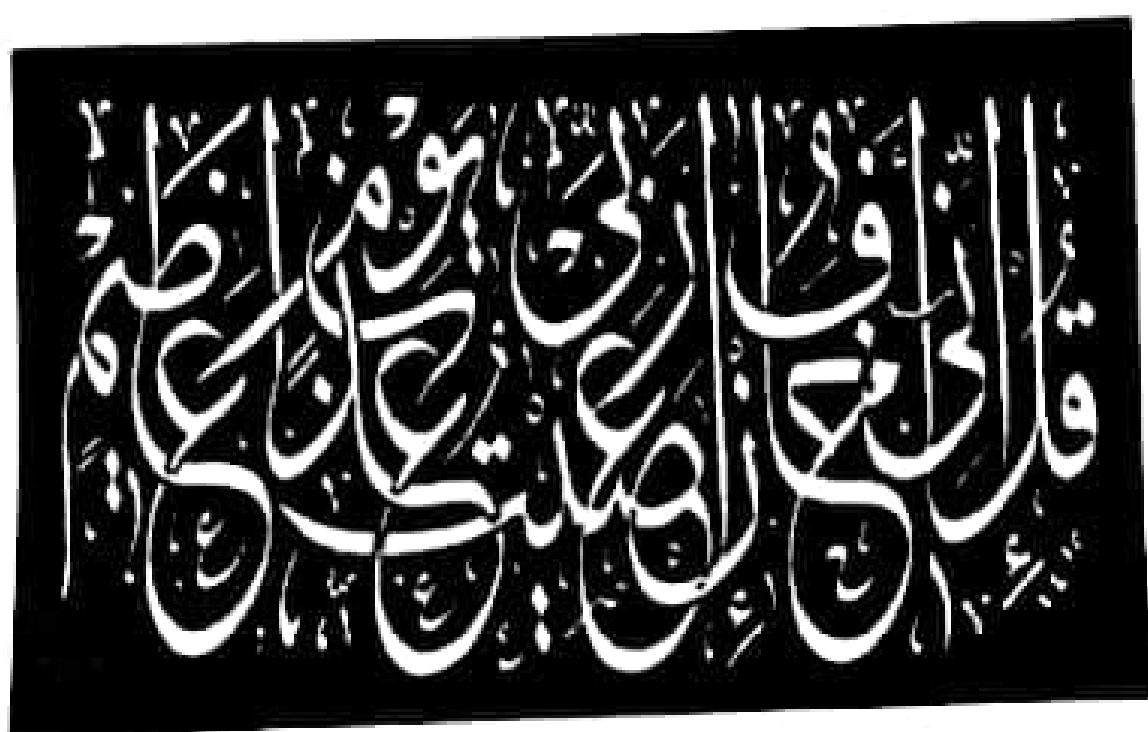
رجب شریف

پہلا جمعہ...دوسرا بیان

حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کا اجمیر شریف میں وُرودِ مسعود

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، رکوع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہند کی بے مثل خانقاہ برکاتیہ کے عظیم تاجدار، علماء و مشائخ کے سردار، مسلک اعلیٰ حضرت کے علم بردار، پیرو فقیر، حاجی و مفتی علامہ مولانا الشاہ سید آل مصطفیٰ سید میاں قادری چشتی برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سجادہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت بغداد مقدس پہنچے تو اس وقت قطب الاقطاب محبوب سبحانی، شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کبیر السن یعنی بوڑھے ہو چکے تھے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمارے خالہ زاد بھائی حسن سنجری کو ہمارے خاص حجرے میں ٹھہرایا جائے اور تین دن تک ہمارے پیارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہمان نوازی کی اور تیسرے دن تنہائی اور خلوت میں اپنے پیارے بھائی کو سینے سے لگایا اور آپ کو اسم اعظم تعلیم فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جاؤ! ہمیں امید ہے کہ تم بغداد پھر واپس آؤ گے لیکن ہماری ملاقات نہیں ہوگی۔ میں نے جان لیا ہے کہ تمہارا حصہ کہاں ملنے والا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ پھر جب دوبارہ حج کے بعد بغداد مقدس آئے تو معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو چکا ہے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص ۳۸)

حضرات! معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجۂ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی ہے اور ہمارے پیارے پیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف بڑھاپے کی تھی اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف جوانی کی تھی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ہمارے دونوں بزرگ آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔

کعبۂ معظمہ کی حاضری

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے مشفق و کریم مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حطیم کعبہ میں میزاب رحمت کے نیچے مجھے لے کر گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر میرے حق میں دعا کی۔ یا اللہ تعالیٰ! میں نے معین الدین کو تیرے سپرد کیا، میرے بس میں جتنا تھا میں نے معین الدین کو بنا، سنوار دیا ہے۔ اب تو قبول فرمالے۔ پردۂ غیب سے آواز آئی میں نے معین الدین کو قبول کرلیا۔

پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی اس آواز کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا۔

(انیس الارواح، ص:۳)

مزار انور و اقدس کی حاضری

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج سے فراغت کے بعد میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزار اقدس در انور پر حاضر ہوا تو پیر و مرشد نے فرمایا: سلطان دو جہاں کو سلام کرو!

میں نے مزار انور پر بڑے ادب و احترام کے ساتھ سلام پیش کیا۔

تو روضۂ پاک سے آواز آئی ''وعلیکم السلام یا قطب مشائخ بر و بحر'' یعنی وعلیکم السلام اے (خشک و تر) جنگلوں اور پہاڑوں کے سردار!

جب یہ آواز آئی تو پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے معین الدین! اب تمہارا کام مکمل ہوگیا۔ (انیس الارواح، ص:۳)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں ولایت و بزرگی، رحمت و برکت، نعمت و دولت کا باڑا آٹھوں پہر بٹتا نظر آتا ہے۔ مدینہ طیبہ میں جھولی پھیلا کر تو دیکھو دست طلب دراز کر کے تو دیکھو، طلب سے زیادہ پاجاؤ گے۔ سوال سے سوا حاصل ہو جائیگا اور گنبد خضراء کے سائے میں مزار انور پر اور در اقدس کے حضور رحمت دلور کی خیرات کے لئے دامن پھیلانا، ہاتھ اٹھانا، ہمارے غوث و خواجہ و رضا اور اولیا ماللہ کی سنت و عادت ہے۔

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے، نامرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو
یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں، بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو

(جمیل رضوی بریلوی)

خرقۂ خلافت: جماعت اہل سنت کی معتبر و مستند شخصیت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دوران سفر میں بیس سال تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت کرنے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ باون سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد سے رخصت ہوئے۔ رخصت کے وقت پیر و مرشد نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور تبرکات محمدی صلی اللہ تعالی علیہ الہ وسلم جو حضرات خواجگان چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آرہے تھے ہمارے خواجہ کو عطا فرما کر اپنا جانشین اور صاحب سجادہ بنا دیا۔ خود حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے ان واقعات کی تفصیل اپنے قلم سے یوں بیان فرمائی ہے۔

آقائے نعمت و دولت حضرت پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا اے معین الدین! میں نے یہ سب کام تمہاری تکمیل کے لئے کیا ہے تم کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے ہوش و گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک، نعلین چوبی (کھڑاؤں) اور مصلی عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا: یہ تبرکات ہمارے پیران طریقت کی یادگار ہیں جو رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تم کو دیئے ہیں۔ ان کو اسی طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا۔ جس کو مرد پانا اس کو ہماری یہ یادگار دینا۔ اور خلق سے طمع نہ رکھنا، آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

پیر و مرشد نے یہ ارشاد فرما کر مجھے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا پھر میرے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے اور میں رخصت ہوا۔

(انیس الارواح: ص: ۳۳، ۳۵، سوانح غوث و خواجہ: ص ۳۹، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص ۲۷۲)

اے ایمان والو! پیری مریدی، جاہ و مال اور دنیا کمانے کا ذریعہ نہیں ہے، یہ مبارک و مسعود عمل صرف اور صرف اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ خلافت و اجازت ہر کسی کو دینے کی چیز نہیں ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پیدائشی ولی ہیں، بیس سال تک پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گزارے اور علوم ظاہری و باطنی سے سرفراز ہوئے پھر پیر و مرشد نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا مگر آج علم و معرفت اور تقویٰ، طہارت نہیں بلکہ چاپلوسی اور لمبے نذرانوں کی بنیاد پر پیر و مرشد بننے والے، فاسق و فاجر، بے عمل و بے علم اور بے نمازی لوگوں کو بھی خلافت و اجازت دیتے نظر آتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

پُرخلوص گزارش: پیر و مرشد صاحب اور مرید صاحب دونوں کی خدمت میں پرخلوص گزارش ہے کہ کبھی تنہائی میں ٹھنڈے دل سے اپنے گریبان میں بار بار جھانک کر دیکھئے اور غور و فکر کریئے کہ کیا ہمارے اس طرز عمل سے ہمارے مشائخ اور پیران کرام کے نورانی اور روحانی سلسلے کی بے ادبی اور گستاخی نہیں ہے۔ اگر ہے تو توبہ کر لیجئے اور سچے پیر و مرید بن جایئے۔

قطب عالم حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اجلے، گیلے، مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و با ہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ با صفا ملتا نہیں

ایامِ سفر کے واقعات

رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر سال کی طویل مدت سفر میں علم و ارشاد کے بڑے بڑے مشاہیر اور نادرۂ روزگار، اصحاب کمال سے ملاقاتیں کیں۔ دلوں کی تسخیر، روحوں کا تزکیہ اور جہانِ آب و گل میں تصرفات کے ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات آپ سے ظہور میں آئے جن سے آج تک عقل و دانش کو سکتہ ہے۔ (سوانح غوث و خواجہ، ص۔۵۰)

دوسری مرتبہ مکہ معظمہ کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رخصت ہوئے تو مشاہدۂ عالم اور مطالعہ جہاں اور اہل اللہ کی زیارت کی غرض سے سفر کا آغاز کیا، بہت سے ملکوں اور شہروں میں تشریف لے گئے اور وہاں کے مردان حق اور اولیاء کرام سے ملاقات ہوئی اور فیض حاصل کیا۔ دوران سفر جہاں بھی جاتے پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق خود کو عام لوگوں سے علیحدہ رکھتے۔ سفر جاری رکھا۔ دوسری مرتبہ مکہ معظمہ حاضر ہوئے۔

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری مرتبہ ۵۸۳ھ میں مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور کعبہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دن و رات کعبہ کا طواف اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ ایک دن ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ معظمہ میں پردۂ غیب سے یہ آواز سنی۔

اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں، تجھے بخش دیا، جو کچھ چاہے مانگ، تا کہ عطا کروں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا اور اپنے رحمٰن و رحیم رب تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں عرض کیا۔

یاالٰہی! تیرے بندے معین الدین کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ تو نے مجھے اپنی بارگاہ کا مقبول بنالیا۔ اس کے بعد اگر کوئی آرزو ہے تو صرف یہ ہے کہ تو اپنے فضل و کرم سے میرے سلسلہ کے مریدوں کو بخش دے۔

آواز آئی! کہ اے معین الدین! تو ہمارا خاص بندہ ہے، تیری آرزو مبارک ہو، جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں قیامت تک مرید ہوں گے ان سب کو بخش دوں گا۔ (سوانح غوث و خواجہ، ص ۱۵۰)

پھر کچھ دن مکہ مکرمہ میں گزارے، پھر مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

مدینہ طیبہ کی حاضری اور بشارت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمہ وقت اپنے پیارے نانا جان محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار انور، قبر نور پر حاضر رہتے ایک دن مزار انور پر حاضر تھے کہ آپ پر غنودگی طاری

ہوگئی، خواب میں آقائے کائنات نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ مشفق ومہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت عطا کی۔

اے معین الدین! تم میرے دین کے معین ہو، میں نے تم کو ہندوستان کی ولایت عطا کی۔ ہندوستان میں کفر وشرک کی ظلمت پھیلی ہوئی ہے، تم اجمیر جاؤ! تمہارے وجود کی برکت سے کفر وشرک اور باطل کا اندھیرا دور ہوگا اور اسلام کی صبح کا اجالا پھیل جائے گا۔ (سیر الاقطاب، ص،۱۴۲)

اس شاندار اور پر بہار بشارت سے ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش اور مسرور ہوئے مگر حیران تھے کہ اجمیر کہاں ہے؟ اجمیر کا راستہ کیا ہے؟ اسی سوچ وفکر میں تھے کہ دوبارہ آنکھ لگ گئی اور ہادی ورہبر آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے خواب میں تشریف لاکر تھوڑی ہی دیر میں مدینہ طیبہ سے ہندوستان کے تمام راستے اور اجمیر کا تمام شہر اور قلعہ اور پہاڑیاں آپ کو دکھلا دیا، پھر ایک جنتی انار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکر مالک ومختار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معین الدین! ہم تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور آپ کو رخصت فرمایا۔ (مونس الارواح، ص،۳۰، سوانح غوث وخواجہ، ص،۵۳)

مدینہ طیبہ سے اجمیر کا سفر

اپنے پیارے آقا محبوب پروردگار، رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے سبب عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب سے بیدار ہوکر چالیس اولیاء کے ساتھ ہندوستان کے لئے روانہ ہوگئے۔

اے ایمان والو! ہمارے پیارے نبی، مالک ومختار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دین وعطا سے اپنی بارگاہ سے سائل وبھکاری کی ہر مراد اور آرزو پوری فرمادیتے ہیں۔ عطائے رسول، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں: بلکہ صرف سوچا تھا کہ اجمیر کہاں ہے؟ اجمیر کا راستہ کیا ہے تو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوچ وفکر اور مراد کو دیکھ لیا اور اسی وقت مدینہ طیبہ سے ہندوستان کے سارے راستے اور اجمیر کا شہر اور اس کا قلعہ اور تمام پہاڑیاں دکھلا دیا۔

کیا ہی خوب فرمایا میرے آقائے نعمت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہونچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

دوران سفر رونما ہونے والے واقعات

پہلا واقعہ: قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ اوحد الدین وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور میرے پیر ومرشد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہر خراسان کی ایک مجلس خیر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہورہا تھا کہ سامنے سے سلطان شمس الدین التمش جس کی عمر اس وقت بارہ سال کی تھی ہاتھ میں ایک پیالہ لئے جارہا تھا جیسے ہی ہمارے پیرو مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر اس پر پڑی ارشاد فرمایا: جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوگا خدا اسے دنیا سے نہ اٹھائے گا۔ (فوائد السالکین ص ۱۵۰)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان غیب ترجمان سے نکلا ہوا یہ جملہ تقدیر الٰہی بن گیا۔

تاریخ ہند شاہد ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ۶۰۷ھ میں شمس الدین التمش نام کا ایک گمنام شخص طوفان کی طرح اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے ہندوستان پر چھا گیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کھلی کرامت بن کر ایک دن شمس الدین التمش دہلی کے تخت پر قبضہ کرکے بادشاہ ہوا۔

جذب کے عالم میں جو نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

دوسرا واقعہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر بغداد معلی، چشت خرقان، جمنہ، کرمان، استرآباد، بخارا، تبریز، اصفہان، ہرات ہوتے ہوئے خراسان کے شہر سبزہ وار پہونچے تھے سبزہ وار کا حاکم یادگار محمد تھا جو متعصب شیعہ تھا، شہر کے کنارے اس کا ایک خوبصورت اور پُر فضا باغ تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ ایک دن اس باغ میں تشریف لے گئے، باغ میں ایک صاف وشفاف حوض تھا، حوض میں غسل کیا اور حوض کے کنارے نماز ادا کی اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوگئے۔ اسی درمیان یادگار محمد شاہانہ کروفر کے ساتھ اس کی سواری باغ میں داخل ہوئی۔ حوض کے قریب ایک مسلمان فقیر کو دیکھ کر غضبناک ہوگیا اور بدخلقی اور بدتمیزی سے بولا اے فقیر! تم کو شاہی باغ میں آنے کی اجازت کس نے دی؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت اٹھی نظر کا نظر سے ملنا تھا کہ یادگار محمد کانپنے لگا اور بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ ہمارے پیارے خواجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، یادگار محمد ہوش میں آیا تو دل کی دنیا بدل چکی تھی، بدعقیدگی کا فساد ختم ہو چکا تھا۔ نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی غلطی کی معافی مانگی اور اپنے تمام خادموں اور ملازموں کے ساتھ بدعقیدگی سے توبہ کر کے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہو گیا اور خدمت اقدس میں رہ کر علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کر لی۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اب یادگار محمد سبزہ وار کی ظاہری و باطنی سلطنت کا بادشاہ بن چکا تھا۔ (خزینۃ الاولیاء، ص ۱۵۸، مونس الارواح، ص ۲۸)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کی تاثیر و فیضان کس قدر بلند ہے کہ شیعہ بدعقیدگی سے توبہ کر کے آپ کا مرید و معتقد ہو گیا۔

اس لئے میں اکثر کہاں کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی مشکل امر دشواری پیش آئے اور آپ کی حاجت پوری نہ ہوتی نظر نہ آئے تو سیدھے اجمیر شریف چلے جاؤ اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر آپ کے رو برو چند آنسوؤں کے قطرے گرا دو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نگاہ خواجہ اٹھے گی اور تقدیر بدل جائے گی۔

غم جہاں کے ستائے ہیں در پر آئے ہیں
تمہارا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز

رسول پاک کے صدقہ میں راہ دکھلا دو
بھٹک رہا ہے مرا کارواں غریب نواز

بلخ کا واقعہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبزہ وار سے بلخ پہونچے۔ بلخ میں ان دنوں ایک بہت بڑا نامی گرامی حکیم اور فلسفی شخص رہا کرتا تھا (پروفیسر) ضیاء الدین حکیم کے نام سے مشہور تھا، فلسفہ اور حکمت میں بڑا کمال حاصل تھا (پروفیسر) ضیاء الدین حکیم، اہل تصوف، پیران طریقت اور صوفیاء کرام بزرگوں کا مذاق بنایا کرتا تھا اور اللہ والوں سے بڑا متنفر رہا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ صوفیاء عقل و خرد سے عاری اور خالی ہوتے ہیں، اس کو اپنے فلسفہ اور حکمت پر بڑا ناز اور گھمنڈ تھا، بلخ شہر میں اس کا ایک پرفضا باغ تھا اور اسی باغ میں فلسفہ اور حکمت کا ایک مدرسہ تھا جس میں وہ پڑھایا کرتا تھا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر اس علاقہ سے ہوا جہاں (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین کا باغ اور اس کی فلسفی درسگاہ تھی، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلنگ کا شکار کیا خادم نے اس کو بھون کر تیار کیا اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کرنے لگے۔ اسی دوران (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین آ گیا دیکھا کہ ایک فقیر نماز پڑھ رہا ہے اور اس

کا خادم کلنگ بھون رہا ہے۔ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو خادم نے بھونا ہوا پرندہ پیش خدمت کیا (پروفیسر) ضیاء الدین بھی پاس ہی بیٹھ گیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پرندہ کی ایک ران حکیم ضیاء الدین کو عطا فرمادی اور دوسری ران خود تناول فرمانے لگے۔ (پروفیسر) ضیاء الدین گوشت کھاتے ہی بیہوش ہوگیا۔ جب پروفیسر صاحب کو ہوش آیا تو دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ فلسفہ وحکمت اور پروفیسری کا گھمنڈ وغرور سب مٹ چکا تھا اور اولیاء وصوفیاء سے بغض وعناد محو ہو چکے تھے دل کی پاکی وصفائی کے ساتھ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معتقد بن چکا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہوا۔ گھر پہونچ کر حکمت وفلسفہ اور پروفیسری کی تمام کتابیں دریا میں ڈال دیں، علماء اور صوفیاء کی صحبت نے مرد کامل بنادیا اور شب وروز ذکر وفکر کو اپنا معمول بنالیا، یہ ساری تبدیلیاں ایک سچے صوفی، ایک ولی کامل ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

(خزینۃ الاصفیاء: ج ۱، ص ۲۵۹، مونس الارواح: ص ۲۹۰)

حضرات! (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین اور اس کے تمام شاگردوں کے دماغوں پر ہمہ وقت پروفیسری اور حکمت وفلسفہ کا بھوت سوار رہتا تھا اور صوفیاء کرام اور اولیاء کرام اور علمائے کرام کے وعظ ونصیحت اور ان کی روحانی طاقت کا مذاق بنانا اور ان بزرگوں کی حقیقت وحیثیت کا انکار کرنا یہ سب شیطانی فتور والوں کی عادت تھی مگر ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نگاہ ولایت نے ان پروفیسروں اور فلسفیوں کے سروں سے پروفیسری اور حکمت وفلسفہ کے تمام بھوتوں اور شیطانوں کو اتار کر رکھ دیا اور صوفیاء واولیاء کی روحانی طاقت وقوت کو تسلیم کرنے پر مجبور کردیا۔

حضرات! آج کل بھی کچھ ڈاکٹر، پروفیسر، حکیم، انجینیر اور جدید علوم کے ماہر واسکالر کہلانے والے حکیم ضیاء الدین فلسفی کی طرح علماء، مشائخ اور صوفیاء کرام کی روحانیت وکرامت کا مذاق بناتے نظر آتے ہیں جب کہ یہی بگڑے بگڑائے لوگ حکومت وقت کے بنائے ہوئے حاکموں اور افسروں کی وقتی طاقت وقوت کو تسلیم کرتے نظر آتے ہیں اور ان کی شان میں خطبہ اور قصیدہ پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ فلاں حاکم وافسر نے کالج میں اور فلاں افسر نے یونیورسٹی میں اور فلاں حاکم نے محکمۂ پولس اور فلاں صاحب نے ریلوے وغیرہ میں جگہ دلا دی اس افسر وحاکم کی پہنچ اور طاقت بہت ہے۔

اے جدید علوم کے ماہر واسکالر صاحب! جب حکومت وقت کے بنائے ہوئے وقتی حاکموں اور افسروں کی پہنچ اور طاقت کا یہ عالم ہے تو حاکم مطلق اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب بندوں، اولیاء، صوفیاء اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے پیر دستگیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین و دنیا کا حاکم اور اپنی مخلوق کا افسر بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ان حاکموں اور افسروں کی پہنچ اور طاقت و قوت کا کیا عالم ہوگا۔

مگر ضرورت ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صاحب روحانیت بزرگ کی۔ اس لئے میرا پر خلوص التماس ہے ہر پروفیسر، ڈاکٹر، انجینیر، اسکالر کے لئے کہ اجمیر شریف میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دیں اور اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھیں کہ ایک صوفی اللہ کے ولی کی پہنچ کہاں تک ہے کہ پہلے بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلسفیت کا بھوت اتارا تھا اور آج بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر ہر دن ہر قسم کے بھوت و جن اتارے جاتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خوب فرمایا حضرت شاہ نیاز بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔

مرشد و رہنمائے اہل صفا
ہادی انس و جاں معین الدین

عاشقاں را دلیل راہ یقین
سد راہ گماں معین الدین

اور شہزادۂ حضور احسن العلماء حضرت سید محمد اشرف قادری برکاتی مدظلہ العالی کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

بحر ظلمات میں تم ایک جزیرہ خواجہ
بیچ منجدھار میں تم میرا کنارہ خواجہ

داتا صاحب کے مزار پر ہمارے پیارے خواجہ کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلخ سے روانہ ہو کر سمرقند اور دوسرے صوبوں اور شہروں سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچے اور کئی مہینوں تک حضرت شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور و اقدس پر حاضری دی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے پاس ایک حجرہ میں چالیس دن کا چلہ کیا۔ وہ حجرہ آج بھی موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے اور ہمارے

خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رخصت ہوتے وقت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی برکات وکمالات سے متاثر ہوکر آپ کی شانِ اقدس میں یہ شعر کہا جو عالم گیر شہرت کا حامل ہے اور آج تک حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پرانور کی لوح پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

(سوانح غوث وخواجہ، ص ۵۵)

مزاروں پر حاضری دینا ہمارے خواجہ کی سنت ہے

اے ایمان والو! آج کچھ بدعقیدہ اور منافق لوگ مزارات اولیاء پر حاضری دینے اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی قبروں سے فیض و برکت حاصل کرنے کو شرک و بدعت کہتے نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے ہوش کو سنبھالیں اور بدعقیدگی اور منافقت سے توبہ کریں۔ اگر اولیاء کرام کے مزاروں اور قبروں پر حاضری اور ان کے فیض وکرم کا حصول کفر وشرک اور بدعت وگمراہی ہوتا تو ہادئ ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور اور قبر اقدس پر حاضر ہوکر فیض و برکت حاصل نہیں کرتے۔ ہادئ ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں اولیاء کرام کے مزاروں اور قبروں پر حصول برکت و رحمت کے لئے حاضری دینا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وسنت ہے۔

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ہمارے پیارے خواجہ کا ورود اجمیر میں

ہادیٔ ہندوستاں جن کو آج پورا عالم خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتا ہے اور سلطان الہند، عطائے رسول، خواجہ غریب نواز کے مقدس لقب سے یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے خوف وخطر دشوار گزار راستوں، لق ودق صحراؤں اور بے آب وگیاہ میدانوں کو طے کرتے ہوئے منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں تھے، راہ میں جہاں کہیں شام ہو جاتی قیام فرماتے اور رات بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ صبح ہوتی پھر سفر شروع فرما دیتے۔

لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر کئی مہینوں تک حاضر رہ کر فیض وبرکت حاصل کر کے لاہور سے روانہ ہوئے۔ دہلی ہوتے ہوئے راجستھان کے علاقے میں داخل ہوئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجودِ مسعود مکمل اسلام تھا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شہر یا دیہات کے قریب سے گزر گئے آپ کے قدموں کی برکت سے شہر اور دیہات والوں کو ہدایت کی سعادت نصیب ہوئی۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس زمین پر قیام فرمایا وہ زمین کا حصہ سجدہ گاہ بن گیا۔

راجستھان کے صحراؤں، پہاڑیوں اور کانٹوں سے بھرے راستوں سے گزرتے رہے اور سفر طے کرتے رہے۔

ہمارے پیارے خواجہ کا دورانِ سفر جوتا ٹوٹ گیا

آلِ نبی، اولادِ علی، سید العلماء حضرت سید آلِ مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے جوتے ٹوٹ گئے۔ تو ٹاٹ کے ٹکڑے سے جوتے باندھ لیتے تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص ۳۳)

ہمارے خواجہ کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفر اس قدر دشوار گزار تھا کہ سفر کرتے کرتے قدم مبارک زخمی ہو گئے تھے اور پیروں کے ناخن تک گر گئے تھے چنانچہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدل چل کر سفر طے فرما رہے تھے، نہ تو ان کے پاس سامان سفر تھا اور نہ ہی ان کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز تھی۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص ۳۳)

اللہ اکبر! ہندوستان میں آسانی کے ساتھ اسلام نہیں پھیلا ہے، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء نے فاقہ پر فاقہ کیا ہے اور بھوک و پیاس کو برداشت کیا ہے تب ہندوستان میں اسلام پھیلا ہے۔ سفر کرتے کرتے جوتے ٹوٹے ہیں اور سفر کی کلفتوں اور صعوبتوں سے اپنے پیروں کو زخمی کیا ہے تب ہندوستان میں اسلام پھولا اور پھلا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

منزلِ عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

رسولِ خدا کی مرضی سے ہمارے خواجہ ہندوستان آئے

عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی سے اجمیر کے لئے روانہ ہوئے اور راجستھان کی پہاڑیوں اور جنگلوں کے درمیان سفر جاری تھا کہ اسی اثناء میں جنگلوں کے بیچ پرتھوی راج کی فوج سے شکست و ہار سے دوچار، سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر کا ایک سپاہی حیران و پریشان تن تنہا راجستھان کے جنگلوں میں بھٹک رہا تھا، سنسان جنگل و بیابان میں اس فوجی، سپاہی مسلمان نے جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا کہ اجمیر جارہے ہیں تو اس سپاہی مسلمان نے بڑی منت وسماجت کے ساتھ عرض کیا کہ آپ حضرات مسلمان ہیں اور میں بھی سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر کا ایک مسلمان سپاہی ہوں اور اپنی فوج سے بچھڑ گیا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہرگز اجمیر نہ جائیں، اس لئے کہ اجمیر کا راجہ پرتھوی راج بہت ظالم و جابر ہے اور اس کے پاس بہت بڑی فوج ہے۔ جب شہاب الدین جیسا بادشاہ کامیاب نہ ہوسکا تو آپ کے پاس تو فوج اور ہتھیار بھی نہیں ہیں تو آپ کامیاب وکامراں کیسے ہوں گے، آپ کو نقصان اٹھانا پڑیگا اور قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اس لئے اجمیر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیجئے اور اجمیر نہ جایئے۔

ہمارے خواجہ نے ارشاد فرمایا: وہ شہاب الدین تھا اور میں معین الدین ہوں، شہاب الدین اپنی مرضی سے آیا تھا اور معین الدین مختار دوعالم رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی سے آیا ہے۔ اور سلطان شہاب الدین فوج اور اسلحہ کے سہارے آیا تھا اور معین الدین اللہ ورسول کے سہارے آیا ہے اور اے مسلمان بھائی غور سے سنو اور یاد رکھو کہ جو شخص فوج اور اسلحہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ ناکام اور بے مراد ہوتا ہے۔ اور جو مردِ مومن اللہ ورسول پر بھروسہ کرتا

ہے وہ کامیاب و بامراد ہوتا نظر آتا ہے۔ یہ فرق ہے شہاب الدین اور معین الدین میں۔

خواجۂ خواجگاں معین الدین
فخر کون و مکاں معین الدین

سرّ حق را بیاں معین الدین
بے نشاں را نشاں معین الدین

ہمارے خواجہ کا جہد پیہم: ہادیٔ ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر مسلسل کرتے ہوئے دشوار گزار راہوں سے گزرتے ہوئے چالیس درویشوں کے قافلہ کے ہمراہ پہلا قدم اجمیر کی دھرتی پر رکھا۔

ہمارے خواجہ دین کے معین تھے

ہادیٔ ہندوستاں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ورود مسعود سے پہلے پورے ہندوستان میں ہر جانب کفر و کافری اور بت پرستی کا دور دورہ تھا، ہندوستان کے سرکش لوگ اکثر خدائی کا دعویٰ کرتے تھے اور خدائے بزرگ و برتر کے شریک بنتے تھے۔ پتھروں، درختوں، جانوروں، چوپایوں اور گائے کے گوبر تک کو پوجتے تھے۔ سب دین اور اسلام سے غافل اور خدا و رسول سے بے خبر تھے، کسی نے کبھی کعبہ کا رخ نہ دیکھا اور نہ کبھی اللہ اکبر کی صدا سنی تھی۔

ہادیٔ ہندوستاں، عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی برکت سے ہندوستان کی زمین سے کفر و شرک کا اندھیرا دور ہو گیا اور ہر سو اسلام کا اجالا پھیل گیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت میں دین کے معین تھے۔ (سیر الاولیاء، ص، ۵۷)

آپ کے نہ آنے تک ہند میں اندھیرا تھا
روشنی گھر گھر پھیلی آپ ہی کے آنے سے

اونٹ بیٹھے رہ گئے: ہادیٔ ہندوستاں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نورانی اور روحانی قافلہ اجمیر پہنچا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر کے باہر ایک مقام پر سایہ دار درختوں کے نیچے قیام کرنا چاہا تو راجہ پرتھوی راج کے ملازموں نے بڑی بداخلاقی اور نہایت بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس جگہ قیام کرنے سے منع کیا اور ساربانوں نے کہا کہ اس جگہ پر ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں، تمہارے اونٹ بیٹھتے ہیں تو اب بیٹھے ہی رہ جائیں

گے۔ یہ فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور انا ساگر کے قریب قیام فرمایا، وہ جگہ آج بھی خواجہ غریب نواز کے چلے کے نام سے مشہور ہے۔ جب شام ہوئی تو راجہ کے اونٹ اپنی چراگاہوں سے آئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو اونٹ ایسے بیٹھ گئے کہ اٹھانے سے بھی نہ اٹھ سکے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سینے زمیں سے چپک گئے ہوں صبح کے وقت جب راجہ کے ملازموں، ساربانوں نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا تو ہزار کوشش کے بعد بھی اونٹ نہ اٹھ سکے۔ ملازموں، ساربانوں نے سارے واقعہ کی اطلاع راجہ کو دی۔ تو راجہ پرتھوی راج نے کہا کہ تم لوگ اس درویش کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنی غلطی اور بے ادبی کی معافی طلب کرو۔ چنانچہ ملازموں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت طلب کی اور اپنی بے ادبی کی معافی چاہی۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تمہارے اونٹوں کے اٹھنے کا حکم ہو چکا ہے۔ جب یہ ساربان اونٹوں کے پاس آئے تو ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی طاقت و کرامت دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ حقیقت میں سارے اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔

(سیر الاقطاب۔ ص ۱۴۳، خزینۃ الاصفیاء، ج ۱، ص ۲۶۸، مسالک السالکین، ص ۲۷۴، مونس الارواح، ص ۳۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کو اس قدر اختیارات و تصرفات عطا فرماتا ہے کہ ولی کے تابع فرمان زمین بھی رہتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمادیا تو زمین نے فوراً حکم پر عمل کیا اور اونٹوں کو پکڑ لیا۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ ایسی طاقت و قدرت عطا فرماتا ہے کہ کمان میں سے تیر چھوڑ دیا جائے اور وہ تیر کمان سے نکل کر ہوا میں جا رہا ہو۔ اور اللہ کا ولی یہ کہہ دے کہ اے تیر کمان میں واپس آجا تو وہ تیر کمان میں واپس آجاتا ہے۔

اور فرماتے ہیں۔

گفتہ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

یعنی اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو کہتے ہیں وہ اللہ کا کہا ہوتا ہے۔ اگرچہ تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ قول اللہ تعالیٰ کا قول ہوتا ہے (مثنوی شریف)

رام دیو مہنت کا قبول اسلام

انا ساگر کے آس پاس سیکڑوں مندروں میں ایک سب سے بڑا مندر تھا اور وہ بڑا مندر راجہ پرتھوی راج اور اس کے خاندان کے لئے مخصوص تھا اور اس مندر کا مہنت رام دیو تھا۔ رام دیو ایک بلند قامت اور طاقتور انسان تھا، بہت بڑا جادوگر اور سفلی عمل کا جانکار بھی تھا۔

رام دیو کے قبول اسلام کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ۔

جب ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی طاقت وقوت سے اجمیر کی زمین پر اسلام کا شجر پھولنے اور پھلنے لگا اور اجمیر کی دھرتی سے ایمان ویقین کا چشمہ ابلنے لگا اور اللہ ورسول کی معرفت کے انوار وتجلیات سے خلق خدا منور ومجلیٰ ہونے لگی تو اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت وطاقت اور مسلمانوں کی روز افزوں تعداد کو دیکھ کر راجہ پرتھوی راج گھبرا گیا اور اسی حیرانی اور پریشانی کے عالم میں رام دیو مہنت کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے جادو اور سفلی عمل سے اس مسلمان فقیر کو ہلاک و برباد کردو یا اس مسلمان فقیر کو ہمارے ملک سے باہر نکال دو ورنہ پورا اجمیر مسلمان ہو جائیگا اور ہماری حکومت خطرے میں پڑ جائیگی۔ راجہ پرتھوی راج کی گفتگو کو سننے کے بعد رام دیو مہنت تھوڑی دیر خاموش بیٹھا رہا اور بولا کہ اے راجہ صاحب یہ مسلمان درویش بہت ہی قوت وطاقت اور کمال کا مالک ہے۔ اس فقیر سے اس طرح مقابلہ آسان نہیں ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اس فقیر پر جادو اور سفلی عمل سے کامیابی ملے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔

رام دیو مہنت اپنے چیلوں اور شاگردوں کے ساتھ عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور جادو وسفلی عمل کا منتر وتنتر پڑھنے لگا ایک مرید نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت ولایت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کفار ومشرکین اور پنڈت رام دیو جادوگر کی حمایت میں پھر واپس آگئے ہیں اور جادو چلا رہے ہیں، تاکہ ہم مسلمانوں کو مغلوب وپریشان کردیں۔

عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نہ گھبراؤ، ان سب کا جادو باطل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں پر ان کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوگا بلکہ رام دیو جادوگر ان لوگوں پر حملہ کرتا نظر آئیگا۔

یہ ارشاد فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ تمام کفار و مشرکین رام دیو مہنت کے ہمراہ قریب آ گئے۔

مگر جب ان کفار و مشرکین کی نگاہیں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کے روحانیت ولایت والے چہرہ پر پڑیں تو ان کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا، ان کے قدموں میں چلنے کی طاقت ختم ہو چکی تھی اور زبانیں گونگی ہو چکی تھیں اور رام دیو مہنت بید کی طرح کانپ رہا تھا اور اس کے دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ کفار و مشرکین رام دیو مہنت کو اس لئے لائے تھے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کو پریشان و حیران کرے گا مگر رام دیو مہنت ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حمایت میں آ گیا اور لکڑی اور پتھر سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رام دیو مہنت کی یہ مجاہدانہ شان اور محبت دیکھی تو ایک پیالہ پانی اپنے روحانی ہاتھوں سے عطا فرمایا اور بڑے شفقت و محبت سے فرمایا کہ اس پانی کو تم پی لو۔ رام دیو مہنت نے اس پانی کو بڑی عقیدت کے ساتھ پی لیا۔ پانی کا پینا تھا کہ رام دیو مہنت کا دل کفر و شرک کے اندھیروں سے صاف پاک ہو گیا اور اس کے قلب و جگر میں اسلام کی روشنی اور ایمان و یقین کا اجالا پھیل گیا اور وہ بے خود ہو کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نورانی قدموں پر گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

وہ دیو مسلمان ہو کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کرتا ہے کہ حضور! آپ کے چہرۂ پُر نور کے دیدار سے میں بہت شاد (یعنی خوش) ہوں۔ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس مناسبت سے اس کا نام شادی دیو رکھا۔ ملخصاً (سیر الاقطاب)

ایک ضروری وضاحت: دیو سنسکرت زبان میں دیوتا کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور اہل ہند دیوتا کا لفظ مہان اور صاحب کمال انسان کے لئے بھی بولتے ہیں۔

پرتھوی راج کی ماں کی پیشین گوئی

ہادئ ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کی ہندوستان آمد سے بارہ سال پہلے راجہ پرتھوی راج کی ماں نے علم نجوم کے ذریعہ معلوم کر لیا تھا کہ اجمیر میں ایک مسلمان فقیر آئیگا جو صاحب کمال ہوگا۔ چنانچہ ماں نے اپنے بیٹے راجہ پرتھوی راج کو پیشین گوئی کرتے ہوئے نصیحت کی کہ جب وہ مسلمان فقیر تمہارے ملک اجمیر میں آئے تو اس فقیر کے ساتھ نرمی و ادب اور تواضع سے پیش آنا، اگر تم نے اس مسلمان درویش

کے ساتھ بے ادبی اور بدسلوکی کا مظاہرہ کیا تو تمہارا ملک تباہ ہو جائیگا اور تم ہلاک و برباد ہو جاؤ گے۔ یہ سنکر پرتھوی راج مغموم اور متفکر ہوا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص ۳۵۰، ۳۶)

اے ایمان والو! جب ٹھوکر کھانا اور برباد ہونا قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے تو کسی کی نصیحت اور اچھی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی اور اللہ والوں کی بے ادبی اور ان کی گستاخی اس قدر بڑا عذاب اور سخت مصیبت لاتی ہے کہ پھر آدمی بچ نہیں پاتا اور ہلاک و برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کے ادب کے ساتھ اپنے امن و پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اناساگر ہمارے خواجہ کے پیالے میں

شادی دیو کے مسلمان ہو جانے کے بعد کفار و مشرکین اور راجہ پرتھوی راج کا غم و غصہ اور زیادہ ہو گیا، کفار و مشرکین نے پرتھوی راج کو مشورہ دیا کہ اناساگر کے پانی پر پہرہ بٹھا دیا جائے، پانی نہ ملنے کی صورت میں یہ مسلمان فقیر اور اس کے تمام رفقاء پریشان ہو کر اجمیر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

یزیدی دماغ: حضرات کربلا میں بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد کریم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں پر یزیدیوں نے پانی بند کرنے کے لئے نہر فرات پر پہرہ لگایا تھا مگر کربلا اور اجمیر کے حالات جدا جدا ہیں۔ کربلا میں مقابلہ کھلے کافروں اور مشرکوں سے نہیں تھا اور اجمیر میں ہمارے پیارے خواجہ کا مقابلہ بت پرستوں کافروں اور مشرکوں سے تھا، کربلا میں صبر کا امتحان ہو رہا تھا، امت کو صبر کا سبق سکھایا جا رہا تھا اور اجمیر میں صبر کا امتحان نہیں تھا بلکہ بت پرستوں اور مشرکوں کو روحانی اور ایمانی طاقت و قوت دکھا کر اسلام کی حقانیت و سچائی کو اجاگر کرنا تھا

اناساگر جس کا پانی چرند و پرند تک پیتے تھے مگر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا گیا تھا، تالاب کے کنارے سپاہیوں کا سخت پہرہ بٹھا دیا گیا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید جب اناساگر پر پانی لینے کے لئے گئے تو دیکھا کہ تالاب کے اردگرد فوج کا پہرہ لگا ہے اور پانی لینے سے منع کر دیا گیا۔ مرید نے آ کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا قصہ سنایا، یہ سب غیر اخلاقی طرز عمل کو سن کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ولایت و روحانیت کی روشنی چمکی اور آپ کی پیشانی کی لکیروں سے جلال و ہیبت کے آثار نمودار ہوئے اور پرجلال انداز میں آپ نے فرمایا۔

شادی دیو! یہ میرا پیالہ لو اور انا ساگر پر جاؤ اور انا ساگر سے کہو! تجھے معین الدین نے بلایا ہے۔

شادی دیو عطائے رسول مالک ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق پیالہ لے کر انا ساگر پر پہنچے اور پیالہ کو انا ساگر کے پانی میں ڈال کر کہا۔

اے پانی! چل تجھے میرے خواجہ نے بلایا ہے۔

مالک ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی انا ساگر کا سارا پانی پیالے میں آ گیا یہاں تک کہ اجمیر کے دوسرے تالاب اور کنوئیں کا پانی بھی پیالے میں سما گئے اور سارے تالاب اور کنوئیں خشک ہو گئے اور مزید حیرت کی بات تو یہ ہے کہ عورتوں اور جانوروں کا دودھ بھی سوکھ گیا۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص ۳۵۰)

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حیران و پریشان کرنے والے خود حیرانی اور پریشانی میں مبتلا نظر آنے لگے۔ پانی بند کرنے والوں پر پانی بند ہوتا ہوا نظر آیا۔

فاصلہ کتنا بڑا ہے انا ساگر کا مگر
حکم پاتے ہی ترے کوزے میں آیا خواجہ

(مولانا محمد رفیع الدین اشرفی)

اجمیر کے لوگ گھبرا گئے اور راجہ پرتھوی راج کے پاس پہنچے اور پرتھوی راج سے بتایا کہ راجہ غضب ہو گیا۔ یہ مسلمان فقیر بڑا ہی کمال و بزرگی والا ہے ہم نے تو اس فقیر پر پانی بند کیا تھا مگر اس درویش نے اپنے ایک مرید کے ذریعہ تمام انا ساگر اور پورے اجمیر کا پانی اپنے ایک پیالے میں بلایا ہے، اب پورے انا ساگر کا پانی اس مسلمان فقیر کے قبضہ میں موجود ہے اور ہم لوگ اس فقیر کو پریشان کرنے والے خود در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور اگر پانی نہ ملا تو موت و ہلاکت کے سوا کوئی صورت نہیں نظر آتی۔

تو راجہ پرتھوی راج نے لوگوں کی مصیبت و زحمت کو دیکھ کر محسوس کیا کہ اگر پانی نہ ملا تو ہماری قوم پانی کے بغیر ہلاک و برباد ہو جائیگی۔ بڑا مجبور اور لاچار ہو کر کفار و مشرکین کا راجہ پرتھوری راج اولیاء و اصفیاء کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی غلطی اور بے ادبی کا معذرت خواہ ہوا اور معافی طلب کی۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہزادے رحمت الہند، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راجہ پرتھوی راج سے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد کسی شخص پر بھی پانی بند نہ کرنا اور اپنے نئے

نے مرید شادی دیو کو حکم دیا کہ پانی کا پیالہ لے جاکر انا ساگر میں ڈال دو۔ شادی دیو نے پانی سے لبریز پیالہ کو انا ساگر میں انڈیل دیا۔ پیالہ اس وقت تک خالی نہیں ہوا جب تک انا ساگر پانی سے لبریز نہیں ہو گیا۔

سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے

لشکر رضا کے ایک سچے سپاہی حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں۔ جس کو آپ حضرات بغور سماعت فرمائیں۔

حضرات! ہمارا یہ کہنا ہے کہ سید الشہداء نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول سیدی سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں مظلوم تھے مگر مجبور نہیں تھے۔ اگر پانی کے ارادے سے کربلا کی زمین پر اپنی ایڑیوں کی ٹھوکر مار دیتے تو ندیاں بہہ جاتیں، چشمے ابل پڑتے، میدان نینوا جل تھل ہو جاتا، ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا۔ وہ محض ولی نہیں ولی گر تھے۔ اگر وہ کسی مرد مسلمان پر اپنی نگاہ کرم و نظر عنایت اٹھا دیتے تو ولی بنا دیتے اسی لئے تو حضرت نیاز بریلوی نے فرمایا ہے۔

اے دل بگیر دامن سلطان اولیاء

یعنی حسین ابن علی جان اولیاء

اللہ اکبر! کیا کہنا میرے آقا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوِ مرتبت کا، جس نے محبوب خدا پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گود میں معرفت حق حاصل کی ہو اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھوں سے کائنات کی بلندی کو دیکھا ہو اور چھوا ہو اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں سمٹی ہوئی پوری کائنات کا مطالعہ کیا ہو۔

کوئی بد باطن اور آنکھ کا اندھا ہی کہہ سکے گا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی نہیں ہیں یا پھر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں مجبور تھے۔

حضرات! سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف ولی نہیں، ولی گر تھے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم تھے، مجبور نہیں تھے۔ اگر وہ چاہتے تو ایڑیوں کی ٹھوکر سے میدان کربلا کو جل تھل کر دیتے۔

حضرات کہیں میرا عنوان بھول نہ جایئے گا کہ۔

سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت والے ہیں مگر کرامت دکھا نہیں رہے ہیں کہ انہیں قوم کو (نانا کی امت کو) دستور حیات اور اصول زندگی دینا ہے۔ یعنی اے لوگو! اگر تم جینے کا ڈھنگ سیکھنا چاہتے ہو تو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنگن میں دیکھنا اور اگر مرنے کا سلیقہ سیکھنا ہے تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کربلا میں دیکھنا۔ میں تمہیں موت و زندگی دونوں کا سبق پڑھانے آیا ہوں۔

لیکن ہمارا مخالف بہت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے۔ ہماری اس بات پر مطمئن نہیں ہوتا۔ گلے کی رگیں پھلا کر کہتا ہے، ہم یہ نہیں جانتے، ہم تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت والے تھے تو علی اصغر اور خیمہ کے دوسرے اعزا اور اقربا کے لئے پانی کیوں نہ منگایا۔

حضرات! اب مجھے کہہ لینے دیجئے کہ میں نے یہی تو کہا تھا کہ سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے دیا جا رہا ہے۔

اے نادانو! میرے غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انا ساگر کا پانی منگا کر بتایا، یہی تو بتایا کہ اولاد حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوں، وہ میرے باپ دادا ہی تو ہیں اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا تم کربلا ہی کو مت دیکھو! اجمیر بھی دیکھو! کہ جب ان کا بیٹا پوتا ایسی کرامت والا ہو سکتا ہے تو ان کے اجداد و امجاد کی کرامتوں کا کیا عالم ہوگا۔ لیکن ہمارا حریف نہ ماننے کی قسم کھائے بیٹھا ہے، وہ کہتا ہے: ہمیں منطق و فلسفہ کی بھول بھلیاں نہیں چاہئے، ہم تو آنکھ کا مشاہدہ چاہتے ہیں، لہٰذا بات وہ کہو جو کلیجے میں اتر جائے

لہٰذا اے دوستو! ہمارے حریف کو آواز دو میں اب وہ بات کہنے جا رہا ہوں کہ ذہنوں کے زنگ آلود تالے ٹوٹ جائیں گے۔

حضرات! اب میں آپ کے انصاف کا طلبگار ہوں۔ ہمارے حریف سے کہہ دیجئے کہ وہ منگانا ہی نہ دیکھے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کون ہے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کون؟ تو اب مجھے عرض کر لینے دیجئے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ (داڑھی پر ہاتھ پھیر کے) یعنی داڑھی والے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے وہ ہیں (سر پر ہاتھ پھیر کے) یعنی ایریل والے۔ لہٰذا معلوم ہونا چاہئے کہ کرامت ایریل والوں کو دکھائی جاتی ہے، داڑھی والوں کو نہیں۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو یہی جلال طاری تھا کہ نانا کا کلمہ بھی پڑھتا ہے اور کرامت بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ سوال کربلا پر تھا اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے۔

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیالے میں پورے اناساگر کا پانی سمٹ آیا تھا اور تالاب بالکل خالی ہو گیا تھا اور پھر وہی پیالہ پانی سے بھرا ہوا تالاب میں انڈیل دیا گیا تو تالاب پانی سے لبریز ہو گیا۔

گویا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیالہ وہ ہے، جو پورے تالاب کا پانی اپنے دامن میں سمولیتا ہے اور وہی پیالہ جب پھیلتا ہے تو تالاب کو پانی سے لبالب بھر دیتا ہے۔ یہ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیالہ ہے۔

اور بروز قیامت ہمارے مشفق ومہربان نبی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دامن کرم اور چادر شفاعت جب پھیلے گی تو تمام گنہگاروں کو دامن کرم اور چادر نور میں سمیٹ لے گی۔

تو مجھے کہنا یہ ہے کہ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیالے کی وسعت و پھیلاؤ کا یہ عالم ہے تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چادر شفاعت کی وسعت و پھیلاؤ کا عالم کیا ہوگا۔

میرے آقائے نعمت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

حضرات! اگر آج کا مرید ہوتا تو اناساگر سے پانی لینے جاتا نہیں، پیر سے مناظرہ اور بحث کرتا اور کہتا کہ حضور! کہاں یہ چھوٹا سا پیالہ اور کہاں اناساگر۔ جو کہنے میں ساگر اور دیکھنے میں جھیل معلوم ہوتا ہے۔ بھلا اس کا پانی اس میں کیسے آسکتا ہے لیکن وہ پندرہویں صدی کا مرید نہیں تھا بلکہ نگاہ خواجہ کا پروردہ تھا، اس نے درس گاہ خواجہ میں تربیت پائی تھی، جن کی ایک نگاہ کرم راہزن کو راہ بر کر دے، حکم پاتے ہی مرید نے پیالہ اٹھایا اور حکم بجالایا چونکہ وہ مرید جانتا تھا کہ بھیجنے والا پیالہ بھی دیکھ رہا ہے اور تالاب بھی۔

ہمارے خواجہ کے ساتھ بدسلوکی

ہادیٔ ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت اور روحانی طاقت و قوت کا شہرہ پورے اجمیر اور آس پاس کے علاقوں تک پھیل گیا، کفار و مشرکین اور خود راجہ پرتھوی راج کو بے چینی ہو

گئی اور اضطراب پیدا ہو گیا اور ان کے خود ساختہ دھرم کی بنیادیں ہلنے لگیں، کچھ لوگوں نے راجہ پرتھوی راج کے پاس جا کر کہا کہ اے راجہ یہ درویش جو اناساگر کے پاس ہمارے مندروں کے بیچ قیام پذیر ہو گیا ہے، اس جگہ پر اس مسلمان فقیر کا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ اس مسلمان فقیر کو اس جگہ سے ہٹا دینا بہتر ہے بلکہ ہو سکے تو اس مسلمان فقیر کو اپنے ملک ہی سے نکال دینا زیادہ بہتر ہوگا۔ راجہ پرتھوی راج نے چند مسلح سپاہیوں کو ان لوگوں کے ہمراہ کیا اور ان مسلح سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس مسلمان فقیر کو اناساگر تالاب کے پاس سے ہٹا کر ہماری پوری حکومت کے حدود سے باہر نکال دیں۔ جب راجہ کے مسلح سپاہی اور پنڈتوں کی ایک بڑی جماعت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچی اور وہ لوگ آپ کو سخت وسست کہنے لگے اور آپ کو اذیت دینے کا ارادہ کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نیتوں کو بھانپ لیا اور ان کے تیور کو دیکھ کر زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھا کر اور اس پر آیت الکرسی پڑھ کر اس خاک کو ان شریروں کی طرف پھینک دیا۔ جس سے مسلح سپاہی اور تمام پنڈت پریشانی میں مبتلا ہو گئے اور سب کے سب اٹھ کر راہ فرار اختیار کرتے نظر آئے اس طرح سے دشمن اپنے باطل ارادے میں ناکام ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء: ص، ۸، بحوالہ سلطان الہند غریب نواز: ص، ۱۰۱)

اے ایمان والو! ہندوستان میں اسلام بڑی مشکلوں اور تکلیفوں کے ساتھ پھیلا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھوکے پیاسے رہ کر کافروں، مشرکوں، اور پنڈتوں، جادوگروں اور حکومت وقت کے مسلح فوجیوں کے ساتھ مقابلہ فرمایا ہے اور خداداد روحانی قوت وطاقت اور کرامت سے آپ نے ہر مقابل کو شرمندہ اور ناکام ونامراد کیا ہے اور کفر وشرک اور جادوگری وظاہری اسلحوں کی ہر قوت وطاقت کو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت وولایت کی قوت وکرامت کے سامنے ذلیل ورسوا ہونا پڑا ہے، اس طرح سے بے حساب کوششوں اور جہد پیہم کرنے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کا پھریرا لہرایا ہے اور پورے ہند میں ایمان ویقین کا اجالا پھیلایا ہے۔

حضرات! بڑا تعجب ہوتا ہے اُس وقت جب کوئی منافق مسلمان کہلانے والا شخص کہتا ہے کہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دینا اور خواجہ صاحب کے مزار شریف پر جا کر دعا مانگنا اور یہ خیال کرنا کہ خواجہ صاحب سنتے ہیں اور ہماری مدد کریں گے یہ سب شرک وبدعت ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور وہ منافق مسلمان بد عقیدہ شخص کہتا ہے کہ ہم تو توحید والے مسلمان ہیں اور ہم اللہ ہی سے مانگیں گے، خواجہ صاحب سے نہیں مانگیں گے۔

حضرات! اسی طرح کی باتیں یہودی اور منافق بھی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کیا کرتے تھے

کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے والے ہیں ہم آپ کو رسول مانیں یہ ہمارے مسلمان ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ انہیں یہودیوں اور منافقوں کی راہ پر چلنے والے آج کے وہابی دیوبندی اور تبلیغی بھی نظر آتے ہیں کہ ہم توحید کے ماننے والے مسلمان ہیں انبیاء اور اولیاء کو ماننا اور ان کے مزاروں پر حاضری دینا، ان کو سفارشی بنانا، ہم توحید والے مسلمانوں کے نزدیک کفر و شرک ہے۔ (معاذ اللہ)

وہابی دیوبندی جماعت کے امام و پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کسی کو یعنی انبیاء اور اولیاء کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی بھی نبی اور ولی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور ان کو یعنی نبی اور ولی کو سفارشی سمجھنا، چاہے وہ شخص اس کو یعنی نبی اور ولی کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے تو بھی اس شخص کا اور ابوجہل کا شرک برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان: ص،۲۹)

اب اس کفر و شرک میں ڈوبی ہوئی عبارت کو پڑھنے کے بعد بھی آپ ان گمراہ لوگوں سے نہیں بچتے اور ان سے دور نہیں رہتے تو فیصلہ خود ہی کر لیجئے کہ آپ کا ٹھکانہ بھی ان ہی منافقوں کے ساتھ ہوگا۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (حدیث شریف)

یعنی جو شخص جس کے ساتھ محبت کریگا اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرات! بخاری و مسلم اور بہت سی صحیح حدیثوں سے ظاہر اور ثابت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل و سفارشی بناتے تھے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد مزار انور پر حاضری دیتے اور اپنے چہرے کو قبر انور کی جانب کر کے دعا مانگتے تھے اور اس طرح اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مدد و استعانت کے لئے درخواست کرتے جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی میں مانگا کرتے تھے اور سوال کیا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے مزار انور پر حاضر ہو کر اپنے مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس انداز سے عرض کیا جیسے وہ صحابی اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھ رہے ہوں۔ وہ صحابی مزار انور پر اس طرح عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں بھوکا ہوں آپ مجھے کھانا کھلائیے۔ کہتے کہتے وہ صحابی سو گئے خواب میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں سے روٹی کھائی اور جب خواب سے بیدار ہوئے تو ایک ٹکڑا روٹی کا ان کے ہاتھ میں موجود تھا، اس وقت سیکڑوں اولیائے کرام دربار کرم میں حاضر تھے، سب نے یہ نورانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام کی موجودگی میں وسیلہ بنایا تو برسات ہوگئی۔

اولیاء کے سردار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے محبوب ولی حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر اکثر و بیشتر حاضری دیا کرتے تھے۔

اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے شمار اولیاء کرام کے مزاروں پر حاضری دی۔

المختصر! اللہ والوں کے مزار انور پر حاضری دینا اور اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل و سفارشی بنانا کتاب و سنت سے ثابت اور ظاہر ہے مگر ایمان و یقین والے خوش عقیدہ سنی مسلمان ہی چودہ سو برس سے مانتے ہیں اور قیامت تک مانتے رہیں گے۔

حضرات! اس گمراہ اور جہنمی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ولی سے کس قدر عداوت اور بغض ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر عظیم الشان منصب و مرتبہ عطا فرمایا ہے جس کا روشن ثبوت قرآن و سنت ہے۔ آیئے بدعقیدوں سرغنوں کی ایک اور گلی ہوئی دشمنی اور نفرت سے بھری ہوئی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ۔

حوالہ: اللہ کا مخلوق اور اللہ کا بندہ ہونے میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۰)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ (پ۳، رکوع۱)

یعنی ہم نے رسولوں میں بعض پر بعض کو فضیلت دی ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ صاف طور پر قرآن کریم میں اعلان فرما رہا ہے کہ تمام مخلوق اور تمام انسان تو کیا، اور میرے محبوب بندے مومن اور اولیاء تو کیا، ہمارے تمام رسول سب مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں اور سب رسول بھی مقام و مرتبہ میں ایک دوسرے کے برابر نہیں ہیں بلکہ ہم نے رسولوں میں بھی بعض رسولوں کو بعض پر فوقیت اور فضیلت سے نوازا ہے۔ یعنی ایک رسول دوسرے رسول کے برابر نہیں۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کے فرمان کی روشنی میں آپ فیصلہ کریں اور ایمان سے بتائیں کہ جب نبی، نبی کے

برابر نہیں اور رسول، رسول کے برابر نہیں ہو سکتے تو جن اور شیطان اور بھوت و پری جیسے مخلوق کو انبیاء اور اولیاء کے برابر سمجھنا اور یہ کہنا کہ ان میں کچھ فرق نہیں ہے۔ کیا ایسی بولی کسی مومن اور مسلمان کی ہو سکتی ہے؟ کیا ایسی تحریر کوئی مومن اور مسلمان لکھ سکتا ہے؟ نہیں! اور ہرگز نہیں۔ ایسی گندی بولی منافق کی ہے اور ناپاک تحریر بھی دشمن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہے۔

پر خلوص گزارش! اس لئے ہم آپ سے پر خلوص گزارش کرتے ہیں کہ ان بے ایمان و بد عقیدہ لوگوں سے بچیں اور ان منافقوں کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں اور یہ منافق مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ ان منافقوں کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں۔ نہ لڑکی دیں اور نہ لڑکی لیں۔ ان منافقوں کے ساتھ کھانے پینے سے بھی بچیں ورنہ ایمان کا طوطا اڑ جائے گا، نہ نماز کام آئیگی نہ روزہ، نہ حج نہ زکوۃ، نہ داڑھی اور نہ سجدہ کچھ بھی کام نہ آئیں گے، سب منہ پر مار دیے جائیں گے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(ڈاکٹر اقبال)

ہمارے خواجہ کے مقابلہ کے لئے جوگی جے پال آیا اور مسلمان ہو گیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں کا شہرہ ہوا، اجمیر اور قرب و جوار میں آپ کی روحانی قوت و طاقت کا چرچا ہونے لگا اور اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا تو اجمیر کے کفار و مشرکین اور خود راجہ پرتھوی راج یہ خیال کرنے لگا کہ یہ مسلمان فقیر جادوگر ہے اور اس کے پاس جادو کی طاقت ہے اس لئے اس مسلمان درویش کا مقابلہ جادو ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں جوگی اجے پال جادوگری میں بہت مشہور تھا اور جادو کے فن میں نہایت مہارت اور کمال رکھتا تھا۔ جوگی اجے پال کے ڈیڑھ ہزار شاگرد تھے اور ملک میں بے پناہ اثر رکھتا تھا اور بڑے بڑے راجہ بھی اس کی عزت و تکریم کرتے تھے۔

چنانچہ راجہ پرتھوی راج نے اپنے باطل خیالات کی بنیاد پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کے لئے جوگی اجے پال کو اجمیر بلایا، جوگی اجے پال اپنے ڈیڑھ ہزار جادوگر شاگردوں کے ساتھ اناساگر کے قریب

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بڑھا۔ اجے پال جادوگری کے نشے میں چور تھا اور غرور و گھمنڈ کا مکمل شیطان بنا ہوا تھا۔ اجے پال جوگی کا خیال فاسد تھا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر میں اپنی جادوگری کی طاقت سے اس مسلمان فقیر کو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے اور انجام سے بے خبر تھا اور اس کو اللہ والوں کی روحانی طاقت کا بالکل اندازہ نہیں تھا۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ جوگی اجے پال اپنے ڈیڑھ ہزار شاگردوں کے ساتھ ہمارے مقابلہ کے لئے آیا ہے تو اپنی عصائے مبارک سے لکیروں کا حصار کھینچ دیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کوئی دشمن اس لکیر کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ جوگی اجے پال نے جادو کا کرشمہ دکھانا شروع کیا پہاڑی کے ہزاروں پتھر زہریلے سانپ بن کر اس لکیر کی طرف لہراتے ہوئے چلے۔ جیسے ہی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بنائی ہوئی لکیر کے پاس پہنچتے ہلاک و برباد ہو جاتے۔ جب یہ جادو ناکام ہو گیا تو اجے پال نے پھر جادو کا فن دکھایا جس سے آگ کے شعلوں کی بارش ہونے لگی مگر آگ کے شعلے لکیر کے باہر گرتے لکیر کے اندر نہیں، حصار کے اندر کا حصہ بالکل محفوظ و مامون رہتا۔

جب اجے پال کے جادو سے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کا بال بیکا نہ ہوا تو جوگی اجے پال کہنے لگا کہ میں اپنا آخری کمال دکھاتا ہوں اور آسمان کی جانب جاتا ہوں وہاں سے اتنی بڑی بڑی بلا بھیجوں گا کہ تم بچ نہیں سکتے۔ اجے پال نے ہرن کا مرگ چھالا ہوا میں پھینکا اور اچھل کر اس پر بیٹھ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ فضا میں پرواز کرنے لگا اور نگاہوں سے غائب ہو گیا، دیکھنے والے لوگ حیران و پریشان تھے کہ اب کیا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجے پال کے جادو کا یہ کرشمہ دیکھا اور لوگوں کی حیرت دیکھی تو اپنے پیر کی کھڑاؤں سے ارشاد فرمایا: اے اسلام کے راستے میں چلنے والی کھڑاؤں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دشمن خدا جادوگر کو مارتے ہوئے زمین کی طرف لے آ! اشارہ پاتے ہی کھڑاؤں اڑی اور جوگی اجے پال کے سر پر پہنچ گئی اور کھڑاؤں نے اس کے سر پر مارنا شروع کیا اور تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے دیکھا کہ کھڑاؤں اجے پال کو مارتے اور پیٹتے ہوئے فضا (ہوا) سے زمین پر لے آئی اور جوگی اجے پال زمین پر ہمارے پیارے خواجہ کے قدموں میں گرا اور پڑا نظر آ رہا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑاؤں نے جوگی اجے پال کے سارے غرور و گھمنڈ کے باطل خیال توڑ کر رکھ دیا تھا اور ایک ولی کی روحانی طاقت اور اسلام کی سچائی کے سامنے جادوگری کا فریب اور دھوکا ختم ہو چکا تھا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اولیاء اللہ جادوگر نہیں بلکہ روحانیت و کرامت کی عظیم قوت و طاقت کے مالک ہوتے ہیں۔

جوگی اجے پال ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گر کر کہنے لگا اے اللہ کے ولی! آج مجھے پتہ چلا کہ جادوگری کا کرشمہ باطل اور جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ولی کی روحانیت و کرامت کی طاقت حق اور سچ ہے۔

اے خواجہ! جب تیرے قدموں میں رہنے والی لکڑی کی کھڑاؤں کی طاقت وقوت کا یہ عالم ہے تو تیری طاقت وقوت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر جوگی اجے پال نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا نام عبد اللہ بیابانی رکھا، عرض کی! حضور ہمارے لئے دعا فرما دیں کہ قیامت تک زندہ رہوں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! اس بندے کی دعا قبول فرما۔ جب قبولیت کا اثر ظاہر ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا تو نے قیامت تک کی زندگی حاصل کرلی مگر لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے گا۔ مشہور ہے کہ عبد اللہ بیابانی اجمیر کے جنگلوں اور پہاڑیوں میں رہتے ہیں اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دینے والوں میں سے اگر کوئی راہ بھول جائے تو راستہ بتاتے ہیں اور بھوکا ہے تو کھانا کھلاتے ہیں۔ (سلطان، خزینۃ الاصفیاء، ج۱، ص ۲۶۳، مونس الارواح، ص ۳۲، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص ۶۰)

اے ایمان والو! آج کا دور بھی کفر وکافری کا ہے اب ہند میں پھر معین الدین کی ضرورت ہے۔

حضرت سید محمد اشرف برکاتی فرماتے ہیں۔

والیٔ ہند یہاں ہند میں مشکل ہے بہت
فضل ربی سے ہو تم میرا سہارا خواجہ

اور راز الہ آبادی فرماتے ہیں۔

جلائے جاتے ہیں پھر آشیاں غریبوں کے
پھر اٹھ رہا ہے چمن سے دھواں غریب نواز

لب جھالرہ پر قیام: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی دیو اور عبد اللہ بیابانی کے مسلمان ہو جانے کے بعد اناساگر کی قیام گاہ کو چھوڑ کر اپنے رفقاء کے ساتھ شہر اجمیر میں لب جھالرہ اس مقام پر قیام فرمایا جہاں اس وقت آپ کا مزار انور واقدس ہے اور یہ جگہ شادی دیو کی ملکیت تھی۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۷۴)

پرتھوی راج کی بربادی: ہادیٔ ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روحانی قوت وطاقت کے ذریعہ شادی دیو اور عبداللہ بیابانی کے مسلمان ہو جانے اور ہر دن بے شمار کفار ومشرکین کا کفر وشرک کی ناپاکی سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہونے سے راجہ پرتھوی راج گھبرا چکا تھا اور اسی غیض وغضب میں پاگل ہو کر کہنے لگا کہ اس مسلمان فقیر کو ایک دن اجمیر سے باہر نکال دوں گا۔

حضرات! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پرتھوی راج اپنے گرو اجے پال اور اپنے استاذ رام دیو کی طرح وہ بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر کے مسلمان ہو جاتا۔ اس صورت میں اس کا راج پاٹ بھی محفوظ وسلامت رہ جاتا اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی۔

مگر جب بدنصیبی اور شقاوت تقدیر میں لکھ دی جاتی ہے تو عقل اندھی ہو جاتی ہے اور سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آتا اور ہدایت کی لازوال نعمت ودولت سے محروم رہتا ہے اور دین ودنیا دونوں تباہ وبرباد ہوتے نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ نیکوں اور سچوں کی برائی اور دشمنی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

تمنا درد دل کی ہے تو خدمت کر فقیروں کی
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں ہے بادشاہوں کے خزینے میں

پرتھوی راج کو دعوت اسلام

ہادیٔ ہندوستاں، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لب جھالرہ شہر میں تشریف لانے کے بعد پرتھوی راج کو خط کے ذریعہ دعوت اسلام پیش کی اور ارشاد فرمایا:

اے پرتھوی راج! تیرا عقیدہ جن لوگوں پر تھا وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمان ہو گئے، اگر تو بھلائی چاہتا ہے تو تو بھی مسلمان ہو جا ورنہ ذلیل وخوار ہوگا، مگر پتھر دل پرتھوی راج پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق وسچ دعوت ونصیحت کا کچھ اثر نہ ہوا اور وہ سنگ دل کافر، کافر ہی رہا۔ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مراقبہ کیا اور متفکر لہجہ میں فرمایا! اگر یہ بدبخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلامی لشکر کے ہاتھوں زندہ گرفتار کرادوں گا۔

(سیر الاقطاب، ص ۱۳۲)

حضرات! جب انسان عذاب ومصیبت اور قہر وبلا میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور سمجھ بیکار ہو جاتی ہے تو وہ ظلم وستم کا بازار گرم کرتا نظر آتا ہے۔

ہمارے خواجہ کا ارشاد، پتھورا را زندہ گرفتار کردیم

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید جو راجہ پرتھوی راج کے دربار میں ملازم تھا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید پر مسلمان ہونے کی وجہ سے پرتھوی راج نے بہت ظلم وستم کیا اور ستایا۔ اس مرید نے مالک ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس ظلم و ستم کی شکایت پیش کی۔ ہند کے حقیقی راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو پرتھوی راج کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ تم خلق خدا پر ظلم وزیادتی کرنے سے اپنے ہاتھوں کو روک لو۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پرتھوی راج کو بری لگی اور آپ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ کہے اور یہ بھی کہا کہ یہ مسلمان فقیر ہمارے شہر میں آکر غیب کی باتیں کرتا ہے اور اپنے ایک سردار کے ذریعہ ہمارے پیارے خواجہ کے پاس یہ حکم بھیجا کہ تم اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اجمیر سے فوراً نکل جاؤ! ورنہ ہم تم کو گرفتار کرلیں گے۔

جب پرتھوی راج کا یہ گستاخانہ حکم اور ظالمانہ رویہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو آپ کی نگاہوں کا تیور بدل گیا اور عالم جلال میں ارشاد فرمایا۔

مارائے پتھورا را زندہ گرفتار کردیم وبہ لشکر اسلام سپردیم

یعنی ہم نے رائے پتھورا کو زندہ گرفتار کرکے اسلامی فوج کے حوالہ کردیا۔

(سیر الاولیاء، ص ۵۶، فوائد السالکین، ص ۴۴، مونس الارواح، ص ۳۷)

جو جذب کے عالم میں نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

حضرات! اللہ والوں کی ٹیڑھی نظر (یعنی قہر کی نظر) سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ تقدیر کے خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

کسی نے کہا ہے۔

تم قہر سے دیکھو! تو شاداب چمن جل جائے
اور مسکرادو! تو اندھیرے میں اجالا ہوجائے

ہمارے خواجہ کی بشارت

ہندوستان میں شکست پر شکست کھا کر سلطان شہاب الدین غوری غزنی پہنچ کر اپنی ہار و ناکامی کا داغ مٹانے کے لئے مضبوط ارادہ اور بلند حوصلہ کے ساتھ پھر جنگی تیاریوں میں معروف ہو گیا اور ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے ایک بڑی فوج کو جمع کرنے میں لگ گیا اور سلطان شہاب الدین غوری نے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں کا عظیم لشکر جمع کر لیا مگر ہندی راجاؤں سے مقابلہ کے لئے فوج بہت کم تھی۔ ایک رات کی بات ہے کہ شہاب الدین غوری نے خواب میں ایک نورانی صورت بزرگ کو دیکھا اور وہ بزرگ فرما رہے ہیں: اے شہاب الدین! اللہ تعالیٰ تم کو ملک ہند کی بادشاہت عطا کرنے والا ہے، تم ہند کی طرف توجہ کرو۔ شہاب الدین غوری خواب میں اس بشارت کو سننے کے بعد بڑا خوش ہوا کہ کسی اللہ والے نے میری کامیابی کے لئے بشارت دے دی ہے اور اس کو یقین کامل ہو گیا کہ اب میں ہندوستان پر جنگ کر کے کامیاب و کامران ہو جاؤں گا۔ (سیر الاقطاب: ص،۱۳۲، مونس الارواح: ص،۶۷)

مالک ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشارۂ ابرو اور آپ کی بشارت کے بعد سلطان شہاب الدین غوری اپنا لشکر لے کر ترائن پہنچا۔ ترائن میں راجپوتوں کی تین لاکھ فوج موجود تھی۔ جنگ ہوئی شہاب الدین غوری کامیاب ہوا۔ ترائن کی فتح سے شہاب الدین کا حوصلہ بہت زیادہ بلند ہو گیا تھا اور کفار و مشرکین کے حوصلے ٹوٹتے نظر آ رہے تھے۔ اس طرح شہاب الدین کی فوج آگے بڑھتی گئی اور فتح و نصرت ان کے قدموں کو بوسہ دیتی رہی اور راجہ پرتھوی راج بھاگتے ہوئے دریائے سرسوتی کے کنارے سلطان شہاب الدین غوری کے فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور پھر اسلامی فوج نے اس کو قتل کر دیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشین گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آئی۔

(تاریخ فرشتہ: ج،۱، ص: ۵۸۰، سوانح غوث و خواجہ: ص،۵۹، اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸: ص،۵۰)

حضرات! ہمارا ایمان و یقین ہے کہ زمانہ بدل سکتا ہے، عالم کا نظام بدل سکتا ہے، سب کچھ بدل سکتا ہے مگر اللہ والوں کا فرمان نہیں بدل سکتا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

(مثنوی شریف)

ہمارے خواجہ کی بارگاہ میں شہاب الدین

شہاب الدین غوری نے مسلسل کامیابی حاصل کرتے ہوئے سرسوتی، ہانسی، سمانا، کہرام کے قلعوں کو فتح کرتے ہوئے پورے ملکِ ہندوستان پر قبضہ کرلیا اور مدینۃ الہند اجمیر شریف پہنچا۔ جس وقت سلطان شہاب الدین اجمیر شریف کے پہاڑی علاقہ میں داخل ہوا تو شام ہو چکی تھی۔ مغرب کا وقت تھا کہ ایک پہاڑی کی جانب سے اذان کی صدائے دل نواز سنی تو حیرت میں پڑ گیا اور معلوم کیا کہ اذان کی یہ آواز کہاں سے آرہی ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے یہاں تشریف لائے ہیں، یہ آواز وہیں سے آرہی ہے۔ سلطان شہاب الدین غوری اس پہاڑ کی جانب چل پڑا جدھر سے آواز آرہی تھی۔ پہاڑی پر پہنچ کر دیکھا کہ اللہ والوں کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صف بنائے ہوئے نماز ادا کررہی ہے۔

شہاب الدین بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، جب نماز ختم ہوئی تو شہاب الدین غوری کی نگاہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی تو ہمارے پیارے خواجہ کو دیکھ کر حیرت میں ڈوب گیا اور بڑا خوش ہوا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جنہوں نے مجھے ہندوستان بلایا اور فتح وکامیابی کی بشارت دی تھی۔ شہاب الدین غوری اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکا اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گر پڑا اور خوب روتا رہا اور شاہی تاج اور شاہی لباس اور اپنی تلوار کو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں ڈال کر عرض گزار ہوا کہ ملک ہندوستان میں صحیح معنوں میں ہند کے راجہ شہاب الدین غوری نہیں، ہند کے راجہ خواجہ معین الدین ہیں۔ پھر شہاب الدین غوری ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہو گئے۔ (ملخصاً اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص ۵۱،۳۳۰)

ہمارے خواجہ سے ہند میں اسلام

(۱) ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں۔

ایں فتح بموجب راندن نفس مبارک رحمٰن آں قطب ربانی نمود۔ (منتخب التواریخ: ج ۱، ص ۵۰)

یعنی ہندوستان کی فتح وکامیابی اور ہندوستان میں اسلام کی طاقت وقوت قطب ربانی حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیری کی برکتوں سے ہوئی۔

(۴) سید العلماء حضرت مولانا مفتی الشاہ سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی سید میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہندوستان میں اسلام کا چراغ جلانے والے اور ایمان و یقین کی روشنی پھیلانے والے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء: ص، ۵۳)

اور حضرت سید العلماء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بر بطِ عشق پہ مضراب عمل سے تم نے
نغمہ توحید کا، کیا خوب سنایا خواجہ

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایا خواجہ

ہمارے پیارے خواجہ نے دو شادی کی

حضرات ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دور میں دو شادیاں کیں۔ آپ کا نکاح کس سال ہوا، اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی، اور آپ کا نکاح کس بیوی سے پہلے ہوا، اور دونوں بیویوں کی اولاد کون ہیں ان سب کے متعلق مؤرخین و مصنفین کے بیانات میں بہت اختلافات ہیں۔

پہلی شادی: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک رات ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے معین الدین تم ہمارے دین کے معین ہو، پھر بھی تم نے ہماری ایک سنت کو چھوڑ رکھا ہے۔

ایک حاکم جو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید تھا، ایک قلعہ فتح کیا، بہت سے لوگ قید ہوئے، انہیں قیدیوں میں ایک راجہ کی لڑکی بھی تھی۔ حاکم نے اس لڑکی کو ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے اسلام قبول کیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام بی بی امۃ اللہ رکھا۔ بی بی امۃ اللہ کی رضا سے آپ نے ان سے نکاح کیا۔ بی بی امۃ اللہ نہایت پارسا اور نیک تھیں۔

دوسری شادی: سید وجیہ الدین مشہدی عم محترم سید حسین مشہدی جو شہید ہیں ان کا مزار شریف تارا گڑھ پہاڑی پر ہے۔ ان کی ایک لڑکی جوان ہو چکی تھی جس کی شادی کی فکر ہمیشہ لگی رہتی تھی، وہ کسی اچھے رشتہ کی تلاش میں

تھے، ایک رات خواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے سید وجیہ الدین ہمارے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حکم ہے کہ تم اپنی نیک سیرت لڑکی کا نکاح خواجہ معین الدین کے ساتھ کردو۔

سید وجیہ الدین نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواب بیان کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رشتہ کو قبول فرمالیا اور سید وجیہ الدین کی نیک سیرت بیٹی بی بی عصمت اللہ سے دوسرا نکاح فرمایا۔

(تاریخ فرشتہ، ج۲، ص۶۱۱)

ہمارے خواجہ کی اولاد امجاد

حضرت عبدالرحمن چشتی اور غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں تین بیٹے (۱) سید فخرالدین ابوالخیر (۲) سید ضیاء الدین ابوسعید (۳) سید حسام الدین ابوصالح اور ایک بیٹی سیدہ بی بی حافظہ جمال تھیں جن کا مزار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے پائنتی کی طرف متصل ہے۔

خواجہ سید حسام الدین ابوصالح بچپن ہی میں ابدالوں کی صحبت میں شامل ہوکر غائب ہوگئے۔

(مراۃ الاسرار، ص۶۰۲، خزینۃ الاصفیاء، ج۱، ص۲۶۳)

خواجہ فخرالدین چشتی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے صاحب روحانیت بزرگ تھے اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بھی تھے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد بیس سال تک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانشین رہے۔

اور حضرت خواجہ فخرالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رزق حلال کے لئے اجمیر سے قریب ماندن گاؤں میں کھیتی کیا کرتے تھے۔ پانچ شعبان ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۶۳ء میں قصبہ سروار میں وصال ہوا اور قصبہ سروار کے تالاب کے کنارے آپ کا مزار انور ہے۔ (مراۃ الاسرار، ص۶۰۳، خزینۃ الاصفیاء، ج۱، ص۲۸۳)

خواجہ حسام الدین سوختہ

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ،حضرت فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت خواجہ حسام الدین سوختہ بہت پایہ کے بزرگ ہوئے ہیں۔

حضرت خواجہ حسام الدین سوختہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لمبی عمر پائی وصال شریف ۷۴۱ھ میں ہوا مزار اقدس قصبہ سانبھر شریف میں ہے۔ (اخبار الاخیار ،ص ۲۱۲)

حضرت بی بی حافظہ جمال

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری بیٹی حضرت سیدہ بی بی حافظہ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی صاحب کمال ،عالی مقام اور عارفہ کاملہ تھیں ،کیوں کہ آپ کی تربیت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر خاص سے ہوئی تھی ،آپ کا مزار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے پائنتیں کی طرف متصل ہے۔

(مرأۃ الاسرار ،ص ۶۰۳)

منجھلے بیٹے خواجہ ضیاء الدین ابوسعید

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے بیٹے حضرت خواجہ سید ضیاء الدین ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی کے ہمراہ رہے۔ پچاس یا ساٹھ سال کی عمر میں وصال اجمیر شریف میں ہوا ،جھالرا کے قریب حوض کے پاس آپ کا مزار مبارک ہے (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ،ص ۱۰۲)

ہمارے خواجہ کے مشہور خلفاء

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء کثیر تعداد میں ہوئے ہیں۔ چند مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ مہرولی شریف دہلی)

(۲) خلیفہ ارشد حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۵ شعبان ۶۶۱ھ سروار شریف)

(۳) حضرت خواجہ صوفی حمید الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۲۹ ربیع الاول ۶۷۳ھ ناگور شریف راجستھان)

(۴) حضرت خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۵ محرم شریف ۶۴۳ھ دہلی)

(۵) حضرت خواجہ وجیہ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۱ رجب شریف ہرات)

(۶) حضرت خواجہ برہان الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۴ رجب شریف ۶۶۳ھ اجمیر معلی)

(۷) حضرت عبداللہ بیابانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ رجب ۶۳۸ھ)

(۸) حضرت سیدہ بی بی حافظہ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اجمیر مقدس)

ہمارے خواجہ کی تصانیف

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حافظ قرآن اور زبردست عالم دین تھے۔
بعض روایات میں ان کے درس حدیث کا تذکرہ بھی ملتا ہے اور قلم کاروں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف اور آپ کے شعری دیوان کا ذکر بھی کیا ہے۔

ایک اہم گزارش: مصنفین کے تذکروں میں بے شمار اختلافات پائے جاتے ہیں اور حقیقت کیا ہے بظاہر تردد باقی رہ جاتا ہے اس لئے کسی کی تحقیق کو غلط ثابت کرنا بہت ہی دشوار ہے اور کسی مضمون نگار کا نام لے کر اس کے قلم کو مجروح نہیں بنایا جاسکتا۔

میدان تصنیف وتحقیق میں قلم کار اور مضمون نگار کا راوی کے نیک وصالح ہونے کی نسبت بھی ملحوظ ہوتی ہے۔ ہمارا قلم مجادلہ اور مقابلہ والا نہیں بلکہ اخلاص ومحبت والا ہونا چاہئے۔ مخلصوں اور نیکوں کے مضامین اور کتابیں ہر دور میں مقبول رہی ہیں اور صبح قیامت تک مقبول رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (انوار احمد قادری)

حضرت میر عبد الواحد بلگرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کامل رکھتے تھے، آپ کی تصانیف خراسان کے اطراف و جوانب میں کثرت سے ملتی ہیں۔ (سبع سنابل شریف، ص ۳۳۵)

ذیل میں چند تصنیفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) انیس الارواح (۲) کشف الاسرار (۳) کنز الاسرار (۴) رسالہ آفاق وانفس (۵) حدیث المعارف (یہ رسالہ نادر الوجود ہے) (۶) دیوان معین (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸، ص ۱۰۵)

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر مضمون اور آپ کی ہر تصنیف ظاہری علوم کے ساتھ باطنی اور روحانی علوم کا خزانہ ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر میں سوز و گداز کے ساتھ ساتھ حق و سچ کا جلوہ اور خلوص وللّٰہیت کی روحانیت بھی موجود وعیاں نظر آتی ہے جس کی وجہ سے ہر قاری کا قلب و جگر خشیتِ الٰہی اور حب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کی عقیدت و محبت سے مالا مال ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

دوسرا جمعہ..پہلا بیان

حضرت خواجہ کی کرامات اور شان غریب نوازی

Scanned by CamScanner

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، رکوع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق بہت ہی بلند تھے۔ لوگوں سے ملاقات کے وقت ایسے اخلاقِ کریمانہ کا مظاہرہ فرماتے کہ لوگ آپ ہی کا ہو کر رہ جاتے۔ کفار و مشرکین خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی بیماری کے علاج کے لئے دعا اور دم کرانے کے لئے حاضرِ بارگاہ ہوتے۔ اخلاقِ کریمانہ کے ساتھ ان کے لئے دعا اور ان پر دم کرتے آپ کی دعا اور دم کرنے کی برکت سے ظاہری بیماری سے وہ لوگ شفا حاصل کر لیتے اور باطنی مرض کفر و شرک کا بھی علاج ہو جاتا۔ اس طرح وہ لوگ ہمارے خواجہ کے نورانی ہاتھوں پر توبہ کرتے اور مسلمان ہو جاتے۔ خوش طبعی اور خوش مزاجی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی۔ آپ کسی پر غصہ نہ کرتے مگر کبھی کبھی ناراض ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں رہا، کبھی آپ کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا سوا ایک دن کے۔

ہمارے خواجہ کبھی کبھی ناراض ہوتے

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خادم شیخ علی کے ہمراہ کہیں تشریف لے جارہے تھے، درمیان راہ میں ایک شخص نے آپ کے خادم کا دامن پکڑ کر سخت وسست اور برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ اس شخص پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آ گیا اور اس سے فرمایا، کہ کیا بات ہے؟ جو تو نے دامن پکڑا اور برا بھلا کہا۔ ملخصا (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص ۳۲۵)

حضرات! بری بات اور ظلم و بد خلقی پر ناراض ہونا ایمان کی پختگی اور مضبوطی کی علامت ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلال میں آکر اور ناراض ہوکر ہی راجہ پرتھوی راج کو گرفتار کرایا۔ آپ نے ناراض ہوکر ہی اونٹوں کو بیٹھا دیا تو پھر نہ اٹھ سکے، جب تک معافی نہ مانگی گئی۔ ہمارے خواجہ نے ناراض ہوکر ہی انا ساگر کا پانی پیالہ میں بند کردیا تھا۔ ان واقعات سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ ظلم و جبر اور بری باتوں پر ناراض ہونا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وسنت ہے اور یہی حکم قرآن وسنت کا بھی ہے۔

انتباہ! آج کل کچھ لوگ اس طرح کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ اسلام میں غصہ حرام ہے اور ناراض ہونا منع ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ صحابۂ کرام کبھی غصہ نہیں کرتے تھے۔ بزرگوں نے کبھی نفرت نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں بھی غصہ کرنے، ناراض ہونے اور نفرت کرنے سے بچنا چاہئے۔ یہ کام حرام و گناہ ہیں۔ (الامان والحفیظ)

حضرات! اس طرح کی بولی بہت بڑی مکاری اور دھوکا ہے۔

حضرات! حقیقت حال یہ ہے کہ وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اولیاء کرام، بزرگان دین کی بارگاہوں میں بے ادبی اور گستاخی اور ان کی شان اقدس میں بے ہودہ کلمات کہتے اور لکھتے ہیں۔ اکثر انہیں لوگوں کی یہ بولی ہے اور ان لوگوں کا مطلب ومقصد یہ ہے کہ ہماری بے ایمانی اور بد عقیدگی کو تم دیکھتے اور سنتے رہو مگر ہم کو برا نہ کہو اور ہم پر غصہ نہ کرو اور ہم سے نفرت وناراضگی کا اظہار نہ کرو جب کہ منافق و بد عقیدہ و ظالم و جابر شخص سے غصہ و نفرت کرنا اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، صحابۂ کرام اور بزرگان دین سے ثابت ہے۔

(۱) ثعلبہ ابن ابی حاطب نے زکوۃ نہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے ناراض ہوکر اس کے حق میں آیت کریمہ نازل فرمائی اور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کے درمیان ثعلبہ پر جلال وناراضگی کا اظہار کیا۔

(۲) بخاری و مسلم کی صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منافقوں کو مسجد نبوی شریف میں عین جمعہ کے خطبہ کے وقت صحابہ کی موجودگی میں باہر نکالا۔

(۳) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غصے میں آ کر ایک منافق کو قتل کیا اور

(۴) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناراض ہو کر عالم جلال میں دعا کر دی تو شیخ صنعانی کی ولایت جاتی رہی اور ہلاکت و بربادی کے قریب چلے گئے۔

(۵) ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ظالم حاکم کے حق میں دعائے ہلاکت فرمادی تو وہ محض شکار کے لئے گیا ہوا تھا واپس نہیں آیا، جنگل ہی میں ہلاک و برباد ہو گیا۔

المختصر! قرآن و سنت اور بزرگوں کے احوال و اقوال سے صاف طور سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گستاخوں اور ان کو برا کہنے والوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرنا، اخلاق نہیں ہے۔ بلکہ ایمان و عقیدہ کی کمزوری ہے

ہمارے خواجہ کے اخلاق و عادات

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے نورانی پرتو اور شاہکار نمونہ تھے۔

اور رسول خدا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صبر و تحمل اور حلم و بردباری کے عکسِ جمیل تھے۔

اور اپنے نانا جان مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عفو و درگزر اور غریب پروری و بیکس نوازی اور گرے پڑوں کے ساتھ شفقت و محبت اور غریب نوازی کی ہو بہو تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بے حساب احسان و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عطا سے بعطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے۔

ہمارے پیارے خواجہ پیدائشی غریب نواز

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر غریبوں اور بیکس و بے سہارا لوگوں کے لئے دارالامان اور دارالقرار تھا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد ایام شیر خواری ہی میں شان غریب نوازی کا ظہور ہونے لگا تھا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے گود میں والدہ ماجدہ کی چھاتی سے دودھ نوش فرما رہے تھے کہ ایک غریب عورت غربت و افلاس کے درد و غم کی دوا کے لئے آپ کی والدہ طیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس غریب خاتون کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بچہ بھوک سے نڈھال ہوکر رونے لگا۔ والدہ ماجدہ حضرت ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان غریب خاتون سے ارشاد فرمایا: اے بہن! تمہارا بچہ بہت ہی بھوکا ہے اور بھوک ہی کی وجہ سے رو رہا ہے۔ اپنے بچے کو دودھ پلا دو! اس بیکس و لاچار عورت کی پلکیں نمناک ہوگئیں اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگی۔ اپنے آنچل سے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی، اے سیدہ ماہ نور! کتنے دن ہو چکے ہیں کہ اناج کا دانہ حلق کے نیچے نہیں اترا، میں فاقہ کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں، بھوک سے پریشان ہوں جس کی وجہ سے میری چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ہے یہی وجہ ہے کہ بچہ بھوک سے رو رہا ہے۔ آغوشِ مادر میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درد و غم کے سارے مناظر کو دیکھا اور ساری باتوں کو سنا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا منہ ماں کی چھاتی سے ہٹا لیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پیاری پیاری چھوٹی چھوٹی انگلی مبارک سے غریب عورت کے روتے ہوئے بچے کے طرف اشارہ فرمایا۔ اس اشارے کو والدہ ماجدہ سمجھ گئیں کہ میرا پیارا بیٹا معین الدین حسن کہہ رہا ہے کہ ایک چھاتی کا دودھ میں پی رہا ہوں اور دوسری چھاتی کا دودھ اس غریب بچہ کو پلا دو۔

والدہ طیبہ نے اس غریب بچہ کو اپنی گود میں لیا اور دودھ پلانے لگیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منظر کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے اور فرط مسرت سے ہنستے تھے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۱۷)

اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے

حضور محدث اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نہ مجھ سا کوئی گدا ہے، نہ تم سا کوئی کریم

نہ در سے اٹھوں گا بے کچھ لئے غریب نواز

تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے

کہ میں غریب بڑا، تم بڑے غریب نواز

ہمارے خواجہ بچپن ہی سے غریب نواز

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن کے زمانے میں ہم عمر چھوٹے بچوں کو اپنے گھر بلالاتے اور ان بچوں کو کھانا کھلاتے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۱۷)

اسی لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔

سید عبدالحق قادری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

میں تنگ دست ہوں، دامن بھی تنگ ہے میرا
عطا ہے آپ کی بے انتہا غریب نواز

معین الہند میں مظلوم اور بے کس کا
ہے اور کون تمہارے سوا غریب نواز

دوسرا واقعہ: ہمارے خواجہ عہد طفلی میں غریب نواز: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد طفلی کا ایک نورانی واقعہ ہے کہ عید کا دن تھا، ہر طرف مسرتوں کی چہل پہل تھی، ساری فضا رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھی تھی، آبادی کی ہر جانب سے مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر عیدگاہ کی طرف بڑھ رہا تھا بیش قیمت پیراہن میں ملبوس ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے گھر والوں کے ہمراہ عیدگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک نابینا اندھے لڑکے پر پڑی، جو رہگذر کے قریب پھٹے پرانے لباس میں ملبوس، اداس غمگین کھڑا تھا اس کا اترا ہوا چہرہ پھٹا ہوا لباس، غربت زدہ حال اور اس کی بے چارگی دیکھ کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھر آیا، اسی وقت اپنے نئے کپڑے اتار کر اس غریب و نابینا بچے کو پہنا دیا اور اسے اپنے ہمراہ عیدگاہ لے گئے۔

اس نورانی واقعہ کی روشنی میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔

(سوانح غوث وخواجہ، ص ۳۳۲)

اے ایمان والو! چلو اجمیر چلیں! ہر درد و غم کی دوا اور علاج اجمیر میں ہے، ہر بے کس و مجبور کا آسرا اور سہارا اجمیر میں ہے، ہر بھوکے اور پیاسے کا غم خوار و غمگسار اجمیر میں ہے، ہر دکھیارے اور وقت کے ستائے کی آہ و فریاد سننے والا اجمیر میں ہے۔ ہر مسکین و غریب کا مسکین پرور اور غریب نواز اجمیر میں ہے۔

حضور سید العلماء، سید آل مصطفےٰ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمین والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ

اور شہزادۂ سید العلماء حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔

اجمیر چلو! اجمیر چلو! دربار لگا ہے خواجہ کا
رندو اپنی جھولی بھرلو! مے خانہ سجا ہے خواجہ کا

ہمارے خواجہ کی غریب نوازی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک غریب کاشت کار حاضر ہوا اور اپنی مصیبت و پریشانی بیان کیا کہ حاکم نے میرے کھیت کی پیداوار ضبط کرلی ہے وہ حاکم کہتا ہے کہ جب تک بادشاہ سے شاہی فرمان نہ لکھالاؤ گے اس وقت تک میں تم کو ضبط کی ہوئی پیداوار نہیں دوں گا اس لئے میں آپ کی خدمت میں مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط لکھ دیں، وہ بادشاہ سے کھیتی کے کاغذات دلا دیں گے۔ اس بات کو کسی کو بتائے بغیر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس غریب کسان کو لیکر اجمیر سے پیدل سفر کرتے ہوئے دہلی پہنچ گئے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قیام کیا۔ حضرت قطب صاحب نے پیر و مرشد کی خدمت بجالانے کے بعد تشریف آوری کا سبب معلوم کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غریب کسان کی جانب اشارہ کرکے فرمایا کہ اس غریب کے ایک کام کے لئے آیا ہوں۔ حضرت قطب صاحب نے عرض کیا کہ پیر و مرشد کا حکم آجاتا تو بادشاہ سے کاغذات حاصل کرکے میں اس خدمت کو انجام دے دیتا، پیر و مرشد کو اتنے لمبے سفر کی زحمت اٹھانے کی کیا ضرورت تھی؟

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کاغذات کے حصول کا جہاں تک معاملہ ہے تو خادم کے ذریعہ کاغذات منگائے جاسکتے تھے، حکم بھیج کر کاغذات حاصل کئے جاسکتے تھے۔

مگر معاملہ یہ ہے کہ ایک مسلمان ذلت و غربت کے وقت خدا کی رحمت سے قریب ہوتا ہے۔ جب یہ غریب شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ اور دکھیارا تھا۔ مجھے اشارۂ غیبی ملا کہ کسی مسلمان کے رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے اور ادائے بندگی کے لئے میں خود آیا ہوں۔ ملخصاً (سلطان الہند خواجہ غریب نواز: ص، ۱۱۳)

حضرات! اس واقعہ کے سلسلہ میں حضرت عبدالرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غریب مسلمان کی مدد کے لئے اجمیر شریف سے پیدل سفر کر کے بادشاہ کے پاس دہلی جانا اپنے مریدین کی بہتری کے لئے تھا، کیوں کہ اولیاء اللہ پیر ومرشد ہونے پر فخر نہیں کرتے اور جس کام میں مریدوں کی بہتری اور بھلائی ہو محض بلند مقام کی بنا پر باز نہیں رہتے اور اصل وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ ہر کام کے لئے مامور من اللہ ہوتے ہیں اور اپنے اختیار اور مرضی کو درمیان میں ہرگز نہیں لاتے چنانچہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باب میں فرمایا ہے۔

رباعی کا مفہوم و مطلب: ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عشق آیا اور میرے رگ و ریشہ میں خون کی طرح داخل ہو گیا، عشق نے مجھے اپنے آپ سے خالی کر دیا اور میرے اندر دوست بھر دیا، میرے وجود کے سب اجزاء دوست نے لے لئے اور میرا نام ہی رہ گیا باقی سب وہی ہے۔ ملخصاً (مراۃ الاسرار ص ۶۰۶)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ کو بار بار بیان کیا جائے اور اس کے برکات وحسنات کو دل کے نہاں خانے میں محفوظ کیا جائے۔ اور اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں اور پریشان حال والوں پر کس قدر مشفق ومہربان ہیں کہ ایک کاغذ کے لئے اجمیر شریف سے پیدل سفر فرما کر دہلی تشریف لے گئے اور ایک غریب کی مشکل کشائی فرمائی۔

اے غوث وخواجہ ورضا کے دیوانو! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج بھی غمزدوں کی فریاد سنتے ہیں اور بے کسوں، لاچاروں اور مجبوروں کی مدد فرماتے ہیں۔ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے، بچپن میں غریب نواز تھے اور آج بھی غریب نواز ہیں۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(حضرت حسن رضا بریلوی)

زمانے بھر کے ستائے ہوئے یہاں آتے ہیں
تیرا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز

ہمارے خواجہ کس شان کے غریب نواز

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرا پیر بھائی تھا۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ اس کے جنازہ میں شریک تھا۔ جب میرے پیر بھائی کو لحد میں رکھ دیا گیا اور اس کی قبر تیار کر دی گئی تو سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے وہ شخص میرا پیر بھائی تھا۔ اس نسبت اور تعلق کے سبب میں اپنے پیر بھائی کی قبر کے پاس تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گیا اور مراقبہ میں مشغول ہوگیا۔ گھڑی دو گھڑی ہی گزری تھی کہ میں نے دیکھا کہ عذاب دینے والے فرشتے اس کی قبر میں آگئے اور اس شخص کو عذاب دینا چاہا۔ میرا پیر بھائی عالم تنہائی میں گھبرا کر بڑا پریشان نظر آرہا تھا۔ جب میں نے اپنے پیر بھائی کو قبر میں حیران و پریشان دیکھا تو میں اس تدبیر میں لگ گیا کہ کس طرح میں اپنے پیر بھائی کی مدد کروں اور اس کو عذاب سے چھٹکارا دلاؤں۔ ابھی میں سوچ و بچار ہی میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرید کی خبر گیری کے لئے قبر میں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرشتوں سے فرمایا، اس کو عذاب نہ دو۔ یہ میرا مرید ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص آپ کے خلاف کام کرتا تھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ شخص گنہگار ہے اور میرے حکم کے خلاف زندگی گزارتا تھا مگر خود کو میرے دامن سے باندھ رکھا تھا۔ غیبی حکم ہوا کہ اے فرشتو! میرے محبوب بندہ عثمان ہارونی کے مرید سے ہاتھ اٹھالو اور اس کو عذاب نہ دو! ہم مرید کو اس کے پیر و مرشد کے سپرد کرتے ہیں (سیر الاولیاء، ص، ۵۲)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ جب ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیر بھائی کو قبر میں عذاب و بلا میں مبتلا ہوتا ہوا دیکھا تو بے چین و مضطرب ہوگئے اور تدبیریں سوچنے لگے کہ کس طرح سے میں اس کی مدد کروں۔

حضرات! ایک باپ کو اپنے بھائی سے زیادہ اپنے بیٹوں سے پیار ہوتا ہے اور ہم ہندی مسلمان قادری نقشبندی سہروردی برکاتی اشرفی رضوی غرضیکہ ہر سنی مسلمان ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی اولاد ہیں اور سب چشتی ہیں۔ اور جب پیر بھائی کے ساتھ غریب نوازی کا یہ عالم ہے تو اپنی روحانی اولاد ہم بے کس و مجبور غلاموں کے ساتھ شفقت و محبت کا کیا عالم ہوگا۔ اور اس نورانی واقعہ سے دوسری بات کا یہ پتہ چلا کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب کچھ روشن ہے قبر کے اوپر سے دیکھ لیا کہ قبر کے اندر کیا ہو

رہا ہے اور آج قبر انور واقدس سے دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں ہمارے مرید اور غلام کس حال میں ہیں اور ان پر کیا گزر رہی ہے اور اس نورانی واقعہ سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہ شخص گنہگار و خطا کار ہونے کے باوجود قبر کے عذاب سے اس لئے بچالیا گیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید تھا، آپ کے دامن سے وابستہ تھا۔

میرے آقائے نعمت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا

(حدائق بخشش)

ہمارے خواجہ ٹوٹے دلوں کا سہارا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کے ستائے ہوئے بے کس و بے بس کے آسرا اور ٹوٹے دلوں کے سہارا ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال ہمدردی اور غریب نوازی کا واقعہ بغور سماعت فرمائیں۔

ایک مرتبہ میرے آقائے نعمت، مرشد شریعت و طریقت، ولی کامل، عالم باعمل، عاشق اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الشاہ مولانا مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر مقدس درگاہ معلی کے حجرہ نمبر ۶۹ میں قیام فرماتے ارشاد فرمایا کہ ولیوں کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے چاروں طرف جوار نور میں یہ سب جو قبریں نظر آرہی ہیں، کوئی قبر چھوٹی سی بنی ہے، کسی قبر پر تھوڑا سا نشان ہے، پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زائرین ان قبروں کے اردگرد بیٹھے نظر آرہے ہیں، کوئی قبر ہی پر بیٹھا ہے اور ان قبروں کے اوپر سے لوگ گزرتے نظر آتے ہیں، ان قبروں میں آرام فرمانے والے بڑے بڑے قطب و ابدال اور ولی ہیں، اگر یہ اللہ والے کسی دوسرے مقام پر ہوتے تو ان کے مزاروں کے بڑے بڑے گنبد اور قبے ہوتے۔ مگر ولایت کے ان ستاروں نے اپنے آپ کو آفتاب ولایت، ماہتاب روحانیت و کرامت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلووں میں گم کر

رکھا ہے۔ اور میرے شیخ نے فرمایا انہیں قبروں میں ایک قبر خالی ہے اور واقعہ بیان فرمایا کہ میاں بیوی اپنے نو مولود شیر خوار بچے کے ساتھ عرس کے ایام میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ اقدس کی زیارت و حاضری کے لئے آئے ہوئے تھے، عرس کی بھیڑ بھاڑ میں ایک قبر کے پاس اپنے شیر خوار بچے کو لئے کھڑے تھے کہ بچے نے پیشاب کر دیا، پیشاب کے کچھ قطرات قبر کے اوپر گرے، قبر میں آرام فرما ولی کو ناراضگی ہوئی اور عالم جلال میں بچے پر نظر ڈالی، صاحب قبر کی نظر غضب سے بچہ تڑپا اور مر گیا۔

ماں کی ممتا چیخ مار کر رونے لگی، اپنے گود میں مردہ بچے کو لئے ہوئے بھاگی اور دوڑتی ہوئی ہند کے مسیحا ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کے قبر انور و اقدس پر اپنے مردہ بچے کو ڈال دیا اور چیختے چلاتے ہوئے فریاد کی، اے ہمارے مسیحا پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ آپ کی بارگاہ میں لوگ مردہ لاتے ہیں اور آپ کے کرم سے زندہ لیکر واپس جاتے ہیں اور میں کیسی بدنصیب ہوں کہ آپ کے در کرم پر اپنا زندہ اور صحیح سالم بچہ لائی تھی اور اب میں اپنے بچہ کو مردہ حالت میں لے جاؤں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

ہمارے شیخ نے فرمایا کہ اسی وقت قبر انور شق ہو گئی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک غریب عورت کی آہ و بکا اور گریہ وزاری کو برداشت نہ کر سکے اور قبر انور سے باہر آ گئے اور مردہ بچہ کو اپنی آغوش رحمت و شفقت میں اٹھا لیا اور مردہ بچہ کو دم کیا بچہ زندہ ہو گیا، بچے کو اپنی گود میں لئے ہوئے اس قبر پر پہنچے جس قبر والے بزرگ کی نگاہ غضب سے بچہ مرا تھا، قبر میں لیٹے ہوئے ولی سے ارشاد فرمایا اسی وقت تم قبر خالی کر دو اور ہمارے اجمیر سے چلے جاؤ۔

ہمارے پاس اچھے برے سب آئیں گے، اسی کو یہاں رہنے کی اجازت ہے جو سب کو برداشت کرے اور نبھالے

یہ شان بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے ہیں جہاں غریب نواز

ہمارے سامنے ایک روز یوں بھی آ جاؤ
کوئی حجاب نہ ہو درمیاں غریب نواز

(راز الٰہ آبادی)

نوٹ: یہ واقعہ جب ہمارے شیخ حضرت بدر ملت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا تو اس وقت حضرت سید فاروق میاں چشتی خادم خواجہ صاحب اور بہت سے حضرات بھی موجود تھے۔ (انوار احمد قادری)

حضرات! ان واقعات سے ظاہر اور ثابت ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے بچپن میں غریب نواز تھے، پیر بھائیوں کے لئے غریب نواز تھے، تا حیات خلق خدا کے لئے غریب نواز تھے اور قیامت تک کے لئے ٹوٹے دلوں کا سہارا اور غریب نواز ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کی کرامات

اے ایمان والو! انسان کو سمجھانا آسان نہیں ہے، آدمی کی فطرت ہے اسی کو مانے گا جو عقل کہے گی۔ عقل وخرد پر اگر اسلام اور ایمان کا قبضہ ہے تو عقل سیدھی راہ بتاتی نظر آتی ہے اور اگر عقل بے مہار اور آزاد ہے تو انسان کو فرعون وقارون اور شداد ونمرود اور یزید بنا دیتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت ورہبری کے لئے انبیاء کرام اور رسولان عظام کو معجزہ کی طاقت وقوت عطا فرما کر مبعوث فرمایا اور سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعد علماء اور اولیاء کی نورانی جماعت کو آدمیوں کی رشد وہدایت کے لئے کرامت کا کمال عطا فرمایا۔

حضرات! آج ہم مسلمانوں کی کم نصیبی ہے کہ ہم میں کوئی صاحب روحانیت اور ولایت کی بزرگی والا ولی دکھائی نہیں دیتا۔

حضرات ولی ضرور ہیں مگر ہماری ظاہری نگاہوں سے روپوش ہیں انہیں کے قدموں کی برکت سے یہ دنیا قائم ہے ورنہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے زمین دھنس جائے۔

کل تک ہمارے بیچ میں اولیاء اللہ چلتے پھرتے نظر آتے تھے، یہود ونصارا اور کفار ومشرکین جو عقل کے غلام تھے۔ جو صرف عقل کی طاقت وقوت کو تسلیم کرتے تھے ان کے مقابلہ میں ہمارے بزرگوں نے، اولیاء اللہ نے ولایت وروحانیت اور کرامت کی لازوال قوت وطاقت کو پیش فرمایا۔ کتاب ماضی کے اوراق کو پلٹئے اور دیکھئے کہ ولی کی طاقت کس قدر ہوتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہزاروں ٹن کے وزن کا تخت بلقیس سیکڑوں میل کی دوری سے پلک جھپکنے سے پہلے دربار میں لاکر حاضر کر دیتے ہیں۔ (قرآن)

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں عین خطبہ کے وقت سیکڑوں میل کی دوری پر ملک شام میں اسلامی فوج کو دیکھ لیتے ہیں اور بیچ خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

یا ساریۃ الجبل۔ یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف دیکھو! (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۶)

حضرت ابو یوسف شاگرد رشید حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انگریزوں، عیسائیوں سے مناظرہ طے ہوتا ہے کہ تم مذہب عیسائیت کو ثابت کرو اور ہم مسلمان مذہب اسلام کے حق و سچ ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں، وقت مقرر ہو گیا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دریائے دجلہ کے کنارے جو مناظرہ گاہ تھا مناظرہ دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کے بڑے بڑے عالم کتابوں کے ساتھ مناظرہ گاہ پر جمع ہو گئے۔ مناظرہ کا وقت ہو گیا مسلمانوں کے عالم، مناظر حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی کتاب کے کندھے پر مصلیٰ ڈالے ہوئے اور ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے تشریف لاتے ہیں اور مناظرہ گاہ میں منبر پر آنے کی بجائے دریائے دجلہ کے پانی پر چلتے ہوئے بیچ دریا میں پانی کے اوپر اپنا مصلیٰ بچھا دیتے ہیں اور وہیں سے آواز دیتے ہیں کہ اے عیسائی مولویوں آجاؤ اور مناظرہ کر لو! یہ منظر سارے لوگوں نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا اور عیسائی مولویوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے ولی کی اس کرامت کو دیکھا تو تمام عیسائی مولویوں نے کہا کہ اے حضرت! مناظرہ تو ہو گیا۔ ہم نے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے اسلام کے حق و سچ ہونے کو دیکھ لیا ہم تو پانی پر نہیں آ سکتے اس لئے کہ ہمارا مذہب ہی غلط اور باطل ہے، آپ آ جائیں اور ہم کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل فرمالیں۔ سارے عیسائی نائب رسول عالم اسلام حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت اور بزرگی اور کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔

اسی طرح ہم قادریوں کے قبر کے اجالا آخرت کے سہارا ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ولایت و روحانیت اور کرامت کی طاقت و قوت سے قبر کے مردے کو زندہ فرما دیا تمام عیسائی مسلمان ہو گئے۔

اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹوں کو بٹھا دیا تو پھر نہ اٹھ سکے، انا ساگر کو اپنے پیالہ میں بند کر دیا۔ رام دیو مہنت کو اس کے تمام جادو اور کرتب سے عاری اور خالی کر کے بیہوش کر دیا اور جوگی اجے پال کو اپنی لکڑی کی کھڑاؤں سے مروا کر اور پٹوا کر زمین پر گرا دیا اور اس کے تمام جادو کے کمال کے تان بان سب ٹوٹتے اور بکھرتے نظر آئے۔ راجہ پرتھوی راج کو اسلام کی فوج سے گرفتار کرایا۔

اس طرح ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت و روحانیت کے انوار و تجلیات اور کرامت کی قوت و طاقت نے ہندوستان میں کفار و مشرکین کی کافری اور مشرکی کی تاریکی اور بت پرستی کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کے ابدی نور اور ہمیشگی کا اجالا عطا فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا ہندوستان اسلام کے نور سے روشن اور منور ہو گیا۔

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت و روحانیت کی طاقت و قوت کا یہ عالم تھا کہ پل بھر

میں بندوں کو خدا سے ملا دینا آپ کی ادنیٰ کرامت تھی۔

معجزہ اور کرامت کی تفصیلی بحث میں نہ جاتے ہوئے صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ معجزہ اور کرامت اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی وہ قوت وطاقت ہے جس کو عقل انسانی سمجھنے سے قاصر ہو اور عقل انسانی کو متحیر وحیران کردے۔

معجزہ : وہ خلاف عادت کمال ہے جو کسی نبی سے صادر ہو۔

کرامت : وہ خلاف عادت کمال ہے جو کسی ولی کے ذریعہ ظاہر ہو۔

معونت : وہ خلاف عادت چیز جو عام مومن مسلمان سے ظاہر ہو۔

استدراج : وہ خلاف عادت امر جو کسی فاسق وفاجر مسلمان یا کافر سے رونما ہو

اہانت : وہ خلاف عادت کام جو کسی کافر سے ظاہر ہو۔

(بہار شریعت حصہ:۱ص،۲۷۰)

اے ایمان والو! ہم کو پتہ کیسے چلے گا کہ یہ کرامت ہی ہے تو یاد رکھیئے کہ کرامت اسی مرد مومن سے ظاہر ہوگی جو ولی ہوگا اور ولی وہی مومن ہو سکتا ہے جس کا قول وفعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قول وفعل کے مطابق وموافق ہو۔

ملاحظہ فرمائیے ہمارے پیر، پیران پیر روشن ضمیر، سردار اولیاء، حضور غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَرَامَةُ الْوَلِيِّ اِسْتِقَامَةُ فِعْلِهٖ عَلٰى قَانُوْنِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

یعنی ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قانون فرمان کے مطابق ہو۔ (بہجۃ الاسرار شریف: ص،۱۰۵۰)

ولی کیا؟ ہر مومن کے لئے واجب ہے

نائب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو الحسین احمد نوری قادری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ یعنی ہر ولی، ہر پیر، ہر مومن کے لئے واجب ہے کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب مہذب کے مطابق اپنے ایمان وعقیدہ کو صحیح رکھے کہ حق انہیں میں منحصر ہے اور سب اولیاء کرام سے اکمل الاولیاء حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور امام الاولیاء سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اب تک، اور اب سے قیامت تک اسی مذہب پر ہونگے۔
اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت دور ہٹے گا بلاشبہ اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال ڈالا اور جو لوگ نیک نہیں ہیں اپنی خواہش نفس سے جماعت اہلسنت کی مخالفت کرتے ہیں اور پھر بے عقلی سے سنیت کا دم بھرتے ہیں (یعنی وہ لوگ جو جھوٹے ولی اور پیر بنتے ہیں اور وہابیوں، دیوبندیوں کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور بدعقیدوں کو لڑکی دیتے اور ان سے لڑکی لے لیتے ہیں اور ان منافقوں کی دعوت کھاتے اور ان کو کھلاتے ہیں) اور اپنے پیروکاروں، ماننے والوں اور چیلوں کو بتاتے ہیں کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں وہی مشائخ اور اولیاء کرام کا راستہ ہے اور کچھ کتابیں اور باتیں بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں جو سراسر جھوٹی ہوتی ہیں اپنی موافقت و تائید میں پیش کرتے ہیں تو یہ لوگ یعنی جھوٹے ولی اور پیر کہلانے والے ایسے ہیں جیسے اسلام میں منافق۔ ملخصاً (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص ۲۳)

حضرات! حضرت سیدنا ابوالحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم کہ ہم اور ہمارے مشائخ عظام اور تمام اولیاء کرام، ظاہر و باطن میں، تنہائی اور مجلس میں مذہب اہل سنت و جماعت ہی پر ہوئے ہیں اور ہیں اور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اسی مذہب پر جئیں گے اور اسی پر مریں گے اور اسی پر قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
اور جو شخص (چاہے ولی کہلانے والا ہو یا پیر یا مرید) اس کے علاوہ کہے یا لکھے وہ بہت بڑا جھوٹا اور الزام لگانے والا ہے۔ ہم اور ہمارے پیران کرام اور سارے اولیاء عظام دنیا و آخرت میں اس شخص سے اور اس کے جھوٹے الزام سے بیزار، بیزار۔ ہزار، ہزار بار بیزار ہیں۔
سن لو! اور یاد رکھو! اور جو یہاں حاضر نہیں ہیں ان کو پہنچادو! ملخصاً (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص ۲۲،۲۳)

اے ایمان والو! جب بندۂ مومن ولی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کو اس قدر کرامت و بزرگی نصیب ہو جایا کرتی ہے کہ اپنی آنکھوں سے دور دراز کی چیزوں کو دیکھ لیا کرتا ہے اور اپنے کانوں سے دور، دور کی باتوں کو سن لیا کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے جہاں چاہتا ہے مدد پہنچادیا کرتا ہے اور اپنے پیروں سے جہاں چاہتا ہے چلے جایا کرتا ہے اور ایک قدم میں اپنے مقام سے ہزاروں میل کی دوری طے کرلیا کرتا ہے اس کے ثبوت میں حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں بخاری شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حدیث شریف: اِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا (مشکوٰۃ شریف ص:۱۹۷)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندہ کو محبوب بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

اس کے بعد امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں۔

اَلْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَی الطَّاعَاتِ بَلَغَ الْمَقَامَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمْعًا لَّہٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَصَرًا لَّہٗ رَاَی الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدًا لَّہٗ قَدَرَ عَلَی التَّصَرُّفِ فِی السَّھْلِ وَالصَّعْبِ وَالْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ ٥

(تفسیر کبیر، ج:۵، ص:۶۸۰)

یعنی جب کوئی بندہ طاعات (فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات) کا پابند ہوجاتا ہے تو وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں، یعنی جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے کان ہوجاتا ہے تو وہ محبوب بندہ دور ونزدیک کی آواز سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے تو وہ مقبول بندہ دور ونزدیک کی تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ ہوجاتا ہے تو وہ ولی بندہ دور ونزدیک کے مقامات پر آسان اور مشکل چیزوں پر تصرف کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔

حضرات! صحیح بخاری کی حدیث شریف سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہوگیا کہ اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ اس قدر بزرگی اور شان عطا فرماتا ہے کہ اولیاء اللہ قریب اور دور کی ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ قریب اور دور کی آواز کو سنتے ہیں

اولیاء اللہ قریب اور دور کا آسان معاملہ ہو یا مشکل، ہر معاملہ میں مدد کرنے کی طاقت وقوت رکھتے ہیں۔

اور ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

متعلق ہمارے مخالف وہابی اور دیوبندی حضرات بھی کہتے اور لکھتے ہیں جو ان کی کتابوں سے عیاں ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی ہیں۔ تو جب ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی ہی نہیں بلکہ جماعت اولیاء کے امام و پیشوا ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ان کا مرید و غلام بغداد سے مدد کے لئے پکارے یا اجمیر سے یا اندور سے یا دنیا کے کسی مقام سے۔

تو ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں کی فریاد سنتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔

خوب فرمایا مولانا حسن رضا بریلوی نے۔

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے۔

اے حسن! کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

نبوت، خدا کا سایہ ہے اور ولایت، نبوت کا سایہ ہے۔ (بہجۃ الاسرار شریف، ص:۱۰۳)

امام یوسف نبہانی کا قول: کرامات اولیاء (اصل میں) انبیاء کرام کے معجزات ہیں۔ (کرامات اولیاء، ص:۷)

حضرات! مشہور عاشق رسول حضرت علامہ امام یوسف نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے کرامات کو ہر زمانے میں ائمہ اور علماء نے لکھا اور بیان فرمایا ہے۔

اور اولیائے کرام کی کرامتوں کو بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی عظیم قدرت پر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے کا یقین مستحکم و مضبوط ہوتا ہے اور اگر آدمی مومن نہ ہو تو اولیاء اللہ کی کرامات کو دیکھ کر اسے ایمان ملتا ہے اور اگر پہلے سے مومن و مسلمان تھا تو ان کرامات کو دیکھنے کے بعد ایمان و یقین میں مزید قوت پیدا ہوتی ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام ہی حق اور سچ مذہب ہے اور باطل مذہب والوں کو اللہ تعالیٰ کرامت کی دولت نہیں عطا فرماتا۔ اور اولیاء اللہ کے کرامات، مذہب اسلام کے حق اور سچ ہونے کی دلیل و ثبوت ہیں۔ (کرامات اولیاء، ص:۷)

حضرات! اہل سنت و جماعت کے مخالف جتنے فرقے ہیں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، رافضی، خارجی وغیرہ ان فرقوں میں نہ ولی ہوئے ہیں اور نہ ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔

یہ چیز بھی ان کے مذہب کے باطل اور جھوٹ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

اور آج تک جتنے ولی ہوئے ہیں سب کے سب مذہب اہل سنت و جماعت (یعنی سنی مسلمانوں) ہی میں ہوئے ہیں۔ حضور بدر ملت، حضور احسن العلماء، حضور سید العلماء، حضور مجاہد ملت، حضور حافظ ملت، حضور شیر بیشہ اہل سنت، حضور مفتی اعظم ہند جیسا زندہ ولی اہل سنت میں، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت اہل سنت میں، شاہ برکات اہل سنت میں، حضرت مخدوم اشرف اہل سنت میں، حضرت مجدد الف ثانی اہل سنت میں، حضرت محبوب الٰہی اہل سنت میں، حضرت صابر کلیری اہل سنت میں، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اہل سنت میں، حضرت قطب الدین بختیار کاکی اہل سنت میں، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز اہل سنت میں، ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہل سنت میں ہیں۔

ہمارے دین کی حقانیت کے دونوں شاہد ہیں
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

اے ایمان والو! ہر ولی کرامت والے ہوتے ہیں مگر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجسم کرامت ہیں۔

ہمارے خواجہ نے دوران سفر مسلمان کیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی سے اجمیر تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں سات سو مشرکوں کو مسلمان کیا۔ (سیر الاولیاء ص: ۵۷)

حضرت نیاز بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

سرِّ حق را بیاں معین الدین
بے نشاں را نشاں معین الدین

مرشد و رہنمائے اہل صفاء
ہادئ انس و جاں معین الدین

ہمارے خواجہ کی کرامت سے ہاتھی پتھر ہو گیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اجمیر تشریف لائے تو راجہ پرتھوی راج آپ کا جانی دشمن ہو گیا اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ ایک پاگل ہاتھی کو آپ کی طرف دوڑا دیا تا کہ ہاتھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہلاک کر دے اور مار ڈالے۔ مست ہاتھی دوڑتا ہوا جیسے ہی آپ کے قریب آیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین سے ایک مشت خاک اٹھا کر اس پاگل ہاتھی کی طرف پھینکی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ ہاتھی پتھر کا ہو گیا۔ (سیرت خواجہ ص، ۳۰۷)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے، اس کی قدرت سے بے جان پتھر جان دار ہو جاتے ہیں۔ اور جاندار بے جان پتھر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت کے مظہر انبیاء کرام ہوتے ہیں اور انبیاء کرام کی شان کے مظہر اولیاء کرام ہوتے ہیں۔ اس طرح اولیاء کرام سے جو کرامات ظاہر ہوتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

حضرات! بے عقل اور بے ایمان ہیں وہ لوگ جو اولیاء کرام کی کرامتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے نظر آتے ہیں ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کا وجود اولیائے کرام کی کرامت سے ہے۔

ہمارے خواجہ ہر رات کعبہ شریف میں

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال اجمیر شریف سے خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، جو حاجی حج کے لئے جایا کرتے تھے وہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں پاتے۔ حالانکہ آپ اجمیر شریف میں موجود ہوتے اور آپ جب درجۂ کمال کو پہنچ گئے تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب کعبۂ معظمہ میں گزارتے تھے اور نماز فجر اجمیر شریف میں ادا فرماتے تھے۔ (فوائد السالکین ص، ۳۶)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی عطا سے جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر شب اجمیر شریف سے کعبہ معظمہ تشریف لے جاسکتے ہیں تو اپنے غلاموں، عاشقوں کے گھر بھی تشریف لا سکتے ہیں۔

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر
اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

ہمارے خواجہ کی مظلوم نوازی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حاکم شہر مجھے شہر سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معلوم فرمایا کہ وہ حاکم شہر اس وقت کہاں ہے؟ عرض کیا، شکار کھیلنے گیا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب حاکم شہر خود شہر میں واپس نہیں آئے گا، ہمارے مرید کو شہر سے کیا نکالے گا۔ تھوڑی دیر میں یہ خبر آئی کہ حاکم شہر جنگل میں گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ (اسرار الاولیاء، ص ۹۲، معین الارواح، ص ۳۱۱)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ۔

نیکوں اور بچوں اور ان کے غلاموں کو ستانا، ان سے دشمنی رکھنا بہت بڑی بلا اور مصیبت اور تباہی و بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔

خوب فرمایا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

ہمارے خواجہ نے مقتول کو زندہ فرمایا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ بے کس نواز میں ایک عورت روتے بلکتے آئی اور شکایت کی کہ حاکم وقت نے بلاقصور ہمارے بیٹے کو پھانسی دی ہے، آپ سے مدد کی طلبگار ہوں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصا مبارک لے کر مقتول کی ماں کے ساتھ روانہ ہوئے اور خدام اور شہر کے بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقتول کے قریب پہنچے اور عصا مبارک سے اس مقتول کی جانب اشارہ کرکے فرمایا: اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا اور تختۂ دار سے نیچے چلا آ۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد اور کرامت سے مقتول زندہ ہو گیا اور تختۂ دار سے اتر کر خدمت عالیہ میں حاضری دی اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر گیا۔ (مسالک السالکین، ج:۲، ص:۲۸۵)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو کس قدر قوت و طاقت کا مالک بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ولی، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور روحانی طاقت سے مردہ بھی زندہ ہوتا نظر آتا ہے۔

غم جہاں کے ستائے ہیں در پر آتے ہیں
تمہارا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز

یہ شان بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے جہاں غریب نواز

ہمارے خواجہ ایک بت خانہ میں گئے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک دن بت خانہ پر ہوا اس وقت سات کافر بت پرستی میں مشغول تھے۔ آپ کا جمال باکمال دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے اور ہوش میں آنے کے بعد آپ کے قدموں میں گر کر کفر و شرک سے توبہ کی اور مسلمان ہو گئے۔ ان ساتوں کے نام ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمید الدین رکھا۔ انہیں ساتوں میں سے ایک حضرت شیخ حمید الدین دہلوی ہیں جو ولایت کے منصب پر فائز ہوئے اور مشہور بزرگ ہوئے۔ (کلمات الصادقین بحوالہ مراۃ الاسرار، ص:۵۹۹)

اے ایمان والو! ہمارے اسلاف اور بزرگان دین نے بت خانوں میں جا کر پجاریوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اس طرح اسلام کی تبلیغ فرمائی اور ایک آج کل کے نام نہاد تبلیغی جماعت کے لوگ ہیں جو مسجدوں کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بے دین اور بزرگوں کا بے ادب و گستاخ بناتے نظر آتے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو! چوروں کی رکھوالی ہے

ہمارے خواجہ نے رہزنوں کو توبہ کرایا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سفر میں ظالم و جابر ڈاکوؤں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو گھیر لیا، یہ رہزن لوگوں کا مال و اسباب لوٹنے کے علاوہ انہیں قتل بھی کر دیتے تھے۔ جب ڈاکو برے ارادے سے آپ کے پاس آئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ روحانیت و کرامت پڑتے ہی لرزہ براندام ہو گئے، جب کچھ نہ بن سکا تو عجز و نیازمندی سے عرض گزار ہوئے کہ ہم سب آپ کی نگاہ کرم کے طالب ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاکوؤں کو توبہ کرائی اور اسلام کی ابدی نعمت و دولت سے سرفراز فرمایا۔ وہ تمام رہزن آپ کی صحبت کی برکت سے اولیاء اللہ میں شمار ہوئے ہیں۔ (احسن السیر ص ۱۳۹، معین الارواح ص ۲۱۲)

اے ایمان والو! کافروں، مشرکوں، گنہگاروں، خطاکاروں اور رہزنوں کو توبہ کرانے والے اور اسلام کی ابدی نعمت و دولت سے نوازنے والے اولیاء اللہ ہیں۔ ولی کے وسیلہ سے نبی ملتے ہیں اور نبی کے وسیلہ سے خدا ملتا ہے ہمارے مرشد اعظم حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وصلِ مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

ہمارے خواجہ کی کرامت سے آتش پرست ایمان لے آئے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز صحرا سے گزرے وہاں سات مجوسی ریاضت و مجاہدہ میں بہت مشہور تھے۔ یہ ساتوں مجوسی اس قدر ریاضت و مجاہدہ کرتے تھے کہ چھ۔ چھ مہینے کے بعد ایک لقمہ کھانا کھاتے تھے اس لئے خلق خدا ان سے بہت متاثر تھی۔ ایک دن ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ولایت ان مجوسیوں پر پڑی تو ان پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ سب کانپنے لگے اور آپ کے قدموں پر گرتے نظر آئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ آگ کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ تو ان مجوسیوں نے عرض کیا، ہم اس لئے آگ کی عبادت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن آگ ہمیں نہ جلائے۔ آپ نے فرمایا کہ آگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر جلا نہیں سکتی۔ یہ فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جوتی مبارک کو آگ میں ڈال دی۔ بہت دیر تک آپ کی جوتی مبارک آگ میں رہی، جلنا تو درکنار آگ کا اثر تک نہ آیا۔ یہ

کرامت دیکھ کر سب نے صدق دل سے اسلام کا کلمہ پڑھا اور ایمان لے آئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اولیائے کامل ہوئے۔ (مسالک السالکین، ج:۲،ص:۲۸۹، مونس الارواح،ص:۳۱۴)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو ایسی قوت وطاقت بخشی ہے کہ برے سے برا، بد سے بدتر اور گنہگاروں خطا کاروں میں بہت بڑا گنہگار اور خطا کار کیوں نہ ہو، اللہ والوں کی صحبت کی تاثیر و برکت سے وہ شخص اپنے گناہ و خطا پر شرمندہ ہوکر توبہ کر لیتا ہے اور نیک و صالح بنتا نظر آتا ہے اور اولیاء کرام کی نظر کیمیا اثر سے چور و رہزن قطب وولی بنتے نظر آتے ہیں جیسا کہ بیان کیے گئے واقعہ سے صاف طور پر ظاہر وثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوروں اور رہزنوں کوتوبہ کرایا اوران سب کو ولی بنادیا۔

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں
برے بھلے پہ تیرا فیض عام یا خواجہ

تیرا دیار ہے دار السلام یا خواجہ
تجلیاں ہیں نئی صبح و شام یا خواجہ

ہمارے خواجہ نے کعبہ دکھادیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمرقند میں تشریف فرما تھے، حضرت خواجہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے قریب ایک مسجد تعمیر ہورہی تھی، ایک شخص نے اعتراض کیا کہ سمتِ قبلہ درست نہیں ہے، وہ شخص لوگوں سے بحث وتکرار کررہا تھا، کسی طرح قائل نہ ہوتا تھا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس شخص کو سمجھایا مگر وہ شخص نہ مانا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کا منہ کعبہ کی طرف کر کے فرمایا سامنے دیکھ! کیا نظر آرہا ہے! اس شخص نے کہا خانۂ کعبہ نظر آرہا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور نظر توجہ سے سمرقند سے مکہ مکرمہ تک کے تمام حجابات اور پردے اٹھ گئے اور وہ شخص اپنے شہر سمرقند سے کعبہ معظمہ کے دیدار سے مشرف ہوتا نظر آیا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز،ص:۳۰۷)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت و بزرگی کس قدر بلند وبالا ہے کہ اپنی ولایت وروحانیت کی طاقت سے ایک شخص کو سمرقند سے خانۂ کعبہ کا دیدار عطا فرمادیا۔

ہمارے خواجہ ارادوں کو دیکھ لیتے ہیں

ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک شخص خنجر چھپا کر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روحانیت اور ولایت کے نگاہ سے اس شخص کے برے ارادہ کو دیکھ لیا، وہ شخص ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آکر بیٹھ گیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ساتھ اخلاق کریمانہ کا بہترین سلوک فرمایا اور اپنے قریب بیٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تم خنجر باہر نکالو اور جس ارادہ سے آئے ہو اس کو پورا کرو! یہ سنتے ہی وہ شخص کانپنے لگا اور بڑی عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ مجھ کو لالچ دیکر آپ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بغل سے خنجر نکال کر سامنے رکھ دیا اور قدموں میں گر کر کہنے لگا کہ آپ مجھ کو میری غلطی کی سزا دیجئے بلکہ میرے خنجر سے میرا کام تمام کر دیجئے۔ رحیم و کریم ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم درویشوں، فقیروں کا شیوہ ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی بدی بھی کرتا ہے تو ہم اس کو نیکی اور بھلائی کا صلہ دیتے ہیں۔ پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے دعا فرمائی، وہ شخص بہت متاثر ہوا اور اسی وقت سے خدمت میں رہنے لگا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی برکت سے تائب ہوا اور اس کو ۴۵ بار حج کعبہ کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی مقدس زمین میں بعد وصال مدفون ہوا۔ (مرأۃ الاسرار، ص: ۵۹۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب و نیک بندوں کو روشن ضمیر بنا دیتا ہے، اللہ والے دلوں پر نظر رکھتے ہیں اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے عالم کے روبرو زبان سنبھال کر بولو! اور ولی کے سامنے دل سنبھال کر رکھو!

ہمارے خواجہ روزی کا انتظام فرما دیتے ہیں

فنا فی الرسول حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں نے ہند کے راجہ میرے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا مانگی تھی کہ میری تنگدستی دور ہو جائے اور میری روزی کا انتظام ہو جائے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ۶ روٹیاں عنایت فرمائیں۔ اس وقت سے آج تک جس کو ساٹھ سال کا عرصہ گزر گیا مجھے بلا ناغہ روٹیاں ملتی رہتی ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ خواب نہ تھا

بلکہ اللہ تعالیٰ کا کرم تھا جو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم پر مہربانی فرمائی تا کہ تیری غربت وافلاس دور ہو جائے اور تم کو برابر روزی ملتی رہے۔ (مسالک السالکین، ج:۲، ص:۲۸۶، مجمع الارواح، ص:۳۴۳)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ وہ مقبول ومحبوب بارگاہ ہے جس نے جو دعا مانگی قبول ہوئی اور جس نے جو مانگا وہ ملا۔ استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہمارے خواجہ مریدوں کے محافظ ونگہبان ہیں

ایک دن کی بات ہے کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید وخلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان شمس الدین التمش دہلی کی سرزمین پر سیر فرمارہے تھے، بہت سے امراء اور ارکانِ سلطنت بھی ہمراہ تھے، ایک بدکار عورت بادشاہ کے روبرو حاضر ہو کر رونے اور چلانے لگی اور بادشاہ کے دربار میں فریاد کی کہ میرا نکاح کرادیجئے میں بڑے عذاب میں ہوں۔

بادشاہ التمش نے کہا کہ تیرا نکاح کس کے ساتھ کرادوں اور تو کیوں عذاب میں ہے؟

بدکار فاحشہ عورت نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص نے جس کو آپ نے پیر ومرشد بنا رکھا ہے، جو قطب الاقطاب بنے ہوئے ہیں۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ) انہوں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے، حرام کاری کی ہے (پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہ حمل انہیں کا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بے ہودہ بات سنی تو آپ کا سر شرمندگی اور ندامت سے جھک گیا۔

بادشاہ، امراء اور ارکانِ سلطنت حیران رہ گئے اور تھوڑی دیر کے لئے سب پر سکتے کی کیفیت طاری ہوگئی۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر شریف کی طرف چہرہ کر کے اپنے پیر ومرشد کا تصور کر کے عرض کیا:

یا میرے پیر ومرشد میری مدد فرمائیے۔ ادھر یاد کیا، اسی وقت ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے حضرت قطب صاحب اور بادشاہ التمش نے سلام عرض کیا اور قدم بوس ہوئے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے تم نے مجھے کیوں یاد کیا اور مجھے کیوں پکارا ہے؟ حضرت

قطب صاحب نے روتے ہوئے ماجرا بیان کیا تو معین بے کساں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرط محبت سے تڑپ اٹھے اور اس بدکار و فاحشہ عورت سے پرجلال آواز میں فرمایا کہ دنیا دار اور مکار لوگوں کے کہنے پر دنیا کی دولت کے لالچ میں تو نے میرے قطب پر الزام لگایا ہے۔ سچ کیا ہے ابھی ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے پیٹ کے بچے تجھے معین الدین حکم دیتا ہے کہ تو بتا کہ تیرا باپ کون ہے؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی بچہ فوراً اپنی ماں کے پیٹ میں سے بولا کہ یہ الزام سراسر غلط ہے، یہ عورت نہایت بدکار اور فاحشہ، فاجرہ ہے، میرے باپ قطب الدین بختیار کاکی نہیں ہیں۔

بادشاہ کے قہر و غضب سے گھبرا کر اس بدکار عورت نے اعتراف کر لیا کہ حضرت قطب صاحب کے دشمنوں کے ورغلانے اور انعام کے لالچ کی وجہ سے میں نے حضرت قطب صاحب پر الزام لگایا تھا۔ (مسالک السالکین، ج۲، ص۲۸۲)

اے ایمان والو! حسد و بغض ایک مہلک مرض اور خطرناک گناہ ہے، ہر دور میں نیکوں اور اللہ والوں کو ستایا گیا اور ان کے ساتھ حسد و بغض کا معاملہ کیا گیا ہے۔

كُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیک نامی اور بزرگی کا شہرہ جب عام ہوا تو دنیا دار وزیروں وپیروں اور صوفی کہلانے والوں نے حسد و بغض کی وجہ سے حضرت قطب صاحب کو بدنام و ذلیل کرنے کے لئے ایک بدکار و فاحشہ عورت کو انعام کا لالچ دیکر اس بات کے لئے تیار کیا گیا کہ حضرت قطب صاحب پر بدکاری و زنا کا الزام لگائے۔ جیسا کہ واقعہ آپ حضرات سماعت کر چکے۔

حضرات! مجھے بتانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کے دامن سے وابستہ رہنے والے مریدوں اور غلاموں کی عزت و عظمت کو حاسدوں اور دشمنوں کے تہمت و الزام کے شر سے حفاظت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے غلاموں کو دارین کی عزت و عظمت بھی عطا فرماتا ہے۔

حضور سید العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

مکر شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے پیر تمہیں اپنا بنایا خواجہ

میری کشتی ابھی ساحل سے لگی جاتی ہے
ایک ذرا تم نے اگر ہاتھ لگایا خواجہ

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کو بنا دیتے ہیں پھر اسے بگڑنے نہیں دیتے۔

تسبیح کے دانوں کو بکھرنے نہیں دیتے
خواجہ جس کو بناتے ہیں بگڑنے نہیں دیتے

اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

ہمارے خواجہ کے کرم سے سوکھے درخت ہرے بھرے ہو گئے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کی تاثیر و برکت ملاحظہ فرمایئے۔

اجمیر مقدس کے قرب و جوار میں ایک باغ تھا۔ اس باغ کا مالک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ باغ کے درخت خشک ہو کر بے برگ و بار ہو گئے ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹی کے برتن میں پانی بھر کر دیا۔ اور فرمایا یہ پانی ان درختوں کی جڑوں میں ڈال دو! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیا ہوا پانی خشک درختوں کی جڑوں میں ڈال دیا گیا۔ جس کی برکت سے وہ باغ سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا ہو کر پھل دار ہو گیا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز: ص ۳۰۹)

اے ایمان والو! جب ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کی برکت سے سوکھے درخت ہرے بھرے ہو سکتے ہیں تو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظر عنایت سے ہمارا اسلام و ایمان کا شجر بھی سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا ہو کر پھل دار ہو سکتا ہے۔ اور ہماری خشک حیات میں اطمینان و سکون کی رحمت و برکت سے شادابی اور تازگی میسر آ سکتی ہے۔

اس لئے میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ چلو اپنے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار انور کی حاضری اور زیارت سے مشرف ہو جاؤ۔ دین و دنیا کی ہر نعمت دولت حاصل ہو جائے گی۔

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

کھڑے ہیں کب سے بڑھائے ہم آس کا دامن
اٹھا بھی دیجئے دست دعا معین الدین

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کی کرامتیں

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس مطلع انوار اور منبع کرامات ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد بھی آپ کی کرامتوں کے ظہور کا نورانی سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور سید العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایا خواجہ

ہمارے خواجہ کا آستانہ بیماروں کے لئے شفاخانہ

عاشق مدینہ امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد مرحوم جو میرے پیر بھائی ہیں اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ۔

ایک ہندو کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے۔ ٹھیک دو پہر کو وہ بیمار شخص آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا: خواجہ اگن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ وہ بیمار شخص بالکل اچھا ہو گیا۔ (الملفوظ، ج ۳، ص ۴۷)

اے ایمان والو! ہر قسم کی بلا اور بیماری کے لئے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ شفاخانہ ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانہ سے

زمانے بھر کے ستائے ہوئے یہاں آتے ہیں
تیرا در ہے کہ دارالاماں غریب نواز

ہمارے خواجہ کی حکومت بدعقیدہ پر

آقائے نعمت مجدد اعظم دین وملت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بھاگل پور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے، ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی، اس بدعقیدہ شخص نے کہا: میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو، بے کار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو۔ انہوں نے کہا چلو! اور تم خود انصاف کی آنکھوں سے دیکھو، پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر ایک سال وہ بدعقیدہ شخص ان کے ساتھ اجمیر شریف آیا۔ دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لئے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے: خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹہ کے اندر لوں گا اور ایک شخص سے لوں گا۔ جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا ہوگا اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا، جیب سے اس بدعقیدہ شخص نے پانچ روپے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھے اور کہا، لو۔ میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے، بھلا خواجہ کیا دیں گے، لو ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ روپے تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا: خواجہ! توری بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے۔ (الملفوظ، ج:۳، ص:۲۷)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر صدا لگانے والے اور بھیک مانگنے والے فقیر بھی روشن ضمیر ہوتے ہیں اسی لئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے فقیر نے اپنی روشن ضمیری سے دیکھ لیا کہ پانچ روپے دینے والا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عاشق اور خوش عقیدہ مسلمان نہیں ہے بلکہ وہابی بدعقیدہ ہے اور اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت میں ہندوستان کے حاکم و راجہ ہیں اور آپ کی حکومت خوش عقیدہ مسلمان پر بھی ہے اور بدعقیدہ وہابی پر بھی آپ کی حکومت ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور برہان ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سرکار کرم کے صدقہ میں خواجہ کا روضہ دیکھ لیا
خواجہ کی غریب نوازی کا دربار میں نقشہ دیکھ لیا

مسکین ہوں تو نگر سب یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ہمارے خواجہ نے قبر انور سے آواز دی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر انور میں آج بھی زندہ ہیں اور تمام تصرفات کے ساتھ موجود ہیں اور روضۂ انور پر حاضری دینے والوں کی آہ وزاری اور فریاد و دعا و قرآن مجید کی تلاوت کو سنتے ہیں۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کچھ عرصہ تک ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس میں معتکف رہا، عرفہ کی رات تھی روضۂ مبارکہ کے نزدیک نماز ادا کی اور اسی جگہ قرآن مجید پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ تھوڑی رات گزری تھی کہ میں نے پندرہ پارے ختم کر لئے۔ سورہ کہف یا سورہ مریم میں ایک حرف مجھ سے چھوٹ گیا۔ حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ انور سے آواز آئی کہ یہ حرف، چھوڑ گئے، اسے پڑھو! میں نے اس حرف کو پڑھا۔ پھر دوبارہ آواز آئی، عمدہ پڑھتے ہو! خلف الرشید (یعنی اچھی اولاد) ایسا ہی کرتے ہیں۔ پھر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں قرآن کریم پڑھ چکا تو حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائنتی سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ سے ہوں، یہی فکر تھی کہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس سے آواز آئی کہ مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے۔ پھر حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر کے بعد بہت سی نعمت حاصل کر کے واپس چلا آیا۔ (راحت القلوب، ص:۵۳)

ہمارے خواجہ نے اورنگ زیب عالمگیر کے سلام کا جواب دیا

حضرات! مشہور واقعہ ہے کہ ہندوستان کے باشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزارات پر حاضر ہوتے اور سلام کرتے، اگر مزار سے سلام کا جواب آجاتا تو ٹھیک ورنہ مزار کو توڑ کر زمین کے برابر کرادیتے۔

اسی مقصد وارادہ سے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور باآواز بلند سلام پیش کیا۔

ہمارے شیخ ولی کامل حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کو اکثر بیان فرماتے ہوئے میں نے خود سنا ہے کہ حضرت اورنگ

زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ سلام پیش کیا تو بارگاہ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جواب نہیں ملا مگر جب تیسری مرتبہ سلام پیش کیا تو قبر انور و اقدس سے جواب آیا وعلیکم السلام یا مجدد الاسلام۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب سلام سے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک خاص قسم کا اثر ظاہر ہوا اور وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلال و بزرگی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ در خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مراقبہ میں مشغول ہو گئے اور آپ پر نیند طاری ہوگئی۔ عالم خواب میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، خدمت عالیہ میں عرض کی کہ حضور نے میرے دو مرتبہ سلام کرنے پر جواب مرحمت نہیں فرمایا بلکہ تیسری بار جواب سلام عطا فرمایا؟ تو ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ جب تم نے مجھے سلام کیا تو اس وقت میں کعبہ معظمہ کے پاس سجدہ میں تھا، جلدی سے میں نے سجدہ پورا کر کے تمہارے سلام کا جواب دیا ملخصاً۔ (معین الارواح،ص:۳۲۶)

اے ایمان والو! ہمارے پیر و مرشد ولی کامل حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی حضور بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر عرس خواجہ کے موقعہ پر اس نورانی واقعہ کو بیان فرماتے تھے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر عظمت و بزرگی سے نوازا ہے کہ وقت کے بادشاہ و امیر اور غریب، سب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دیتے نظر آتے ہیں اور اپنے من کی مرادیں، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس سے حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔

مسکین و تونگر یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ہمارے خواجہ کا ہاتھ قبر سے باہر آیا اور مصافحہ کیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس شان کے ولی اور بزرگ ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت مولانا جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سفر نامہ میں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ پاک کی حاضری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ۔

اجمیر شریف کی سرزمین میں سلسلۂ چشتیہ کے سرکردہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسودۂ خاک ہیں، آپ کی قبر شریف کے پائیں انار کا ایک درخت تھا جس کی یہ خاصیت تھی کہ جو شخص سات انار کھالیتا وہ ولی ہو جاتا اور جس نے اولاد کی آرزو کے ساتھ کھایا حق تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا کیا، ہندوستان میں آپ ہی کے قدم سے اسلام آیا۔ فقیر جب آپ کے مزار پر حاضر ہوا تو عرض کیا السلام علیکم یا خواجہ معین الدین چشتی! یا خواجہ اپنا دستِ مبارک دیجئے، دست بوسی کروں۔ اسی وقت مزار مبارک سے ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نورانی ہاتھ باہر کر دیا اور سلام کا جواب بھی دیا۔ میں نے اپنے خواجہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر مصافحہ کیا اور آپ کے دستِ نورانی کو چوما اور بوسہ دیا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص: ۳۱۷)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دربار میں آنے والے ہر سائل کے سوال کو پورا فرماتے نظر آتے ہیں۔

سائل وزائر کی آرزو تھی کہ مصافحہ کروں گا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قبر نور سے دستِ نور کو باہر فرما کر مصافحہ کی سعادت عطا فرمادی۔

خوب فرمایا حسن رضا بریلوی نے

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہمارے خواجہ نے پان عطا فرمایا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت و بزرگی کا یہ عالم ہے کہ اپنے عاشقوں کے خواب میں تشریف لاکر نصیبہ جگادیا کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

ہمارے مرشد اعظم سید الاولیاء حضرت میر سید محمد ترمذی ثم کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلۂ قادریہ کے مشہور بزرگ ہیں۔

علامہ میر غلام علی آزاد چشتی بلگرامی حضرت سید محمد ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری اجمیر شریف کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ۔

آپ کا معمول تھا کہ ہر سال ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار انور کی زیارت و حاضری کے لئے اجمیر شریف حاضر ہوتے تھے۔ایک بار آپ آٹھ روز تک اجمیر شریف میں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار شریف پر حاضر رہے۔ایک دن دراقدس پر مراقبہ میں مشغول تھے کہ آپ پر غنودگی کا غلبہ ہوا۔عالم خواب میں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے آئے اور آپ کو پان کی ایک گلوری عنایت فرمائی میرے آقا حضرت سید محمد ترمذی رضی اللہ تعالی عنہ جب بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ پان کی گلوری آپ کے ہاتھ میں موجود تھی۔ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں حضرت سید محمد ترمذی کالپوی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبوبیت و مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ اور جس وقت بھی آپ چاہتے روحانی ملاقات سے مشرف ہو جاتے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز ص: ۳۱۸)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کی عطا و نوازش کا ابر کرم عالم بیداری ہی میں نہیں بلکہ عالم خواب میں بھی برستا نظر آتا ہے۔

بیدم وارثی فرماتے ہیں۔

لحد میں، روز قیامت میں، دین و دنیا میں
تمہارے نام کا ہے آسرا غریب نواز

تمہارے در کی گدائی ہے آبرو میری
تمہاری دید میرا مدعا غریب نواز

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کے خلفاء کرام کی تعداد اکی ایک طویل فہرست ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ ملک ہندوستان کے ہر علاقہ میں اسلام کی تعلیم و تربیت کا مرکز قائم کرنا چاہتے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے بے شمار مخلص و متقی مریدوں کو علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ فرما کر منصب خلافت سے سرفراز فرمایا اور انہیں ملک کے گوشہ گوشہ میں مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے متعین فرمایا۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت وروحانیت کا مختصر تذکرہ اس لئے کر رہا ہوں تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبتِ پاک میں رہنے والے اور آپ کی نگاہِ ناز سے سنورنے اور نکھرنے والے مرید وخلیفہ کس قدر بزرگی اور کرامت والے تھے۔

تمہارے در کی کرامت یہ بارہا دیکھی
غریب آئے ہیں اور ہو گئے غریب نواز
(حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ)

ہو نظر آپ کی تو بن جائے
بے ہنر با ہنر غریب نواز
(مفتی رجب علی علیہ الرحمہ)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

دوسرا جمعہ..دوسرا بیان

حضرت خواجہ کے آستانے پر بزرگوں کی حاضری

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، رکوع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ اولیاء کرام میں بہت بلند ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم الشان بزرگ وولی آپ ہی کے مرید وخلیفہ ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف میں جلوہ افروز رہتے اور دور دراز علاقوں میں تبلیغ دین اور سلسلے کا کام حضرت قطب صاحب انجام دیتے تھے۔

حضرت قطب صاحب سترہ یا بیس سال کی عمر میں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کرم سے وابستہ ہوئے اور زندگی کی آخری سانس تک رشد وہدایت کا مقدس فریضہ اپنے پیر ومرشد کی رہنمائی میں انجام دیتے رہے۔

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی برکت اور تعلیم وتربیت کا اس قدر اچھا اثر حضرت قطب صاحب پر مرتب ہوا کہ آپ کی ذات سے بے شمار کرامات کا ظہور ہونے لگا۔

حضرت قطب صاحب کالقب کا کی کیوں پڑا

شیخ المشائخ حضرت قطب الدین بختیار کا کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں پر فاقے ہونے لگے، ایک مرتبہ تین روز تک گھر میں فاقہ رہا اہلیہ محترمہ نے فاقہ اور تنگدستی کی شکایت حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کردی۔ حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا: ہمارے حجرے کے طاق میں سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر ضرورت کے مطابق کاک (روغنی روٹی) لے لیا کرو اور گھر والوں اور درویشوں کو کھلا دیا کرو! اب ہر دن اہلیہ محترمہ قدرت الٰہی سے اس طاق میں سے گرم گرم روٹیاں لیتی جاتیں اور گھر والوں اور فقراء و مساکین کو کھلاتی رہتیں۔ اسی وجہ سے حضرت قطب صاحب کا کی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(مونس الارواح، ص:۶۵، مرأۃ الاسرار، ص:۶۹۱)

حضرت قطب صاحب روشن ضمیر تھے

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کا کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے اپنی غریبی اور محتاجی کی شکایت کی، تو حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ میری نگاہ عرشِ معلی تک دیکھتی ہے تو کیا تم یقین کرلو گے؟ اس شخص نے کہا ہاں، بلکہ اس سے بھی آگے۔ تو آپ نے فرمایا: جب تم اس قدر جانتے ہو تو پھر سن لو کہ تم نے جو چاندی کے وہ اسی سکے مکان میں چھپا رکھے ہیں انہیں سکوں سے کھانے پینے کا انتظام کیوں نہیں کرتے؟ پہلے تم ان چاندی کے اسی روپیوں کو خرچ کرلو پھر غریبی اور محتاجی کی شکایت کرنا۔ وہ شخص حضرت قطب صاحب کی روشن ضمیری سے اپنا راز کھلتا ہوا دیکھا تو بہت شرمندہ ہوا اور توبہ کیا پھر زمینِ خدمت کو بوسہ دیکر گھر لوٹ گیا۔ (سیر الاولیاء، ص:۶۳)

حضرت قطب صاحب کے بوریے کے نیچے خزانہ

حضرت قطب الدین بختیار کا کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالیہ میں ملک اختیار الدین ایک حاجب نے روپیوں سے بھری ہوئی تھیلی کا نذرانہ پیش کیا، آپ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ پھر آپ جس بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے اس کا ذرا سا کونا اٹھا دیا تو ملک اختیار الدین نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ چٹائی کے نیچے سونے کے سکوں کی ایک نہر موجود ہے۔

حضرت قطب صاحب نے فرمایا ہمیں تمہارے نذرانہ کی ضرورت نہیں ہے اسے واپس لے جاؤ۔

(سیر الاولیاء، ص: ۶۳)

اے ایمان والو! یہ کرامت و بزرگی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہیں بلکہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔

جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے روشن ضمیر اور خزانوں کا مالک و مختار بنایا ہے تو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن ضمیری اور تصرف و اختیار کا کیا عالم ہوگا۔

اور میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا جان محبوب خدا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت اور عظمت و بزرگی کا عالم کیا ہوگا۔

سرکار مدینہ کے صدقہ میں عطا کر دو
دولت بھی تمہاری ہے منگتا بھی تمہارا ہے

وہ ہند کے راجہ ہیں میں ان کا بھکاری ہوں
خالی میں چلا جاؤں کب ان کو گوارہ ہے

سرکار مدینہ کے نائب ہیں میرے خواجہ
اجمیر کی گلیوں میں طیبہ کا نظارہ ہے

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر
اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

(راز الہ آبادی)

حضرت قطب صاحب کا وصال

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید صادق اور خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شب دوشنبہ چودہ ربیع الاول شریف ۶۳۳ھ میں وصال فرمایا۔

(سیر الاولیاء، ص: ۶۵، فرشتہ، ج: ۲، ص: ۶۲۰)

حضرت قطب صاحب کی نماز جنازہ

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت تھی کہ میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے جس نے کبھی حرام کام نہ کیا ہو اور عصر کی سنت ترک نہ کی ہو اور تکبیر اولیٰ اس کی کبھی فوت نہ ہوئی ہو۔

خلق خدا انتظار میں تھی کہ وہ نیک بخت کون ہے؟ اور یہ عظمت وسعادت کس کے حصہ میں آتی ہے۔

سلطان شمس الدین التمش جو قطب صاحب کے مرید وخلیفہ اور دہلی کے بادشاہ تھے۔ ایک طرف کھڑے تھے۔ جب کوئی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے نہ بڑھا تو سلطان شمس الدین التمش اپنے پیر ومرشد کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور کہا کہ میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے حال سے مطلع نہ ہو لیکن پیر ومرشد نے میرا حال ظاہر فرما دیا۔ سلطان شمس الدین التمش نے اپنے پیر ومرشد حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (خزینہ، ج:۱، ص:۷۵)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار انور واقدس مہرولی شریف دہلی میں مرجع خلائق ہے۔

ہمارے خواجہ فنافی الرسول تھے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آقا محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عشق ومحبت میں وارفتہ اور فنا تھے۔

مشفق ومہربان نبی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس سے وابستگی اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے یا حدیث نبوی بیان فرماتے تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

ایک مرتبہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر افسوس ہے جو قیامت کے دن آپ سے شرمندہ ہوگا، اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا، جو آپ سے شرمندہ ہو وہ کہاں جائیگا۔ یہ فرمانے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے اختیار رونے لگے۔ (دلیل العارفین، ص:۱۰)

ہمارے خواجہ کی عبادت وریاضت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر

کی نماز پڑھی یعنی چالیس سال تک رات میں سوئے نہیں بلکہ پوری رات عبادت کرتے رہے۔

(سیدالعلماء بحوالہ اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء ص ۵۳)

ہمارے خواجہ کی تعلیمات وارشادات

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ الشیوخ مرشدِ راہ شریعت وطریقت اور حقیقت، اسرارِ ربانی کے رازدار، سرزمین ہند میں نائب رسول اللہ تھے۔ جہاں آپ کی ذات اقدس مجسم کرامت تھی وہیں آپ کی مجالس ومحافل رشد وہدایت، تعلیم وتلقین کی اعلیٰ ترین درسگاہ تھی۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات وارشادات کو آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ لیا کرتے تھے جو تزکیۂ نفس اور راہ ہدایت کے لئے سرچشمہ ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ نے فرمایا بہترین اطاعت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت حشر کا میدان آگ کے دھوئیں سے بھر جائیگا، جو شخص بھی اس دن کے عذاب سے محفوظ و مامون ہونا چاہتا ہے، اس شخص کو وہ اطاعت وفرمابرداری کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی بہترین اطاعت ہو۔لوگوں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، یا مرشد وہ کون سی اطاعت ہے؟ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ دکھ، درد والوں کی فریاد سننا، مسکینوں غریبوں کی حاجت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔

اول: دریا کی طرح سخاوت

دوم: سورج کی طرح شفقت

سوم: زمین کی طرح تواضع اور انکساری۔

فرمایا کرتے تھے جس کسی نے نعمت پائی سخاوت ہی کی بدولت پائی۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سچا مومن وہ ہے جو اپنی طرف سے خلقِ خدا کو کسی طرح کا کوئی رنج اور تکلیف نہ پہنچائے۔ (سیر الاولیاء، ص:۵۶)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک کتنا جامع اور مانع ہے۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ جس کو تھوڑی سی عزت یا طاقت یا دولت نصیب ہو جاتی ہے وہ ہر کسی کو اپنا غلام اور مدح خواں بنانا چاہتا ہے اور اگر اس کی مدح خوانی اور چمچہ گیری نہ کی جائے تو ظلم و ستم کر کے اس شخص کو رنج و الم پہنچایا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص خود اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کا شکار ہو کر ذلیل و رسوا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پیارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ ذیشان کے مطابق دولت مند ہونے کے بعد غریبوں کی مدد کریں۔ طاقت و قوت حاصل ہونے کے بعد مظلوموں کی مدد کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری عزت و عظمت اور نعمت و دولت کو برباد و تباہ ہونے سے محفوظ رکھے۔

حضرات! نیکی کا اجر بہت عظیم ہے اور بدی کا بدلہ بڑا خطرناک ہے (الامان والحفیظ)

ہمارے خواجہ کے ارشادات

صحبت کی تاثیر: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے۔

"اَلصُّحْبَۃُ تُؤَثِّرُ" یعنی صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اگر کوئی برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو اس کے نیک ہو جانے کی امید ہے اور اگر کوئی نیک شخص بروں کی صحبت میں بیٹھنے لگے تو وہ بھی برا ہو جائیگا، کیوں کہ جس کو بھی کچھ حاصل ہوا ہے وہ صحبت سے ہی ملا ہے اور جو نعمت ملی وہ نیک لوگوں ہی کے ذریعہ میسر آئی۔ پھر فرمایا کہ اہلِ سلوک کے نزدیک نیک لوگوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے زیادہ بری ہے۔ (دلیل العارفین، ص ۳۶)

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

حکایت: خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق کا بادشاہ ایک جنگ میں گرفتار ہو کر آیا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو عراق کی بادشاہت پھر تجھے سونپ دی جائیگی۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اِمَّا الْاِسْلَامُ وَاِمَّا السَّیْفُ

یعنی اسلام قبول کرو یا قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس بادشاہ نے پھر بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تلوار لاؤ! وہ بادشاہ نہایت عقل مند تھا۔ آپ سے مخاطب ہو کر اس نے کہا، میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلا دو! حکم ہوا کہ اس کو پانی پلایا جائے۔ بادشاہ نے مٹی کے برتن میں پانی پینے کی خواہش ظاہر کی۔ جب مٹی کے برتن میں پانی اسے دیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھ سے وعدہ کرو کہ میں جب تک یہ پانی نہ پی لوں مجھے قتل نہ کرو گے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں نے وعدہ کیا کہ جب تک تو یہ پانی نہیں پی لے گا میں تجھے قتل نہ کروں گا۔

بادشاہ نے فوراً پانی کا کوزہ زمین پر پھینک دیا، مٹی کا برتن ٹوٹ گیا اور پانی زمین میں جذب ہو گیا۔ پھر کہا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں یہ پانی نہ پی لوں گا قتل نہ کیا جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی عقل مندی اور دانائی سے حیرت زدہ ہو گئے اور فرمایا جاؤ تجھے معاف کیا۔ پھر اس بادشاہ کو ایک صالح اور زاہد شخص کے حوالہ کیا جب بادشاہ نے اس نیک شخص کی صحبت میں کچھ دن گزارے تو اس کی اچھی صحبت نے بادشاہ پر اس قدر اچھا اثر کرنا شروع کر دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بادشاہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خود پیغام بھیجا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس بادشاہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب میں تجھے عراق کی حکومت دیتا ہوں، مگر اس نے جواب دیا کہ مجھے ملک اور سلطنت نہیں چاہئے المختصر پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ وہ بادشاہ کس قدر عقل مند اور دانا تھا۔ (دلیل العارفین ص:۲۷)

حضرات! بادشاہ کافر تھا مگر نیک و صالح کی صحبت نے اس کافر بادشاہ کو مسلمان و مومن بنا دیا۔ یہ ہے اچھوں کی صحبت کی برکت۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

ہمارے خواجہ فرماتے ہیں:

نماز قرب کا ذریعہ ہے ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صرف نماز ہی ایسی عبادت ہے جس کے ذریعہ لوگ بارگاہ رب تعالیٰ سے قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

اس لئے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

"اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ" یعنی نماز مومنوں کے لئے معراج ہے۔

ہر مقام میں نماز ہی سے نور حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی بندے کو خدا سے ملاتی ہے، نماز ایک راز ہے، جو بندہ اپنے خالق و مالک سے کہتا ہے وہی قرب الٰہی پا سکتا ہے جو اس راز کو راز رکھنے کے لائق ہو۔ اور یہ راز بھی نماز کے سوا کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

" اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ " یعنی نماز ادا کرنے والا اپنے رب تعالیٰ سے راز کی باتیں کرتا ہے۔

(دلیل العارفین، ص: ۳)

دو فرشتوں کا نزول: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امام خواجہ ابو اللیث سمر قندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنے وقت کے عظیم الشان فقیہ و امام تھے ان کی تفسیر (تنبیہ) میں لکھا ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ۔

اے انسانو اور جنو! سن لو اور سمجھ رکھو! کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا قائم کیا ہوا فرض ادا نہیں کرتا، وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت و پناہ سے باہر ہے۔

اور دوسرا فرشتہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ اطہر کی چھت پر (یعنی مسجد نبوی شریف کی چھت پر) کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو! اور جناتو! سن لو! اور اچھی طرح جان لو! کہ جو شخص سنتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ادا نہیں کرتا وہ شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ (دلیل العارفین، ص: ۳)

نماز کے لئے جلدی کرو: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت؟ تم سب لوگ وقت سے پہلے ہی تیار ہو جایا کرتے ہو، کیا سبب ہے؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ سبب یہ ہے کہ جب وقت ہو تو فوراً نماز ادا کر لیں۔ جب تیار نہ ہوں گے تو شاید وقت گزر جائے، پھر یہ منہ اپنے پیارے نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کس طرح دکھا سکیں گے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

"عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَۃِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَعَجِّلُوْا بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْفَوْتِ"

یعنی مرنے سے پہلے توبہ کے لئے جلدی کرو اور وقت گزر جانے سے پہلے نماز کے لئے جلدی کرو۔

(دلیل العارفین، ص: ۱۰)

اے ایمان والو! ہم اپنی بدتر حالت پر جس قدر آنسوں بہائیں اور روئیں تو کم ہے۔ آج مسلمانوں میں شوقِ نماز نہیں، آج ہمارے دلوں میں جذبۂ نماز نہیں اور اگر کچھ نمازیں پڑھ بھی لیا تو جلدی جلدی، نہ قیام سنت کے

مطابق، نہ رکوع وسجود سنت کے مطابق۔ اور وقت ہوتے ہوئے بھی دنیوی کام ہم پر غالب نظر آتے ہیں اور ہم یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ابھی وقت باقی ہے پڑھ لیں گے اور پتہ چلا کہ وقت گیا اور نماز بھی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سچا پکا نمازی بنادے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے خواجہ سنتوں کے پیکر تھے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہر سنت پر عامل تھے، آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

میں اور شیخ اجل شیرازی ایک مقام پر بیٹھے تھے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ شیخ اجل شیرازی نے تازہ وضو کیا لیکن انگلیوں میں خلال کرنا بھول گئے۔ غیبی فرشتے نے آواز دی اے شیخ اجل! تم تو ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہو اور ان کی سنت کو ترک کرتے ہو۔ شیخ اجل نے یہ آواز سن کر قسم کھائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک میں کوئی سنت ترک نہیں کروں گا۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے شیخ اجل شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت متفکر پا کر حالات معلوم کئے تو شیخ اجل نے فرمایا کہ جس دن مجھ سے انگلیوں کا خلال بھول کر چھوٹ گیا، میں فکر میں ہوں کہ یہ منہ اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بروز قیامت کیسے دکھاؤں گا۔ (دلیل العارفین، ص: ۳۰)

اے ایمان والو! یہ عبرت ونصیحت آموز واقعہ سننے کے بعد یقیناً ہمارے قلوب میں سنتوں کا جذبہ پیدا ہو گیا ہوگا کہ ہمارے اسلاف، بزرگانِ دین انگلیوں میں خلال کی سنت بھول کر چھوٹنے پر بھی کس قدر غمگین ومتفکر ہو جایا کرتے تھے اور ایک ہمارا حال ہے کہ فرض وواجب ہر دن ترک وقضاء کرتے نظر آتے ہیں پھر بھی ہم کو نہ کوئی فکر لاحق ہوتی ہے اور نہ ہی غم ہوتا ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ : غور وفکر کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ آج ہم صرف دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں، قبر وحشر سے بے خوف اور نڈر ہو چکے ہیں۔ قبر کے عذاب اور قیامت کے طوفان سے غافل ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے ختم ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا محبوب ونیک بندہ بناتا ہے تو اس شخص کے قلوب کو اپنی خشیت کا منبع ومعدن اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کا سفینہ اور مدینہ بنا دیتا ہے۔

ہمارے خواجہ کا ارشاد کہ ہر عضو تین بار دھونا سنت ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کتاب الصلوٰۃ مسعودی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث درج ہے کہ ہمارے پیارے سرکار احمد مختار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا میری اور تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اور اس سے زیادہ کرنا ستم ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ سید الاصفیاء حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ ہی دھوئے، جب نماز ادا کر چکے تو اسی رات خواب میں مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا فضیل! مجھے تعجب ہے کہ تم نے وضو میں میری سنت ترک کر دی اور تم نے ناقص وضو کیا۔ حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈرے، سہمے، لرزتے، کانپتے خواب سے بیدار ہوئے فوراً تازہ وضو کر کے نماز ادا کی اور ترکِ سنت پر کفارہ کے طور پر ایک سال تک پانچ سو رکعت نماز ہر دن ادا کرتے رہے۔ (دلیل العارفین، ص:۳)

باوضو سونے کی برکتیں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے حق میں دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اس بندے پر رحم فرما کر بخش دے کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سویا ہے پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ جب باوضو سوتا ہے تو فرشتے اس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں جہاں اس کو بارگاہِ الٰہی سے خلعتِ فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے اس کو واپس لے آتے ہیں اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو پہلے آسمان ہی سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں کہ اسے اوپر لے جایا جائے۔ (دلیل العارفین، ص:۳-۴)

اے ایمان والو! باطہارت اور وضو کے ساتھ رہنا اور سونا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت زیادہ پسند و محبوب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک اس کا پیارا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم محبوب پاک۔ اللہ تعالیٰ کا دین، اسلام، پاک، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک، صحابہ پاک، اولیاء پاک اور جو مومن و مسلمان پاک رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو محبوب و مقبول بنالیتا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: داہنا ہاتھ منہ دھونے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے ہے اور

ہمارے خواجہ کا ارشاد کہ ہر عضو تین بار دھونا سنت ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ کتاب الصلوۃ مسعودی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے یہ حدیث درج ہے کہ ہمارے پیارے سرکار احمد مختار رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا میری اور تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اور اس سے زیادہ کرنا ستم ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ سید الاصفیاء حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ وضو کے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ ہی دھوئے، جب نماز ادا کر چکے تو اسی رات خواب میں مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا فضیل! مجھے تعجب ہے کہ تم نے وضو میں میری سنت ترک کر دی اور تم نے ناقص وضو کیا۔ حضرت فضیل رضی اللہ تعالی عنہ ڈرے، سہمے، لرزتے، کانپتے خواب سے بیدار ہوئے فوراً تازہ وضو کر کے نماز ادا کی اور ترکِ سنت پر کفارہ کے طور پر ایک سال تک پانچ سو رکعت نماز ہر دن ادا کرتے رہے۔ (دلیل العارفین، ص:۳)

باوضو سونے کی برکتیں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے حق میں دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالی! اس بندے پر رحم فرما کر بخش دے کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سویا ہے پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کا کوئی بندہ جب باوضو سوتا ہے تو فرشتے اس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں جہاں اس کو بارگاہِ الٰہی سے خلعتِ فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے اس کو واپس لے آتے ہیں اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو پہلے آسمان ہی سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں کہ اسے اوپر لے جایا جائے۔ (دلیل العارفین، ص:۳۔۴)

اے ایمان والو! باطہارت اور وضو کے ساتھ رہنا اور سونا اللہ تعالی کو یہ عمل بہت زیادہ پسند و محبوب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالی پاک اس کا پیارا رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم محبوب پاک۔ اللہ تعالی کا دین، اسلام، پاک، اللہ تعالی کی کتاب قرآن پاک، صحابہ پاک، اولیاء پاک اور جو مومن و مسلمان پاک رہتا ہے تو اللہ تعالی اس بندے کو محبوب و مقبول بنا لیتا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: داہنا ہاتھ منہ دھونے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے ہے اور

بایاں ہاتھ استنجا کرنے کے لئے ہے۔ اور پھر ارشاد مبارک ہوا کہ جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ پہلے داہنا قدم مسجد کے اندر رکھے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو بایاں قدم پہلے باہر نکالے۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے، بھول کر پہلے بایاں قدم مسجد میں رکھ دیا۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی، ثور (یعنی بیل) خدا کے گھر، مسجد میں اس طرح بے ادبی سے گھس آتا ہے۔ اسی دن سے لوگ آپ کو سفیان ثوری کہنے لگے۔ (دلیل العارفین، ص:۴)

حضرات! اس واقعہ سے پتہ چلا کہ پہلے داہنا قدم مسجد میں رکھنا مسجد کا ادب ہے اور پہلے بایاں قدم مسجد میں رکھنا مسجد کی بے ادبی ہے۔

اور باادب خوش نصیب اور بے ادب بدنصیب۔

نمازِ فجر کے بعد لمحہ لمحہ رحمت برستی ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ والے، عشق و معرفت والے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے ہی پر بیٹھے رہتے ہیں اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں تاکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب و مقبولیت حاصل ہو اور انوار الٰہی کی تجلی ان پر لمحہ لمحہ برستی رہے۔ اس شخص کے لئے ایک فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ جب تک مصلے پر سے نہ اٹھے اس کے پاس کھڑا رہے اور اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت کی دعا کرتا رہے۔ (دلیل العارفین، ص:۴)

تمام گھر والوں کی بخشش ہو جاتی ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب عمدہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شیطان ابلیس کو بہت مایوس اور غمگین دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شیطان ابلیس سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو وہ ملعون کہنے لگا کہ میری مایوسی اور رنج و غم کا سبب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے چار عمل ہیں۔

(۱) پہلا یہ کہ جو لوگ موذن ہیں اذان دیتے ہیں۔ جب وہ موذن اذان دیتے ہیں تو جو لوگ اذان سنکر اذان کے جواب دینے میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اذان دینے والے اور اذان کا جواب دینے والے سب کو بخشش دیتا ہے۔

(۲) دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لئے جہاد کے لئے نکلتے ہیں اور نعرۂ تکبیر لگا کر راہ خدا میں جنگ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مجاہد کے تمام متعلقین کو بخش دیتا ہے۔

(۳) تیسرے وہ لوگ جو رزق حلال کماتے ہیں اور اس سے خود کھاتے ہیں اور اوروں کو بھی کھلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(۴) چوتھے وہ لوگ جو فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے تک یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اشراق کی نماز ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ستر ہزار احباب و رشتہ دار اور گھر والوں کی بخشش فرماتا ہے اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی عنایت فرماتا ہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نورانی حکایت بیان فرمائی کہ میں نے فقہ اکبر میں لکھا دیکھا کہ امام الائمہ امام المتکلمین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک کفن چور چالیس برس تک مُردوں کے کفن چراتا رہا جب وہ مرا تو لوگوں نے اس کفن چور کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تیرا عمل تو ایسا نہ تھا کہ تو جنت میں ٹہلتا۔ تو وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ کو میرا ایک عمل پسند آ گیا، وہ عمل یہ کہ فجر کی نماز کے بعد میں اپنے مصلے پر بیٹھ کر سورج نکلنے تک یادِ الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا میرا رب تعالیٰ رحمٰن و رحیم مولیٰ چونکہ اندک پذیر اور بسیار بخشش یعنی تھوڑے عمل کو قبول کر لے اور بدلے میں بہت زیادہ دینے والا ہے اس لئے اس نے اپنے بے حساب فضل و کرم سے میرے اس عمل کی برکت سے مجھے بخش دیا اور مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا۔ (دلیل العارفین، ص:۵)

حضرات! نیکی اور بھلائی کرنے میں جلدی کرو جو بھی نیکی مل جائے ہاتھ سے جانے نہ دو۔ نہ جانے میرا رحمٰن و رحیم رب تعالیٰ کون سی نیکی قبول فرما کر بخش دے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم بے حساب ہے، نیکیوں اور بھلائیوں میں حصہ لیتے رہو اور اپنی نظر فضل ربی پر جمائے رہو، بس اس کے فضل و کرم کے التفات کی ضرورت ہوتی ہے پھر بیڑا پار ہے۔

تیرا کرم رہے تو سلامت ہے زندگی
تیرا کرم نہ ہو تو قیامت ہے زندگی

پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔

پہلی چیز: اپنے ماں باپ کے چہرہ کو دیکھنا

حدیث شریف میں ہے جو فرزند اپنے ماں باپ کے چہرہ کو محبت سے دیکھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

پھر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک شخص بد افعال و بد کردار تھا اور بہت بدنام تھا۔ اس کے انتقال کے بعد لوگوں نے خواب میں اس شخص کو جنت میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ ٹہلتے ہوئے دیکھا تو اس شخص سے پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے مل گیا، جب کہ تو بدکار تھا۔ تو اس شخص نے جواب دیا: بے شک میں بہت بدکار و بد افعال تھا لیکن جب میں گھر سے نکلتا تو اپنی بوڑھی ماں کے قدموں پر سر رکھ دیتا اور میں اپنی ماں کا بہت ادب و احترام کیا کرتا تھا اور میری بوڑھی ماں مجھے بہت دعائیں دیتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے اور تجھے حج کا ثواب عطا فرمائے۔ رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول کی اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور مجھے جنت میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ جگہ دی۔

پھر میرے پیارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسری حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک مرتبہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ مرتبہ آپ کو کس طرح حاصل ہوا؟ تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں جب سات سال کا تھا اور مسجد میں استاذ کے پاس قرآن مجید پڑھنے جایا کرتا تھا، جب میرے استاذ نے یہ آیت کریمہ "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" پڑھائی یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

تو میں نے اپنے استاذ محترم سے اس آیت کا مطلب معلوم کیا تو استاذ معظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جس طرح میری یعنی اپنے استاذ کی خدمت بجالاتے ہو، اپنے ماں باپ کی بھی خدمت و اطاعت بجالاؤ۔ استاذ معظم سے یہ سنتے ہی گھر آیا اور ماں کے قدموں پر سر رکھ دیا اور ان سے عرض کیا کہ میری ماں، میرے حق میں دعا کر

اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جب میں نے اپنی ماں سے یہ درخواست کی تو میری ماں نے رحم کھا کر دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور میرے لئے دعا کی۔ یہ دولت ونعمت جو مجھے نصیب ہوئی یہ سب میری ماں کی دعا کی وجہ سے تھی۔

اور حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ سخت سردی کے موسم میں رات کے وقت میری ماں نے پانی طلب فرمایا، میں پانی کا پیالہ بھر کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی آنکھ لگ گئی تھی اور وہ سو گئیں تھیں۔ میں نے جگایا نہیں اور پانی کا پیالہ رات بھر ہاتھ میں لئے ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ چنانچہ رات کے آخری حصہ میں جب میری ماں بیدار ہوئیں تو مجھے پانی کا پیالہ لئے کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ سخت سردی کی وجہ سے میرا ہاتھ بھی پیالہ سے چپک گیا تھا۔ جب میری ماں نے پانی کا پیالہ میرے ہاتھ سے لیا تو پیالہ کے ساتھ ہی میرے ہاتھ کا چمڑا بھی نکل آیا، میری ماں کو رحم آ گیا اور مجھے اپنی گود میں لے لیا۔ پیار کیا اور بوسا لیا اور کہا اے جان مادر! تو نے میری خاطر بڑی تکلیف اٹھائی۔ یہ کہکر میرے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے۔ میری ماں کی دعا قبول ہوئی اور یہ سب دولت میری ماں کی دعا کی بدولت مجھے نصیب ہوئی۔ (دلیل العارفین، ص: ۳۰۔۳۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ جس شخص سے راضی اور خوش ہوتا ہے اسی خوش نصیب کو ماں باپ کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

ماں باپ کی دعا انبیاء کرام کی دعا کے مثل ہوا کرتی ہے، ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں رد نہیں ہوتی اور ماں باپ کی بد دعا کا اثر دین و دنیا دونوں کو خراب و برباد کر دیتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ کو راضی اور خوش رکھیں اور ان کی خدمت کر کے دعائیں حاصل کریں تا کہ دنیا بھی کامیاب رہے اور آخرت بھی آباد رہے۔

دوسری چیز: قرآن شریف کو دیکھنا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ۔

قرآن شریف کو دیکھنا ثواب ہے۔ جو شخص کلام اللہ شریف کو دیکھتا ہے یا دیکھ کر پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص کو دو ثواب دو۔ ایک قرآن شریف پڑھنے کا، دوسرا قرآن شریف دیکھنے کا۔ اور ہر حرف کے بدلے میں اس شخص کو دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اور دس بدیاں مٹائی جاتی ہیں۔

پھر اسی موقعہ پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی۔

قرآن شریف کے ادب کی برکت

حکایت: کہ حضرت سلطان محمود غزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو حضرت محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں کسی کے گھر مہمان تھا۔ رات کو جس کمرے میں مجھے آرام کرنا تھا وہاں ایک طاق میں قرآن شریف رکھا ہوا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ اس کمرے میں قرآن پاک رکھا ہوا ہے میں کس طرح سوؤں گا۔ پھر خیال آیا کہ قرآن شریف کسی اور کمرے میں رکھ دیا جائے مگر پھر خیال آیا کہ اپنے آرام کے خاطر میں کیوں اسے باہر کروں۔ جب میری موت ہوئی تو قرآن شریف کے ادب کے سبب میں بخش دیا گیا۔ (دلیل العارفین، ص:۳۱)

پھر میرے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

قرآن شریف کے ادب کی رحمت

حکایت: پہلے زمانے میں ایک فاسق و گنہگار جوان تھا جس کی بدکاری سے لوگوں کو نفرت تھی۔ جب وہ بدکار و گنہگار جوان مر گیا تو خواب میں دیکھا گیا کہ وہ شخص سر پر تاج رکھے، جنتی لباس میں ملبوس فرشتوں کے ہمراہ جنت میں جا رہا ہے۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ تو بدکار و گنہگار تھا۔ یہ دولت کیسے حاصل ہوئی؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ ہے کہ جہاں کہیں قرآن شریف دیکھ لیتا، کھڑے ہو کر بڑے ادب سے عزت کی نگاہ سے اس کو دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف کے ادب کے بدولت بخش دیا اور یہ درجہ عنایت فرمایا۔ (دلیل العارفین ۳۱۔۳۲)

قرآن شریف دیکھنے سے بینائی بڑھتی ہے

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ۔

جو شخص قرآن شریف کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی بینائی زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھ کبھی نہیں دکھتی۔ (دلیل العارفین، ص:۳۱)

اے ایمان والو! قرآن شریف کا فیضان جاری و ساری ہے۔ ہمارے اسلاف، بزرگان دین اپنے دکھ درد اور بیماریوں کا علاج قرآن شریف سے کیا کرتے تھے اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ انگریزی دواؤں پر ہی ہم بھروسہ کرتے ہیں۔

کاش! ہمارا بھروسہ کلام اللہ پر ہو جائے اور ہم قرآن کریم پڑھنا اپنی عادت بنالیں تو قرآن پاک کے نور سے ہماری آنکھیں منور وتجلی رہیں اور ہمارے قلوب بھی روشن ہو جائیں۔

درس قرآں جو ہم نے نہ بھلایا ہوتا

یہ زمانہ،نہ زمانے نے نہ دکھایا ہوتا

تیسری چیز: علماء کے چہرہ کو دیکھنا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء کے چہرہ کو دیکھنا ثواب ہے۔ اگر کوئی شخص علماء کی طرف (محبت) سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اس شخص کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتا رہتا ہے۔

اس کے بعد ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی محبت ہو، ہزار سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔

اور اگر وہ شخص اسی حال میں مرجائے تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے اور اس مقام کا نام علیین ہے۔ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص علمائے کرام کے پاس آمدورفت رکھے اور (کم سے کم) سات دن ان کی خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت میں گزارے۔ (دلیل العارفین، ص:۲۳)

پھر ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی۔

حکایت: پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو علمائے کرام اور مشائخ عظام کو دیکھ کر حسد ونفرت کیا کرتا تھا اور ان کو دیکھ کر اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا کرتا تھا۔ جب وہ شخص مرگیا تو لوگوں نے اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوا۔ غیب سے آواز آئی کہ اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اس نے دنیا میں علماء اور مشائخ سے اپنا چہرہ پھیرا تھا، اس لئے ہم نے اپنی رحمت سے اس کا منہ پھیر دیا ہے اور قیامت کے دن ریچھ (بھالو) کی صورت میں اس کا حشر کریں گے۔ (دلیل العارفین، ص:۲۳)

حضرات! آج کل تو کچھ مسلمان کہلانے والوں کی عادت ہی پڑ گئی ہے کہ جب تک علمائے کرام ومشائخ عظام کی غیبت وبرائی نہ کرلیں تو ان کو سکون ہی نہیں ملتا۔ جب کہ حدیث پاک اور سرکار غریب نواز خواجۂ پاک کے

ارشاد پاک سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہے کہ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت و محبت کا صلہ اور بدلہ بخشش و نجات اور رحمتِ پروردگار ہے۔ اور ان کی غیبت و برائی سے دنیا میں رحمت و برکت اٹھ جاتی ہے اور بروز قیامت ریچھ یعنی بھالو کے جیسی شکل ہو جائے گی اور اسی صورت میں حشر ہوگا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پناہ مانگتے ہوئے علمائے کرام اور مشائخ عظام سے محبت کرو اور ہرگز ہرگز علماء و مشائخ کی غیبت و برائی نہ کرنا ورنہ اس کا وبال و عذاب دین و دنیا دونوں کو تباہ و برباد کر دیگا۔

چوتھی چیز: خانۂ کعبہ کو دیکھنا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خانۂ کعبہ کو دیکھنا ثواب ہے۔

ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص خانۂ کعبہ کی زیارت کرے گا وہ عبادت میں داخل ہوگا، اس کی زیارت سے ہزار سال کی عبادت اور حج کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اولیاء کا درجہ اسے نصیب ہوگا۔ (دلیل العارفین، ص:۳۳)

پانچویں چیز: پیر و مرشد کی زیارت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیر و مرشد کی زیارت و خدمت ثواب ہے

حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے معرفۃ المریدین میں پڑھا ہے کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے پیر کی خدمت خلوص و محبت سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مرید کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کو موتیوں کے ہزار محل عطا کرے گا اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس مرید کو نصیب فرمائے گا۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مرید پر لازم ہے کہ جو کچھ پیر و مرشد کی زبان سے ارشادات سنے اس پر پوری کوشش سے عمل کرے اور پیر و مرشد کی خدمت بجالائے اور حاضر خدمت رہے اور پیر و مرشد کی خدمت بجالانے کے لئے متواتر حاضر ہونے کی کوشش کرتا رہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک مرتبہ ایک زاہد شخص نے سو سال تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھتا اور

رات بھر گزارہ کر عبادت کرتا، کسی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ رہتا اور جو شخص اس کے پاس آتا اس کو عبادت الٰہی بجا لانے کی نصیحت بھی کرتا۔

وہ زاہد شخص انتقال کر گیا تو اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا تو اس زاہد شخص نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا گیا کہ کس عمل کے بدلے بخشش ہوئی؟ تو اس نے جواب دیا کہ میری رات و دن کی عبادات کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تم نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی اور کمی نہیں کی اس لئے ہم نے تجھے بخش دیا۔

اس کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور بھیگی پلکوں کے ساتھ فرمایا کہ قیامت کے دن اولیاء، صدیقین اور پیرانِ کرام کو جب لایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر کمبل پڑے ہوں گے اور کمبل میں لاکھوں دھاگے لٹکتے ہوں گے۔ ان بزرگوں کے مرید اور چاہنے والے ان دھاگوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی قوت و عنایت سے ان کے ساتھ پل صراط پار کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

(دلیل العارفین، ص ۲۲۔۲۳)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرید ہونے کے فوائد و برکات بیان فرما دیئے اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ مرید کو ہر حال میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہ کر پیر و مرشد جو حکم عطا فرمائیں مرید کو دل و جان سے قبول کر کے اس پر عمل پیرا رہنا چاہئے۔

حضرات! مرید ہونے کے بے شمار فوائد ہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص سچا اور پکا مرید ہو۔ پھر مرید دنیا میں جس بھی مقام پر رہے گا پیر و مرشد کی دعائیں اور عنایتیں اس کے سر پر سایہ کی طرح رہیں گی جس کی برکت سے دنیوی معاملہ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور مشکلات کی زنجیریں ٹوٹتی نظر آئیں گی اور بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیر و مرشد کی نسبت سے مرید کو کوئی سختی لاحق نہیں ہوگی اور جنت میں داخلہ آسان ہو جائے گا۔

عاشق مدینہ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو!
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

اور سید العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مکرِ شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے تمہیں اپنا پیر بنایا خواجہ

ہمارے خواجہ کا مسلک حنفی اور مشرب چشتی تھا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مذہب حنفی کی تقلید کی نعمت اپنے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے ملی ہے۔ وہ خود سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد اور حنفی تھے، اس کے کثیر شواہد ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک حنفی تھا۔

اور ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید تھے حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اس وجہ سے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشرب چشتی تھا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص: ۱۵۰)

حضور غوث اعظم اور حضور غریب نواز کی ملاقات ثابت ہے

حضور سید العلماء سید آل مصطفےٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان سال تھے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑھاپے کا زمانہ تھا۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص: ۳۸)

اور ایک روایت کے مطابق ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چچازاد بہن ہیں۔ اس رشتہ سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں ہوتے ہیں۔

اور ملاقات کے وقت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر پچاس سال کی تھی اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ۹۹ سال کی تھی۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص: ۵۰۰)

ولایتِ ہند کی خوش خبری

تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت الشاہ مصطفیٰ رضا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد قطب وقت حضرت سید شاہ ابوالحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

" قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ " یعنی میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔

تو سارے اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں حضور غوثیت مآب کے قدم کے نیچے رکھدیں اور خواجہ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس وقت نوجوان تھے اور خراسان کے کسی پہاڑی کے غار میں ریاضت و مجاہدہ فرما رہے تھے، اس حکم الٰہی پر اطلاع پاتے ہی تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنا سر جھکانے کی جلدی کی اور سر مبارک زمین پر رکھ کر فرمایا کہ، بلکہ حضور کے قدم میرے سر پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حال حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ظاہر کر دیا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواجہ بزرگ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اولیاء کرام کے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے قدم مبارک کے نیچے اللہ کے ولیوں اور دوستوں کے گردن رکھنے میں غیاث الدین کے بیٹے (معین الدین) نے سبقت کی لہٰذا وہ اپنی انکساری اور حسنِ ادب کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہوگیا اور قریب ہے کہ ملک ہندوستان کی باگیں اس کے ہاتھ میں دے دی جائیں گی اور جیسا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ویسا ہی ہوا اور مولانا شیخ محمد جمال الدین سہروری نے سیر العارفین میں لکھا کہ پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا ہوئے اور حضور غوث پاک کی خدمت میں ستاون دن اور رات حاضر رہے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طرح طرح کے فیوض باطنی اور کمالات حاصل فرمائے۔ (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص:۳۱)

حضرات! مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات واضح اور ثابت ہوگئی کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ الاولیاء، پیران پیر، دستگیر، روشن ضمیر، حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات فرمائی اور فیض و برکت بھی حاصل کی۔

امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور استاذ زمن فرماتے ہیں:

محی دین غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

ہمارے خواجہ کی عقیدت حضور غوث اعظم سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی منقبت ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) یا غوث معظم، نور ہدیٰ، مختار نبی، مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علیٰ، حیراں ز جلالت ارض وسماں

یعنی اے باعظمت غوث! ہدایت کے نور بارگاہ مصطفیٰ کے محبوب ومقبول، خدائے تعالیٰ کے برگزیدہ، پسندیدہ، دو عالم کے سلطان، بلند مرتبہ قطب، آپ کی عظمت وبزرگی کے سامنے آسمان وزمین حیرت زدہ ہیں۔

(۲) در صدق ہمہ صدیق وشی، در عدل و عدالت چوں عمری
اے کان حیا عثمان منشی، مانند علی با جود وسخا

سچائیوں میں حضرت صدیق اکبر کے جانشین کامل، عدل وانصاف میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پرتو، حضرت عثمان غنی کی شرم وحیا کے امین اور جود وسخا میں مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عکس جمیل

(۳) در بزم نبی عالی شانی، ستار عیوب مریدانی،
در ملک ولایت سلطانی، اے منبع فضل و جود وسخا

یعنی اے جود و سخا کے سر چشمہ! آپ شہرستانِ ولایت کے سلطان ہیں ،مریدوں کے عیب پوش اور بارگاہ نبوت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں نہایت عالی قدر۔

(۴) چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چوں پیش شاہ گدا

چوں کہ قدمِ نبوت آپ کے سرِ اقدس کا تاج ہے اسی لئے آپ کا قدمِ مبارک سارے جہاں کا تاج ٹھہرا، ساری دنیا کے قطب آپ کے آستانۂ کریم کے حضور یوں پڑے ہوئے ہیں جیسے بادشاہ کے سامنے گداگر۔

(۵) گرداد مسیح بہ مردہ رواں ،داری تو بدینِ محمد جاں،
ہمہ عالم محی الدین گویاں، بر حسن و جمالت گشتہ فدا

اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مردوں کو زندگی عطا کی تو آپ نے دینِ محمدی میں جان ڈال دی، سارا عالم آپ کو محی الدین کے لقب سے یاد کرتا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر فدا ہے۔

(۶) در شرع بغایت پر کاری، چالاک چو جعفر طیاری
بر عرش معلی سیاری، اے واصفِ راز او ادنیٰ

آپ کو شریعت میں کامل دسترس حاصل تھی، حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانند ہوشیار تھے۔ اے ''او ادنیٰ'' کے راز سے واقف! آپ کی سیرگاہ تو عرشِ معلی ہے

(۷) از بس کہ قتیلِ نفس خودم بیمار خجالت مندِ دلم
شرمندہ سیہ رو منفعلم از فیض تو دارم و چشم دوا

اگر چہ میں اپنے نفس کا مقتول ہوں، میرا دل بیمار اور شرمسار ہے اور میں خود بھی خجل، نادم اور سیاہ رو ہوں لیکن آپ کے فیض و کرم سے اپنے درد کی دوا رکھتا ہوں۔

(۸) معین کہ غلام نام تو شد در یوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ زاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

معین جو آپ کے نام نامی کا غلام، آپ کے اکرام کا منگتا ہے اور آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے خواجہ بن گیا، آپ کی تسلیم و رضا کا طالب ہے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص:۲۹۵)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ قطب الاقطاب فرد الافراد محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات والا صفات سے کس قدر محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ مذکورہ منقبت سے صاف ظاہر اور ثابت ہے اور مذکورہ منقبت سے یہ بھی پتہ چلا کہ یا غوث کہنا بدعت و ضلالت نہیں بلکہ سلطان الہند ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کی عادت وطریقہ ہے۔

ہمارے خواجہ نے یارسول اللہ کہا:

یا رسول اللہ! شفاعت از تو میدارم امید

با وجود صد ہزاراں جرم در روز حساب

یارسول اللہ باوجود لاکھوں گناہ کے قیامت کے دن آپ کی کریم ذات سے مجھے شفاعت کی آس لگی ہے۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص:۲۸۴)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو یارسول اللہ کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کی لکھی ہوئی نعت کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے:

یا رسول اللہ! بحال عاصیاں کن یک نظر

تا شوزاں یک نظر کار فقیراں ساختہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالی علیک والک وسلم ہم گنہگاروں کی حالت زار پر رحمت کی ایک نگاہ ڈال دیجئے تا کہ اس نگاہ کرم کے صدقہ میں ہم فقیروں کا کام بن جائے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء ص:۲۸۵)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے ہندوستان کی سرزمین پر انسانوں کو کفر وشرک کی لعنت سے نجات دلایا اور اسلام کی ابدی نعمت عطا فرما کر مسلمان ہونے کا شرف نصیب کیا ہے۔

اگر یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک وعلی الک وسلم پکارنا کفر وشرک ہوتا یا بدعت و گمراہی ہوتی تو عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ ہرگز یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک والک وسلم نہ پکارتے، نہ کہتے۔

مگر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک والک وسلم پکارا اور کہا تو ثابت ہو گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک والک وسلم پکارنا اور کہنا کفر وشرک اور بدعت و گمراہی نہیں ہے بلکہ اسلام وایمان کی پہچان اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کی عادت وطریقہ ہے۔

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا؟

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

شہزادۂ نبی فرزند علی حضرت فاطمۃ الزہرا کے نورعین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان رفیع میں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی یہ رباعی مشہور عالم ہے۔

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین
دیں ہست حسین دیں پناہ ہست حسین

سرداد نہ داد دست دردست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء ص: ۲۵۷)

موت کی حقیقت: قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک الموت کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بغیر ملک الموت کے دنیا کی قیمت جو بھر بھی نہیں۔

پوچھا گیا کیوں؟ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے:

" اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ "

یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ ہمیں اس جگہ لایا گیا ہے جہاں ہمارا دفن ہوگا، ہم چند دنوں میں اس جہان سے سفر کر جائیں گے۔

الختصر! خلافت واجازت اور تمام تبرکات حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی اور فرمایا: جاؤ میں نے تم کو خدا کے حوالے کیا اور تمہاری منزل تک عزت سے پہنچایا۔

نصیحت: اس کے بعد فرمایا کہ چار چیزیں نہایت عمدہ ہیں۔

اول: وہ درویشی جو تونگری معلوم ہو۔

دوم: بھوکوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا۔

سوم: غم کی حالت میں مسرور و مطمئن دکھائی دینا

چہارم: دشمن کی دشمنی کے جواب میں دوستی کا مظاہرہ کرنا۔ (دلیل العارفین، ص: ۵۸)

ہمارے پیارے خواجہ کا وصال شریف

شب وصال چند اولیاء اللہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ فرمایا رحمت الٰہی کے ہجوم میں آج معین الدین کی روح آنے والی ہے۔ ہم اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔

۶ ررجب المرجب ۶۲۷ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۲۲۹ء بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء آپ نے حجرہ شریف کا دروازہ بند کر لیا اور خدام کو اندر داخل ہونے کی ممانعت کر دی اس لئے سارے خدام حجرے کے باہر ہی کھڑے رہے رات بھر کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ آخر شب میں وہ صدا بند ہو گئی۔ جب نماز صبح کا وقت ہوا اور حجرہ شریف کا دروازہ حسب معمول نہ کھلا تو خدام و معتقدین کو سخت تشویش ہوئی، دروازہ توڑ کر دیکھا گیا تو آپ واصل بحق ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ٥ اور جبین مبارک پر قلم قدرت سے لکھا ہوا تھا

" ھٰذَا حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ " یعنی یہ اللہ کا دوست اللہ کی محبت میں رخصت ہوا۔

(راحت القلوب، ص: ۶۱، مسالک السالکین، بحوالہ معین الارواح، ص: ۹۰، سوانح غوث و خواجہ، ص: ۶۰)

وقت وصال، عمر شریف

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً ستانوے برس کی عمر میں اپنے اسی حجرہ میں وصال کیا جس حجرہ میں آج حضور کا مزار مبارک ہے۔ (حضور سید العلماء کا بیان، بحوالہ اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸، ص: ۵۵)

حضور سید العلماء بیان فرماتے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے بعد جب جبہ شریف اتارا گیا تو آپکا جبہ شریف بارہ سیر کا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب جبہ پھٹ جاتا تو پیوند پر پیوند لگا لیتے تھے اس جبہ شریف پر بوری کے، کمبل کے، چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸، ص: ۵۳)

ہمارے خواجہ کی نمازِ جنازہ

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (سلطان الہند خواجہ غریب نواز،ص:۱۱۹)

حضرات! مشہور عالم دین رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

دلوں کا مرکز عشق: کشور ہند میں حضرت خواجہ کا روضۂ پرنور دلوں کا مرکز عشق ہے جملہ اقطار ارض سے شوق کے قافلوں کا وہ ہر دور میں کعبۂ مقصود رہا ہے۔ آج بھی ہندی مسلمانوں کا وہ قبلۂ آرزو ہے۔ بلا تفریق مذہب وملت حضرت خواجہ کے سنگِ آستاں پر سب کی گردنِ عقیدت خم رہی ہے، آج بھی خم ہے، اور قیامت تک خم رہے گی۔ غریب، امیر، نیک و بد، عالم و جاہل، سالک و مجذوب، حاکم و محکوم، شاہ و گدا، سرمست و ہوشیار، یکساں طور پر سب کے لئے خواجہ کا آستانہ دل کی تسکین، روح کی کشش اور پیشانیوں کی تسخیر کا گہوارہ رہا ہے۔

مسلم بادشاہوں (اور اقطاب و اولیاء) سے لیکر برطانوی فرماں رواؤں تک سب نے حضرت خواجہ کی عظمت خداداد کے آگے عقیدتوں کا خراج پیش کر کے ان کی معنوی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔

المختصر! سلطنت مغلیہ کے ایک عظیم فرماں روا شاہ جہاں بادشاہ اور اس کی بیٹی شہزادی جہاں آرا بیگم کی رقت انگیز حاضری کا ایک واقعہ جسے خود اپنے قلم سے شہزادی نے کتاب مونس الارواح میں تحریر کیا ہے، اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے

شہزادی جہاں آرا بیگم دربارِ خواجہ میں

والد بزرگ وار کے ہمراہ آگرہ سے اجمیر (شریف) پہنچ کر زمین بوس ہوئی، قیام کے دوران بپاسِ ادب کبھی پلنگ پر نہیں سوئی اور نہ روضۂ اقدس کی طرف کبھی پاؤں اور پشت کیا، مرقدِ انور کی خاک وخوشبو کو سرمۂ چشم بنایا، اس سے دل پر جو ذوق وشوق کی کیفیت طاری ہوئی وہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ غایت شوق کے عالم میں سراسیمہ ہوگئی، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ خود کو کیا کروں اور کیا کہوں۔

القصہ! میں نے قبر شریف پر عطر اپنے ہاتھوں سے ملا اور چادر گل جو میں اپنے سر پر رکھ کر لائی تھی مزار شریف پر پیش کیا، بعد ازاں سنگِ مرمر کی مسجد میں نماز ادا کی۔ یہ مسجد (شاہ جہانی مسجد) دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف کر کے والد بزرگوار (شاہ جہاں) نے تعمیر کرائی ہے۔

مغرب تک وہاں حاضر رہی اور آں حضور کے یہاں شمع روشن کر کے جھالرہ شریف کے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرات! شہزادی جہاں آرا بیگم کی آپ بیتی اور دل کے تاثرات کا یہ حصہ انتہائی رقت آمیز ہے۔ اسے پڑھ کر ایک عجیب سرور حاصل ہوتا ہے۔ امیر کشور ہند کی لاڈلی بیٹی کی ذرا خوش عقیدگی ملاحظہ فرمایئے، لکھتی ہے۔

عجب شام تھی جو صبح سے بہتر تھی کتنی فرخندہ رات تھی جس پر کئی بار دن کا اجالا نثار کیا۔ حضرت خواجہ کے جوار میں سپیدۂ سحر نہیں طلوع ہوتا، نامرادیوں کے اندھیرے میں فیروز بختی کی کرن پھوٹ پڑتی تھی۔

اگر چہ اس متبرک مقام اور اس گہوارۂ فیض سے گھر واپس آنے کو جی نہیں چاہتا تھا مگر مجبور تھی، اگر خود مختار ہوتی تو ہمیشہ اس گوشۂ جنت میں کہیں اپنا آشیانہ بنالیتی، ناچار روتی ہوئی اس درگاہ رحمت سے رخصت ہو کر گھر آئی، تمام رات بے قراری میں گزری۔ (مونس الارواح بحوالہ سوانح غوث و خواجہ، ص:۶۵)

حضرت سلطان اورنگ زیب کی حاضری دربارِ خواجہ میں

سلطان محی الدین حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعدد مرتبہ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ ان کا معمول تھا کہ اپنی قیام گاہ سے پاپیادہ روضۂ اقدس تک جاتے تھے۔ (معین الارواح، ص:۴۴۳)

حضرات! حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں ایک نیک و متقی بادشاہ تھے وہیں ولی کامل اور مجدد بھی تھے سلسلۂ قادریہ رضویہ کے بزرگ، عالمِ باعمل حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر بات تحقیق کے دائرہ میں ہوا کرتی تھی آپ اپنی مجلسوں میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اورنگزیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت و محبت بارگاہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ جب ہندوستان کا بادشاہ حضرت اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر مقدس حاضر ہوتے تو کبھی کبھی فقیر کا لباس زیب تن فرمالیا کرتے تھے اور مشکیزہ بغل میں لیکر حاضرین دربار کو پانی پلایا کرتے اور کبھی لنگرِ خواجہ حاصل کرنے کے لئے فقیروں کی قطار میں کھڑے ہو کر لنگر حاصل کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے عرض کیا کہ آپ قطار میں نہ کھڑے ہوں میں لنگر حاضر خدمت کر دیتا ہوں تو بادشاہ اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہند کے راجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقیروں کے بیچ کھڑے ہونے سے مجھے امید ہے کہ کل بروز قیامت عطائے رسول خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں میں شامل فرمالیں گے تو میری نجات و بخشش کا سامان پیدا ہو جائیگا۔

منزلِ عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

اور حضرت اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم ان فقیروں کو کیا سمجھتے ہو؟ ہم نے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان فقیروں کے ساتھ دیکھا ہے اور دیدار کیا ہے۔

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں
برے بھلے پہ تیرا فیض عام یا خواجہ

بارگاہِ خواجہ میں حضرت اورنگ زیب اور ایک اندھا

مشہور واقعہ ہے جس کو علماء بیان کیا کرتے ہیں اور میں نے خود ولی کامل حضرت الشاہ مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی حضور بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہوئے سنا ہے کہ۔

ایک مرتبہ حضرت اورنگزیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک اندھا فقیر دروازہ پر کھڑا ہے اور بھیک مانگ رہا ہے اور اس سے پہلے بھی اس اندھے فقیر کو بارگاہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔

حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اندھے فقیر کے بازو کو پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ تم کتنے سال سے اس بارگاہ میں حاضر ہو؟ اس فقیر نے جواب دیا: دو تین سال ہو گئے ہیں۔ حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بارگاہ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تمہاری حاضری کا مقصد کیا ہے؟ اس اندھے فقیر نے جواب دیا: اندھا ہوں، خواجہ کی بارگاہ میں آنکھ لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ عالمگیر نے پرجلال آواز میں فرمایا کہ پھر تم کو آنکھ کیوں نہیں نصیب ہوئی تم ابھی تک اندھے کیوں ہو؟

اے اندھے فقیر کان کھول کر سن لے، میں ہندوستان کا بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر ہوں۔ خواجہ کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھنے مزار شریف کے اندر جا رہا ہوں اور فاتحہ پڑھ کر واپس آؤں تو تیری آنکھ نظر آنی چاہئے اور اگر تو اندھا ہی رہا تو میں تجھے اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار انور واقدس کے اندر تشریف لے گئے۔

ادھر یہ اندھا فقیر جان جانے کے خوف سے بلک بلک کر روتا ہوا فریاد کرنے لگا اے ہمارے پیارے خواجہ

ابھی تک تو آنکھ ہی نہیں تھی اب تو جان بھی چلی جائے گی، کرم کردو! رحم کردو! آنکھ کا اندھاپن دور کر کے آنکھ والا بنا دو۔ غریب فقیر کا رونا بلکنا ان کو کب گوارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور ہمارے پیارے خواجہ کی نگاہ کرم سے وہ فقیر آنکھ والا ہوگیا۔

حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتحہ پڑھ کر اور دعا مانگ کر جب باہر تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ وہ اندھا فقیر، اب اندھا نہ تھا بلکہ آنکھ والا ہو چکا تھا۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(مولانا حسن رضا بریلوی)

حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فقیر سے فرمایا اگر تم کو آنکھ نصیب نہ ہوئی ہوتی اور تو اندھا ہی رہتا تو بھی میں تم کو قتل نہیں کرتا اور جو میں نے تم کو قتل کرنے کے لئے کہا تھا وہ صرف اس بات کو معلوم کرنے کے لئے تھا کہ تم نے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلوص ومحبت سے تڑپ کر مانگا تھا یا نہیں۔ پہلی بار روتے ہوئے بھیگی پلکوں کے ساتھ فریاد کی اور آنکھ عطا ہوگئی۔

خواجہ تیرے روضے پر کیا کیا نظر آتا ہے
اللہ کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے رحمت و برکت کے حصول کا ٹھکانا ہے، اگر کوئی شخص اجمیر مقدس ہمارے پیارے خواجہ کی چوکھٹ پر حاضری دے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی رہ جائے تو یقیناً سائل کے طلب میں کمی ہے، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطاو بخشش میں کمی نہیں ہے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

دل پہ ہر وقت دل دار کی نظر رہتی ہے
ان کی سرکار میں کچھ بھی نہیں نیت کے سوا

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربار وہ دربار کرم ہے جہاں امیر و غریب، عالم و جاہل، نیک و گنہگار نہیں دیکھا جاتا بلکہ ہر سائل و بھکاری پر عطا ہی عطا اور کرم ہی کرم ہوتا ہے۔
بلکہ میں تو اکثر و بیشتر کہا کرتا ہوں کہ عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عادت ہوگئی ہے بھیک دینے کی۔

حضرات! ہماری عادت ہے بھیک مانگنے کی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت ہے بھیک دینے کی۔

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو!
چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامرادو! ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو!

شیخ عبدالحق محدث دہلوی دربار خواجہ میں

:مشہور عاشق رسول بزرگ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری کا واقعہ اپنی کتاب شرح سفر السعادہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔
میں اجمیر مقدس میں عطائے رسول سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور بارگاہِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عرض کیا کہ اے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اپنا تمام علم آپ کی چوکھٹ کے باہر چھوڑ آیا ہوں، یہ دامن خالی ہے، آپ جو چاہیں عطا فرمادیں۔ (شرح سفر السعادۃ)

حضرت مجدد الف ثانی کی حاضری بارگاہِ خواجہ میں

سلسلۂ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگ امام ربانی حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے۔
ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے سرہانے صندلی مسجد کے گوشہ میں ذکر و فکر اور تلاوت قرآن شریف میں مشغول رہتے۔ اس طرح تقریباً چالیس دن تک چلاکشی کرتے رہے اور ہمارے پیارے خواجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضانِ کرم سے مستفیض و مستنیر ہوئے۔ ملخصا۔ (مسین الارواح، ص: ۲۲۲)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ کرم میں امام و مجدد اور محدث، قطب و ابدال اور ولی سب سائل و بھکاری نظر آرہے ہیں۔

خوب فرمایا حضور سید العلماء مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ہے یہ اقلیم ہند تیرے قدموں میں حضور

ہند کے سارے ولی تیری رعایا خواجہ

حضرت وارثِ پاک دربارِ خواجہ میں

مشہور و معروف مجذوب بزرگ حضرت وارث علی شاہ وارثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیوہ شریف والے۔ مشہور ہے کہ جب آپ نے اجمیر مقدس ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کی چوکھٹ کی حاضری دی تو جوتا (چپل) پہننا چھوڑ دیا اور پھر تا حیات کبھی بھی نہ پہنا۔ (مسین الارواح، ص: ۲۲۷)

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر عظمت و بزرگی سے نوازا ہے کہ مست و مجذوب بزرگ اجمیر شریف کے شہر پاک کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہیں اور اس شہرِ خواجہ میں جوتا، چپل پہننا بھی ادب و احترام کے خلاف سمجھتے ہیں تو ان مستوں اور مجذوبوں کے قلب و جگر میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب و احترام کا کیا عالم ہوگا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۶۵)

تمہارے حسن کی وہ شان خواجہ

دو عالم جس پہ ہیں قربان خواجہ

پلایئے جامِ الفت کا جام خواجہ

رہے غلام نہ اب تشنہ کام خواجہ

حضرت ابوالحسین نوری کی حاضری بارگاہِ خواجہ میں

قطب زماں، ولی کامل حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفےٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہتمام کے ساتھ ہر سال ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کے موقعہ پر اجمیرِ مقدس دربارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔

سرکارِ نور، حضور نوری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے تھے کہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار سے فقیر کو حکم ہوا ہے کہ اپنے خدام و مریدین کو بتادیں کہ اگر کسی شخص کو کچھ عرض کرنا ہو تو درخواست لکھ کر وہ آپ کو دے دیں اور پھر آپ کی معرفت میں اس درخواست کو قبول کرلوں گا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۶۶)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مارہرہ شریف کے بزرگوں کی محبوبیت و مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ کوئی خادم اور مرید خاندانِ شاہ برکات کے کسی شہزادے کو اپنی درخواست پیش کر دے اور وہ برکاتی شہزادہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند کی بارگاہ میں وہ درخواست پیش فرمادیں تو حضور غریب نواز اس عریضہ کو قبول فرمالیتے ہیں۔

حضرات! خاندانِ برکات بڑی شان و بزرگی والا گھرانہ ہے، جبھی تو مجددِ اعظم امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برکاتی گھرانہ کو اپنا پیر خانہ بنایا ہے۔

اور پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

غریب نواز کے دربار میں اعلیٰ حضرت کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم خاص حضرت سید فخر الدین گردیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے حضرت سید حسین علی وکیل جاوٗرہ، خادمِ آستانہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ ہیں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

سید حسین علی صاحب اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

میرے پیر و مرشد مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز بھی دوبار، دربار خواجہ غریب نواز میں حاضر ہوئے۔ (دربار چشت، ملخصاً اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص: ۵۶۹)

حضرات! مجددِ اعظم دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرشدِ اعظم

حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور مریدی پر بے شک وشبہ فدا اور قربان تھے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار آپ کی غایت درجہ عقیدت ومحبت کو ظاہر وثابت کرتے نظر آتے ہیں۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا

قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے

حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

مگر! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول، حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ غریب نوازی و بندہ پروری کا بھی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلسوں ومحفلوں اور تحریروں میں تذکرہ کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دست گیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱، ص:۴۳)

حضرات! غلام معین الدین اور اجمیر شریف نہ لکھنے والے پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر ناراض اور پر جلال دکھائی دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ: اگر کوئی مولوی (یا کوئی شخص) اجمیر کے ساتھ لفظِ شریف نہیں لکھتا اور نام، غلام معین الدین پر غلام نہیں لکھتا ہے تو کیا یہ خلافِ عقیدۂ اہل سنت ہے یا نہیں؟

جواب! اجمیر شریف کے نامِ پاک کے ساتھ لفظِ شریف نہ لکھنا اور ان تمام مواقع (یعنی بولنے چالنے میں اجمیر کہنا، اجمیر شریف نہ کہنا) اگر اس وجہ سے ہے کہ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلوہ افروزی، حیاتِ ظاہری اور مزارِ انور واقدس کو (جس کے سبب مسلمان اجمیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدوُ اللہ (اللہ کا دشمن) ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: " مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ "

اور اگر یہ ناپاک التزام، سستی وکاہلی اور کوتاہ قلمی کی وجہ سے ہے (تو ایسا شخص) سخت بے برکتی وفضل عظیم و خیرِ جسیم سے محرومی ہے۔

کَمَا اَفَادَهُ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ مُحِیُّ الْمِلَّۃِ اَبُوْ ذَکَرِیَّا قُدِّسَ سِرُّہٗ فِی التَّرْضِیْ ۔

اور اگر اس کا مبنیٰ وہابیت ہے تو وہابیت کفر ہے (یعنی ایسا کہنے والا اگر وہابی عقیدہ رکھتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔

تو اس کے بعد ایسی باتوں کی کیا شکایت؟ "مَا عَلیٰ مِثْلِهٖ بَعْدَ الْخَطَاءِ"

اپنے نام سے غلام کا حذف (یعنی غلام کا لفظ نکال دینا) اگر اس بنا پر ہے (یعنی وہابی ہونے کی وجہ سے ہے) کہ حضور خواجۂ خواجگاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بننے سے انکار واستکبار (یعنی گھمنڈ) رکھتا ہے تو یقیناً گمراہ اور بحکم حدیث مذکور عدوُّ اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کا دشمن) ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ " اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ٥

اور اگر بر بنائے وہابیت ہے کہ غلامِ اولیاء کرام بننے والوں کو مشرک اور غلام محی الدین اور غلام معین الدین کو شرک جانتا ہے تو وہابیہ خود زندیق، بے دین، کفار ومرتدین ہیں۔ "وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ" واللہ تعالیٰ اعلم ۔ملخصاً (فتاویٰ رضویہ، ج:۶، ص:۱۸۷، ۱۸۸)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مبارکہ سے مجدد اعظم دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر عقیدت ومحبت تھی کہ شہرِ خواجہ، اجمیر شریف کو خالی اجمیر کہنے والوں سے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمادیا کہ ایسا شخص اللہ کا دشمن ہے یا ایسا شخص رحمت وبرکت سے محروم ہے۔

حضرات! جب سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے خواجہ کے شہر اجمیر شریف کو اس قدر شریف جانتے ہیں تو خود ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر شریف وبزرگ جانتے اور مانتے ہوں گے۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس وانور کو امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام مقبولہ میں شمار فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارے خواجہ کا آستانہ مقاماتِ مقبولہ میں سے ہے

مرقد مبارک حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی قدس سرہٗ مقامات مقبولہ میں سے ہے۔ (احسن الوعاء لآداب الدعاء)

یعنی ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ رحمت و برکت پر جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ تعالیٰ دعاء مانگنے والے کو نہیں دیکھتا بلکہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کی محبوبیت ومقبولیت کی وجہ سے اس کی دعاء کو قبول فرمالیتا ہے۔

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

حضرات! سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مداح اور شیدا تھے اور سرزمین ہند میں بے شمار اولیائے کرام آرام فرما ہیں۔ خود سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشدان عظام موجود ہیں مگر مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی بزرگ کے مزار انور کو مقامات متبولہ میں شمار نہیں کرایا اور نہ ہی لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

لیکن خواجہ خواجگان، مرشد کاملاں، ہم غریبوں کے غمگسار، بے کسوں کے حامی و مددگار، خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے بے پناہ عقیدت ومحبت ہی تو ہے جو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نورانی چوکھٹ اور آستانہ نور کو مقامات متبولہ میں شمار فرمایا ہے۔

حضرات! اس تحریر سے بارگاہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت والفت نور آفتاب سے زیادہ ظاہر اور روشن نظر آتی ہے۔

ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلامو! ذرا سوچو تو سہی کہ کچھ لوگ ایسے سچے عاشق خواجہ کی برائی اور بے ادبی کرتے نظر آتے ہیں اور حقیقت میں بات صرف یہ ہے کہ جوان کا باطل گمان ہے میرا نام زمانہ کیوں نہیں لیتا۔

ہر محفل میں اعلیٰ حضرت کا ذکر خیر ہوتا نظر آتا ہے کوئی بھی محفل ہو آپ کی لکھی ہوئی نعتیں آپ کا سلام پڑھا اور گنگنایا جاتا ہے۔

حضرات! بے کام کے نام نہیں ہوتا۔ کام سے نام۔

اے سنی مسلمانو! مزاروں پر حاضری دینے والو! نیاز وفاتحہ دلانے والو۔ خواجہ خواجگان کے نام پر ایک ہو جاؤ اور مسلک اعلیٰ حضرت پر چلتے ہوئے بزرگوں کے، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کے مشن کو زندہ کر کے عام کرو۔ خواجہ خواجگان کے مشن پر خود چلو اور زمانے کو اس مبارک مشن پر چلنے کی دعوت دو۔ مزار ہو یا مدرسہ۔ مسجد ہو

یا خانقاہ۔ گاؤں ہو یا شہر، کوچہ ہو یا بازار ہر مقام سے یا خواجہ یا خواجہ کی صدائے دلنواز سنائی دیتی نظر آئے۔
اللہ تعالیٰ تمام سنی مسلمانوں کو ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ پر عمل کرتے ہوئے ایک اور نیک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محبوب الٰہی کے مزار پر اعلیٰ حضرت نے حاضری دی

عاشق مدینہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
کہ میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی (خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی درگاہ میں حاضر ہوا۔ احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا، طبیعت منتشر ہوتی تھی۔ (حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) میں نے عرض کیا، حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے۔
جیسے ہی پہلا قدم روضہ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہوا کہ سب ایک دم چپ ہو گئے۔ میں نے سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے۔ قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا۔ پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی۔
معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے۔ یہ بین کرامت دیکھ کر مدد مانگنی چاہی۔ بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے **یا غوثاہ** زبان سے نکلا۔
حضرات! معلوم ہوا کہ کسی بھی مزار پر حاضری دی جائے تو اپنے پیر کے توسل سے ہی صاحب مزار سے عرض کیا جائے اور دعا مانگی جائے تو یقیناً صاحب مزار کرم فرمائیں گے اور حاضری مقبول ہو جائیگی۔ اور یہی راہ راہ اعلیٰ حضرت ہے۔

یہ راستہ سیدھا راستہ ہے نجات کے در سے جا ملے گا
طریق احمد رضا پہ چلئے نبی ملیں گے خدا ملے گا

(سید محمد اشرف برکاتی مارہروی)

دربارِ خواجہ میں لارڈ کرزن کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند، عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس پر ہندوستان کا وائسرائے لارڈ کرزن بھی ۱۹۰۲ء میں حاضر ہوا۔

مزار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر مذہب وقوم کی حاضری اور ہر قوم کے لوگوں میں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقبولیت اور آپ کے دربار کا شاہانہ رعب وجلال اور شان وشوکت کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا اور لکھا ہے۔

لارڈ کرزن لکھتا ہے کہ میں نے ہندوستان میں ایک قبر کو حکومت کرتے دیکھا ہے۔ (معین الارواح، ص:۲۲۳)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت برہان ملت فرماتے ہیں۔

مسکین وتونگر سب یکساں جذبات سے کھنچ آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

حضرات! جس طرح ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض وکرم آپ کی ظاہری حیات میں جاری وساری تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری اور سلطان شمس الدین التمش کو اپنی روحانی طاقت سے ہندوستان کا بادشاہ بنایا اور جوگی اجے پال اور رام دیو مہنت جیسے جادوگروں کو اپنی روحانی قوت سے کفر وشرک کی نجاست سے نجات دلا کر اسلام وایمان کی ابدی نعمت ودولت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح آج بھی روحانی طور پر ہندوستان کی سلطنت آپ کے تصرف میں ہے۔ اسی سبب سے آپ کو سلطان الہند کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

جس کو بھی یہاں دیکھو خواجہ سے عقیدت ہے
اجمیر کے راجہ کی ہر دل پہ حکومت ہے

سلطان الہند بنا کے تمہیں بھیجا مدینہ والے نے
سدا اونچا تیرا جھنڈا معین الدین اجمیری

ہمارے خواجہ کا عرس مبارک

ہمارے خواجہ کا عرس مبارک ۶ رجب شریف کو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف ہوتا ہے۔ ۶ رجب شریف کو عرسِ مبارک کے موقعہ پر رحمتیں اور برکتیں ظاہر طور پر جو محسوس بھی ہوتی ہیں، ہر زائر پر برستی نظر آتی ہیں اور اس ساعتِ سعید میں ہر شخص اپنی من کی مراد حاصل کرتا نظر آتا۔

عُرسِ خواجہ اور عرسِ رضا کی برکتیں

مشہور عالم بزرگ، ولی کامل حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر شریف میں عرس کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ۔

عرسِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دینے والا سال بھر تک بے حساب روزی و دولت پاتا رہے گا، اور اس کی روزی و دولت میں سال بھر تک کوئی کمی نہیں آئے گی۔ عرس مبارک میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے یہ اکرام وتحفہ نصیب ہوتا ہے۔

اور عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہونے والے کا ایمان تر و تازہ اور مضبوط رہے گا۔

اس لئے ہر سنی مسلمان کو چاہئے کہ مشفق و مہربان محسن اعظم حضور خواجۂ اعظم سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آقائے نعمت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کی حاضری کو لازم کرلے اور اس پر مداومت کرتا رہے۔

اجمیر کے عاشق ہیں خادم ہیں بریلی کے
یہ در بھی ہمارا ہے وہ در بھی ہمارا ہے

(راز الہ آبادی)

ہر مہینے کی چھٹی شریف

ہر مہینہ کی ٦ تاریخ کو عاشقان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹی شریف کے نام سے یاد کرتے اور مناتے ہیں۔ ہر مہینے کی ٦ تاریخ کو اجمیر مقدس میں عاشقانِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر حاضر ہو کر یا حاضر نہیں ہو سکے تو اپنے گھروں میں، مسجدوں میں اپنے کریم و رحیم خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی فاتحہ دلاتے ہیں اور ہند کے راجہ پیارے، پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور وفاداری کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں سے من کی مرادیں بھی حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔

ارادے روز بنتے ہیں اور بن کے ٹوٹ جاتے ہیں
وہی اجمیر جاتے ہیں جسے خواجہ بلاتے ہیں

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

بے کس کی فریاد! مشفق ومہربان بندہ نواز، خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں۔

بہ گرداب بلا افتادہ کشتی
ضعیفانِ شکستہ را تو پشتی

بحقِ خواجۂ عثمان ہارون
مدد کن یا معین الدین چشتی

پردیس میں ہوں مولا کوئی نہیں ہے حامی
بے آسرا تمہارا بندہ نواز خواجہ

سارا چمن مخالف، ساری فضا ہے دشمن
کوئی نہیں سہارا بندہ نواز خواجہ

کہتے ہیں سب بھکاری خواجہ کے در کا مجھ کو
رکھیو بھرم خدارا بندہ نواز خواجہ

غلامِ قادری ہوں ارضِ، چشتی ہے وطن میرا
عطا کر غوث کا صدقہ معین الدین اجمیری

اے ہمارے خواجہ وہ دو کہ میرے گھر بھر کا بھلا ہو

(انوار احمد قادری رضوی)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

تیسرا جمعہ..پہلا بیان

معراج النبی ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ O (پ۱۵، رکوع ۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے، مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد! قریں ہو احمد! قریب آ سرور مجد!
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

نبی رحمت، شفیع امت، رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

اور فرماتے ہیں:

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

اور مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

درود شریف:

تمہید: آج کے بیان کا موضوع ہے معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ اس لئے کہ یہ مبارک مہینہ رجب شریف کا ہے اور اسی مہینے کی ۲۷ ویں شب میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معراج شریف عطا کیا۔

انشاء اللہ آج ہم آپ کے سامنے اپنے آقا معراج کے دولہا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج شریف کے حوالے سے گفتگو کریں گے۔ ہم اہلسنت غوث وخواجہ ورضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے غلاموں کا ایمان ہے اور ہم دل وجان سے تسلیم بھی کرتے ہیں کہ ہمارے حضور، سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص کرم وعنایت سے جو معراج کی نعمت عطا کی ہے وہ عالم بیداری اور جسم انور کے ساتھ معراج کا شرف حاصل ہوا۔ فرش سے عرش تک جانا اور پھر آن کی آن میں واپس تشریف لے آنا جب کہ زنجیر بھی ہلتی رہی اور بستر بھی گرم رہا۔

معراج شریف ہمارے سرکار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور خصوصی اعجاز ہے اور نبی کے معجزہ پر ہمارا ایمان ہے اور معجزہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیشک اللہ ہر شی پر قادر ہے۔

اے ایمان والو! خوب یاد کرلو! اگر کوئی کام واسطہ کے بغیر عادت کے خلاف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتو اسے آیت کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانی کہتے ہیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا وجود مسعود جو بن ماں باپ کے ہونا اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بغیر ماں کے وجود میں آنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ (پ۳،ع۳)

حضرات! یہ سارے امور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی آیت یعنی نشانی ہیں اور اگر کوئی عمل عادت کے خلاف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتو اسے معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کا ہاتھ پھیرنے سے شفا پا جانا اور ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا آسمان کے چاند کا دوٹکڑے فرمانا۔ مقام صہباء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سورج کا نکالنا، کنکریوں سے کلمہ پڑھوانا، درخت کو اپنے پاس بلالینا اور اپنی نورانی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کرنا وغیرہم۔

اور اگر کوئی عمل عادت کے خلاف ولی سے ظاہر ہوتو اسے کرامت کہتے ہیں۔ جیسے ہم قادریوں کے پیر، پیران پیر، روشن ضمیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک وقت میں ستر مریدوں کے گھر جا کر افطار کرنا، بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کشتی کو ترانا اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اناساگر کو ایک پیالے میں بھر لینا۔ آن کی آن میں اجمیر شریف سے دہلی جانا اور اپنے مرید وخلیفہ کی عزت کی حفاظت کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کی آیت ہو یا نبی کا معجزہ یا ولی کی کرامت سب خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی بدنصیب اللہ تعالیٰ کی آیت یا نبی کا معجزہ یا ولی کی کرامت کا انکار کرے تو حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے۔ اس لئے کہ یہ سارے امور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

آج کل کچھ عقل کے غلام وہ بات جو ان کی عقل میں نہ آئے اُسے انکار کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسے نہیں مانتے جو ہماری عقل میں نہ آئے اور معراج شریف کا واقعہ بھی ہماری عقل اور سمجھ میں نہیں آتا اس لئے ہم جسمانی معراج کو تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ معراج شریف ہمارے پیارے آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا روشن ترین معجزہ ہے اور معجزہ کہتے ہی اسے ہیں جو عقل اور سمجھ میں نہ آسکے اور جو عقل میں آجائے وہ معجزہ نہیں ہوسکتا۔

حضرات! معراج شریف کا انکار کرنا کھلی ہوئی گمراہی اور بددینی ہے۔ ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب معراج کی صبح کو واقعہ معراج بیان فرمایا تو جہنمیوں کے سردار ابوجہل نے معراج کا

انکار کیا اور خوب مذاق بنایا تو اللہ تعالیٰ کے عتاب اور سخت پکڑ کا نظارہ کرو کہ ابوجہل جہنمی اور زندیق ہوا۔ اور جب معراج کی صبح کو جنتیوں کے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعۂ معراج سنا تو اسی وقت تصدیق فرمائی اور دل وجان سے سچ جانا اور تسلیم کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل خاص اور عظیم انعام واکرام کا بھی نظارہ دیکھو کہ ان کو صدیق کے اعلیٰ اور معزز لقب سے نوازا گیا۔ اب اگر کوئی بدنصیب واقعہ معراج کا انکار کرتا ہے تو وہ ابوجہلی غلام ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور جو خوش نصیب واقعہ معراج کو صحیح اور درست تسلیم کرتا ہے تو وہ صدیقی غلام ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

درود شریف:

معراج جسمانی: صحابہ کرام اور تابعین عظام کی کثیر تعداد اور مذہب جمہور یہی ہے کہ ہمارے پیارے آقا شب اسریٰ کے دولہا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی معراج شریف عالم بیداری میں جسمانی تھی۔

(روح المعانی، ج۸، ص۷، مرقات، ج:۱۱، ص:۱۳۸)

حضرات! عالم بیداری میں جسمانی معراج شریف پر بے شمار دلائل موجود ہیں ہم یہاں پر کچھ دلائل پیش خدمت کر رہے ہیں بغور ملاحظہ کیجئے۔

۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک۔ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (پ۱۵، ع۱) فرمانا لفظ عَبْد قرآن شریف اور حدیث شریف یا عرب کی بولی میں صرف روح کو نہیں کہا جاتا ہے یا صرف جسم کے لئے نہیں بولا جاتا ہے بلکہ روح اور جسم کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے اس لئے لفظ عَبْد استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۲) حدیث شریف میں ہے کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے براق کی سواری پیش کی گئی جس پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ (بخاری، مسلم، ج:۱، ص:۹۱ مشکوٰۃ، ص:۵۲۷)

روح کو سواری کی حاجت نہیں

حضرات! براق کا سواری بننا اور ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا براق پر سوار ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۳) اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ اَسْرٰی رات کی سَیر کو کہتے ہیں اِسْرَاء کا اطلاق اس سَیر پر نہیں ہوتا جو خواب میں ہو بلکہ اَسْرَاء کا اطلاق اس سَیر پر ہوتا ہے جو رات کے وقت عالم بیداری میں ہو۔ اس لئے اَسْرٰی کا استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۴) اللہ تعالیٰ کا فرمان، مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔(پ،۲۷،ع،۵)
ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے بڑھی۔ (کنزالایمان)
بَصَرُ کا لفظ جسمانی نگاہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ خواب میں دیکھنے کو بصر کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ اس لئے بَصَرُ کے لفظ کا استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۵) معراج شریف، ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے اگر خواب میں معراج ہوتی تو خواب کی بات معجزہ کیسے بن جاتی۔ معراج کا معجزہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۶) ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جسمانی معراج کا ذکر کیا تھا اگر معراج شریف خواب کی بات ہوتی تو مکہ کے کافر مذاق نہ بناتے، تکذیب نہ کرتے، کفار مکہ کا اس شدت سے معراج کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

اے ایمان والو! غور سے سنو اور منکر معراج شریف کو دنداں شکن جواب دو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عالم بیداری میں جسم اقدس اور روح پاک کے ساتھ عرش اعظم پر اپنے قرب خاص میں بلا کر اپنی عین ذات کا مشاہدہ کرایا اور دیدار عطا فرمایا۔ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْمِعْرَاجَ فِی الْمَنَامِ اَوْبِالرُّوْحِ لَیْسَ بِمَا یُنْکِرُ کُلَّ الْاِنْکَارِ وَالْکَفَرَةُ اَنْکَرُوْا اَمْرَ الْمِعْرَاجِ غَایَةَ الْاِنْکَارِ بَلْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَدِ ارْتَدُّوْا بِسَبَبِ ذٰلِکَ (شرح عقائد نسفی، ص:۱۰۵)

یعنی معراج شریف جسمانی تھی بلکہ کافروں نے بڑی شدت سے انکار کر دیا اور بہت سے کمزور ایمان والے واقعہ معراج سن کر مرتد ہو کر بے ایمان جہنمی ہو گئے۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

حضرات! ہمارے آقا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں خود بخود یعنی اپنے آپ سے یہ عظیم سفر طے کر کے عرش پر گیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرا محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خود بخود

اپنے آپ عرش اعظم پر میرے قرب میں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (یعنی پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے کو لے گیا) یعنی لے جانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جانے والے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات، پاک ہے ہر عجز اور نقص سے کمی اور مجبوری سے۔ جب بھی یہ خیال آئے کہ اتنا طویل سفر کیسے طے ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھو اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ لے جانے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانے کی طاقت رکھتے ہیں اور تشریف لے گئے۔

قرآنی دلائل: حضرت آدم علیہ السلام اور ہماری ماں حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں انسانی جسم کے ساتھ جنت میں رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ (پ۱،ع۴)

ترجمہ: اور ہم نے فرمایا اے آدم! تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (کنزالایمان)

۱) حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی جسم کے ساتھ جنت سے زمین پر تشریف لائے۔

۲) حضرت ادریس علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمانوں میں تشریف لے گئے اور جنت میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْسَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ وَّرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا ۝ (پ۱۶،ع۷)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو، بے شک وہ صدیق تھا، غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مقام پر اُٹھالیا۔ (کنزالایمان)

۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمانوں میں تشریف لے گئے اور اب بھی چوتھے آسمان پر جلوہ فرما ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ (پ۶،رکوع۲)

اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(کنزالایمان)

حضرات: اگر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں رہیں اور آسمانوں سے ہوکر

زمین پر آسکتے ہیں اور حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں میں جاسکتے ہیں اور پھر جنت میں داخل ہوسکتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں جاسکتے ہیں اور چوتھے آسمان پر ہیں اور پھر آسمانوں سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ یہ انبیائے کرام کی شان وعظمت ہے۔ تو ہمارے نبی شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں تو شب معراج آسمانوں میں تشریف لے گئے جنت دیکھا، عرش اعظم کو اپنے نورانی قدموں سے شرف یاب فرمایا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔

حضرت حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

اور عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب

واقعہ معراج کی صبح کو حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج کی تصدیق کی تو کفار مکہ نے کہا کہ اس پر دلیل کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام صبح وشام اور بار بار ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سدرہ سے آسکتے ہیں تو ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی آسمانوں پر جاسکتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ۔ ج۳، ص۱۰۹)

حکایت: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ان کا ایک مرید دریائے دجلہ پر غسل کرنے گیا۔ دریا کے کنارے کپڑے اتارے اور خود دریا میں نہانے لگا اور جب دریا سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ میں ہندوستان میں موجود ہوں، پھر اس نے یہاں شادی کی اور اولاد ہوئی۔ کافی مدت ہندوستان میں رہا۔

ایک دن وہ غسل کرنے کے لئے دریا پر گیا اور غوطہ لگایا، جب باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہی دریائے دجلہ ہے اور اس کے کپڑے دریا کے کنارے موجود ہیں جیسے اس نے پہلے رکھا تھا۔ کپڑے پہنے اور اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ لوگ ابھی بھی اسی نماز کے لئے وضو کر رہے ہیں۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۲)

ایک سانس میں ہزار سال کی عبادت

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب مرد کامل مقام ولایت پر فائز ہوتا ہے تو ایک سانس میں ہزار سال کی طاعت (یعنی عبادت) کر سکتا ہے۔ نیز بہت سے بزرگان دین نے ایک ساعت میں پورا قرآن ختم کیا۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ختم قرآن

سرچشمۂ ولایت باب مدینۃ العلم حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ایک پاؤں رکاب میں رکھتے تو قرآن شریف پڑھنا شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رکاب میں رکھنے سے پہلے تمام قرآن ختم کر لیتے۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۳)

اب اگر ہمارے نبی، نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رات کے تھوڑے سے حصے میں سارے عالم کو دیکھا اور خالق عالم کو دیکھ کر واپس تشریف لے آئے تو تعجب کیا ہے؟ مگر معراج کی تصدیق کرنا اور ماننا ایمان والے کا حصہ ہے اور نہ ماننا، معراج شریف کا انکار کرنا منافق بے ایمان کی عادت ہے۔

معراج کی حکمتیں

پہلی حکمت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ (پ۱۱، ع۳)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال و جان خرید لئے ہیں، اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (کنز الایمان)

حضرات! اللہ تعالیٰ خریدنے والا، اور مومن بیچنے والے ہیں اور مومن کی جان و مال بکنے والا مال۔ اور اس کی قیمت جنت ہے۔ اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سودے کے وکیل اعظم ہیں اور وکیل کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ

مالوں کو بھی دیکھے اور قیمت کو بھی دیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ نے اپنی امت کو بھی دیکھا اور ان کی جان و مال کا بھی مشاہدہ فرمالیا ہے۔ آؤ جنت کو بھی دیکھ لو جو اس کی قیمت ہے اور خریدنے والے اپنے رب تعالیٰ کو بھی دیکھ لو اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف عطا فرمایا۔ (معارج النبوۃ، ص ۹۲)

دوسری حکمت: ہمارے نبی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے جتنے نبی اور رسول علیہ السلام تشریف لائے سب کا کلمہ تھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر یہ شہادت، یعنی گواہی سنی ہوئی تھی، کسی بھی نبی نے اللہ کو دیکھا نہیں تھا۔ اور شہادت کی انتہا، گواہی کا اختتام دیکھنے پر ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ کوئی نبی اس شان کا ہو جو اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر گواہی دے تا کہ اس کی گواہی پر شہادت مکمل ہو جائے پھر قیامت تک نہ کسی اور نبی کے آنے کی حاجت رہے اور نہ شہادت کی ضرورت باقی رہے۔ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا کریم، امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معراج شریف عطا فرمایا تا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدائی کو بھی دیکھ لیں اور خدائے تعالیٰ کو بھی دیکھ لیں اور دیکھ کر پھر گواہی دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سرکار نبیوں کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے کہ گواہی مکمل ہو چکی۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے۔ شہادت پوری ہوگئی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف عطا فرمایا۔

تیسری حکمت: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تو زمین و آسمان میں ایک طویل بحث اور مناظرہ ہوا۔ زمین نے کہا اے آسمان۔ میں تجھ سے بہتر ہوں کہ مجھ میں شجر، حجر، چرند، پرند ہیں اور میرے دامن میں رنگ برنگے پھول ہیں جو میری زینت ہیں۔ آسمان نے جواب دیا اے زمین سن۔ مجھ میں چاند، سورج، ستارے، لوح و قلم، عرش و کرسی ہیں۔ زمین نے کہا مجھ پر بیت المقدس اور خانۂ کعبہ ہے۔ جس کی زیارت انبیاء و اولیاء اور تمام مسلمان کرتے ہیں۔ آسمان نے کہا مجھ میں بیت المعمور ہے جس کا طواف فرشتے کرتے ہیں۔ آسمان نے کہا اے زمین۔ مجھ میں جنت ہے۔ تو زمین نے مسکرا کر خوشی میں ڈوب کر اپنا سر اونچا کیا اور آسمانوں کو مخاطب کر کے کہا اے آسمان سن۔ اگر جنت تجھ میں ہے تو مالک جنت عرش کی زینت محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھ میں جلوہ فرما ہیں۔

عاشق رسول، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمین سے

سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

یہ سن کر آسمان نے اعتراف عجز کرتے ہوئے سر جھکا دیا اور بارگاہ الوہیت میں عرض کیا کہ مولی اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عرش اعظم پر بُلا تا، کہ وہ اپنے قدم رحمت سے نواز کر شرف یاب فرمائیں، تاکہ زمین کے سامنے شرمندہ ہونے سے ہم بچ سکیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شب معراج آسمانوں سے گزرے گویا اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دعا کو قبول فرمایا۔ آپ کو معراج شریف عطا کی۔ (خلاصہ از معارج النبوۃ، ج ۳ص ۹۳)

چوتھی حکمت: ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آخری نبی اور آخری رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ قیامت تک کا زمانہ ہمارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہی زمانہ ہے۔ اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ سائنس اپنے عروج کے شباب پر ہے۔ دن کا اجالا ہو کہ رات کا اندھیرا۔ گاؤں گاؤں۔ قصبہ قصبہ۔ شہر، شہر، ہر کوچہ و بازار میں سائنس کا کمال نظر آ رہا ہے۔ ایسی حیرت میں ڈالنے والی چیزیں سائنس نے ایجاد کی ہیں کہ اسے دیکھ کر عقل حیران و پریشان ہے۔ سائنس ہی کی ایجاد ہے کہ راکٹ جو منٹوں میں ہزاروں کلومیٹر کی دوری پر جا کر واپس بھی آ جاتا ہے۔ سائنس کا دعویٰ ہے کہ ہم چاند پر گئے اور پھر وہاں سے مٹی لیکر واپس بھی آ گئے۔ اب اس سائنس کے زمانہ کے لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک ایسا معجزہ بھی عطا فرمائے جو اس زمانہ کے سائنس دانوں کے کمالات کا بھی جواب ہو اور قیامت تک آنے والے تمام سائنس دانوں کا بھی جواب ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی، نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معراج شریف کا معجزہ عطا فرمایا تا کہ چاند پر جانے کا دعویٰ کرنے والے یہ دیکھ لیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چاند کو بھی گرد راہ بنا کر اور ساتوں آسمانوں کو اپنا زینہ بنا کر عرش اعظم پر جلوہ گر ہوئے۔ پھر لا مکاں حاضر ہوئے اور آن کی آن میں واپس تشریف لائے تو زنجیر بھی ہلتی رہی اور بستر بھی گرم رہا اور وضو کا پانی جو گرا تھا بہہ رہا تھا۔ سائنس کے کمال والے یہ دیکھ کر حیران ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے سائنس داں حیران رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم کو پہونچایا ہے وہاں تک سائنس والوں کی عقل بھی نہیں پہونچ سکتی ہے۔

پانچویں حکمت: اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ (پ ۳۰، سورۂ کوثر)

زمین سے آسمان تک، فرش سے عرش تک کل عالم کا قبضہ و اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عطا فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جنت کے دروازے پر اور جنت کے پتا پتا اور ڈالی ڈالی پر لکھا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یعنی تمام عالم کا، سب چیزوں کا، ذرے ذرے کا، پتے پتے کا۔ قطرے

قطرے کا، خالق یعنی پیدا کرنے والا خدائے تعالیٰ ہے۔اور یہ تمام عالم کا، سب چیزوں کا، ذرے ذرے کا، پتے پتے کا، قطرے قطرے کا، مالک ومختار اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بنایا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا

دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرش سے عرش تک کل عالم کا مالک بنایا ہے تو شب معراج محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بلاکر سیر کراکر۔ مالک کو اس کی ملکیت دکھادی جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف عطا فرمایا۔

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

اے ایمان والو! ہمارے آقا سید الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بے شمار فضائل وکمالات اور معجزات میں سے روشن ترین کمال اور معجزہ، معراج شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسراء اور معراج سے ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جو خصوصیت اور فضیلت عطا فرمائی۔ کسی نبی اور رسول کو وہ مقام بلند نصیب نہ ہوا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ O (پ ۱۵، ع ۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے، مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (کنز الایمان)

معراج کے تعلق سے عقیدہ

مکہ شریف سے مسجد اقصیٰ تک اسراء کا ثبوت قرآن شریف سے ہے۔ اس کا منکر کافر ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک کی سیر کا ثبوت احادیث مشہورہ سے ہے اس کا منکر مبتدع اور فاسق ہے اور دیگر عجیب وغریب احوال کا ثبوت حدیثوں سے ہے۔ اس کا منکر جاہل اور محروم ہے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۸۷)

اسراء اور معراج: اگر چہ عام بول چال میں ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس پورے سفر یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں اور لامکاں تک تشریف لے جانے کو معراج کہا جاتا ہے۔ لیکن

محدثین کرام اور مفسرین عظام کی اصطلاح میں۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر اِسْـــرَاء کہا جاتا ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف عروج فرمانا معراج کہلاتا ہے اس کے لئے احادیث صحیحہ میں معراج اور عروج کے الفاظ ملتے ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کا سیر اِسْـرَاء ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں کی سیر معراج ہے اور آسمانوں سے مقام قَـابَ قَوْسَیْنِ تک اعراج ہے۔ (فوائد الفوائد، جلد ۴، ص ۳۵۸)

آیت معراج میں فوائد اور نکات

اس آیت کریمہ میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سفر معراج کو بیان کیا گیا ہے۔ سفر نامہ میں سات چیزوں کا بیان ضروری ہوتا ہے۔(۱) سفر کس نے کرایا (۲) سفر کس نے کیا (۳) سفر کہاں سے کیا (۴) سفر کہاں تک کیا (۵) سفر رات میں ہوا یا دن میں (۶) سفر کتنی دیر میں کیا (۷) سفر کس لئے کیا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تکریم کے ساتھ ان سات چیزوں کا ذکر فرما دیا (۱) سفر کس نے کرایا ؟ فرمایا۔ سبحان نے۔(۲) سفر کس نے کیا؟ فرمایا۔ اس کے عبد خاص یعنی خاص بندے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (۳) سفر کہاں سے کیا؟۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام، مسجد حرام سے۔(۴) سفر کہاں تک کیا؟ فرمایا۔ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی مسجد اقصیٰ تک۔(۵) سفر کس وقت ہوا؟ فرمایا۔ اسریٰ راتوں رات لے گیا۔(۶) سفر کتنی دیر میں ہوا؟ فرمایا۔ لَیْلاً رات کے تھوڑے سے حصے میں۔(۷) سفر کس لئے کرایا؟ فرمایا۔ لِنُـرِیَـهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تا کہ دکھائیں ہم ان کو اپنی نشانیاں۔

نکتہ: اے ایمان والو! عام طور سے ہوتا یہ ہے اور روز مرہ کی زندگی میں ہم آپ دیکھتے رہتے ہیں کہ کامیابی کا سفر اگر باپ کرتا ہے تو بیٹا بیان کرتا ہے۔ پیر و مرشد سفر کرتا ہے تو خلیفہ یا مرید بیان کرتا ہے۔ استاد سفر کرتا ہے تو شاگرد بیان کرتا ہے۔ حاکم سفر کرتا ہے تو محکوم بیان کرتا ہے۔ بادشاہ سفر کرتا ہے تو وزیر بیان کرتا ہے مگر اس سفر معراج میں ہمارے تمہارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان و شوکت کا کیا کہنا کہ سفر ہمارے پیارے نبی، بندہ خاص صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کیا اور بیان سبحان یعنی اللہ تعالیٰ نے کیا۔

خوب فرمایا پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

درود شریف:

معراج کس مقام سے ہوئی

حضرت ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایتوں میں تطبیق فرمائی پھر بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت امہانی کے گھر آرام فرماتے تھے یعنی مقام ام ہانی سے معراج کی ابتداء ہوئی۔

(سیرت حلبی۔ص ۴۰۵۔تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۵۴، الطبقات الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۱۴)

معراج کس رات میں ہوئی؟

معراج جس وقت ہوئی وہ دوشنبہ کی شب تھی۔ یعنی پیر کی رات میں معراج ہوئی۔ پیر کی رات میں آپ پیدا ہوئے اور پیر ہی کو وصال فرمایا اور پیر ہی کو اعلان نبوت کیا۔ پیر ہی کو مکہ سے ہجرت فرمائی اور پیر ہی کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ (سیرت حلبی، ص ۴۰۵)

معراج شریف کا مہینہ اور تاریخ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ دیار عرب میں لوگوں کے درمیان مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی معراج شریف ۲۷؍ رجب المرجب کو ہوئی۔ (ماثبت بالسنہ، ص ۱۳۹)

سُبْحٰنَ ۔ اللہ نے اس عظیم سفر کو سُبْحٰنَ سے شروع فرمایا۔ جو تعجب کے مقام میں استعمال کیا جاتا ہے چونکہ سفر معراج بھی ایک عجیب و غریب سفر تھا جو انسانی عقل و فہم سے بلند تر تھا۔ یہی وجہ تھی جو کفار مکہ نے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے سُبْحٰنَ فرما کر یہ بتا دیا کہ سفر معراج ایک عجیب و غریب سفر ہے مگر اس ذات نے یہ سفر کرایا جو سُبْحٰنَ ہے۔ عجز و عیب اور مجبوری سے پاک ہے اس کے یہاں کوئی مشکل نہیں وہ ہر شی پر قادر ہے۔ لیکن کافر کیوں انکار کرتے ہیں؟

اَلَّذِیْ اَسْرٰی ۔ لفظ اِسْرَاء زبان عرب میں رات کے سیر کو کہتے ہیں۔یعنی اس ذات نے رات کو سیر کرائی، یہاں سیر کرانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو رات میں سیر کرانے لے گیا۔

بِعَبْدِہٖ میں جولفظ ب ہے یہ مصاحبت کے لئے ہے۔یعنی سیر کرانے والا، سیر کرنے والے کے ساتھ تھا اور یہ صحبت ومعیت کیسی تھی جو بیان میں نہیں آسکتی۔اور بِعَبْدِہٖ میں ہ ضمیر ہے۔اس کا مرجع ذات رب تعالیٰ ہے اور عَبْدِ خاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات ہے۔صرف عَبْدٌ ہونا اور بات ہے عَبْدُہٗ ہونا بڑے کمال کا درجہ رکھتا ہے۔ عَبْدٌ دیگر عَبْدُہٗ چیزے دیگر۔حضرات جس عَبْدٌ کا ذکر ہورہا ہے وہ کوئی عام عَبْدٌ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کا خاص عَبْدٌ ہے۔جس کی عبدیت پہ اسے ناز ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت میں یکتا اور تنہا ہے تو اس کا خاص عبد بھی اپنی عبدیت میں یکتا اور تنہا ہے۔

عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا تجھے یک نے ایک بنایا

درود شریف:

لَیْلًا میں جو تنوین نکرہ ہے برائے تقلیل وتحصیر ہے یعنی معراج ساری رات نہیں ہوئی بلکہ رات کے تھوڑے سے حصے میں اتنا طویل اور عظیم سفر ہوا ہے۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس عظیم سفر پر صرف ایک لحظہ یعنی ایک لمحہ لگا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ قصیر زمانہ کو طویل کردے اور طویل زمانہ کو قصیر کردے۔ (سیرت حلبی۔ص ۳۳۲)

حضرات! یہ سیر خاص نشانیاں دکھانے کے لئے تھیں اور دیکھنا دکھانا اچھی طرح رات میں نہیں بلکہ دن میں ہوتا ہے تو پھر رات میں سیر کیوں کرائی اور وہ رات یعنی ستائیسویں کی رات جس میں چاند نظر ہی نہیں آتا مطلب یہ ہوا کہ نہ سورج کی روشنی میں اور نہ چاند کی چاندنی میں سیر کرایا۔گویا اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی اپنے پیارے حبیب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان و شوکت کو بتانا چاہتا ہے کہ اے دنیا والو؟ دیکھ لو اور اچھی طرح سے جان لو کہ ہمارا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ چاند کی چاندنی کے محتاج ہیں اور نہ سورج کی روشنی کے، بلکہ چاند کی چاندنی اور سورج کی روشنی ہمارے مدینے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کا صدقہ ہیں۔

یَـا صَـاحِـبَ الْـجَـمَـالِ وَیَـاسَیِّدَ الْبَشَـرْ
مِـنْ وَّجْهِکَ الْـمُـنِیْرُ لَـقَـدْ نُوِّرَ الْـقَـمَـرْ
لَایُـمْـکِـنُ الثَّـنَـآءُ کَـمَـا کَـانَ حَقُّـهٗ
بعـد اَز خـدا بـزرگ تُـوئی قِصّـه مُختصر

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

درود شریف:

مِنَ الْـمَسْـجِدِ الْحَرَام : مسجد حرام مکہ شریف کی وہ عزت والی مسجد ہے جس کے بیچ میں بیت اللہ شریف واقع ہے مگر مسجد سے مراد مکہ شریف ہے نہ خود مسجد شریف۔ کیونکہ معراج حضرت ام ہانی کے گھر سے ہوئی جو حرم شریف میں ہے۔ (حاشیہ جلالین، ص ۲۲۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے ہر نبی علیہ السلام کو معجزہ عطا فرمایا اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو صرف معجزہ عطا نہیں کیا بلکہ ہمارے آقا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سر سے پیر تک سراپا معجزہ بنایا۔ ہر نبی علیہ السلام کو کمال عطا کیا گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سراپا کمال بنایا گیا۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو جتنے معجزات اور کمالات دیئے گئے وہ سارے معجزات اور کمالات بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہمارے آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تنہا عطا کئے گئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سبحان اللہ! سبحان اللہ!! کیا شان ہے ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی۔ مگر مانے گا وہی جو ایمان والا ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت عاشق مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

اے ایمان والو! خوب غور سے سنو! ایک دن کی بات کہ آسمان رشد وہدایت کے چاند تارے، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں بیٹھ کر انبیائے کرام علیہم السلام کے شان وعظمت کا تذکرہ فرمارہے تھے۔ کہ غلاموں کے درمیان آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنا کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا گیا۔ تیسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ بنایا۔ چوتھے صحابی کہنے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ بنایا ہے۔ ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار سید الابرار واخیار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہاری گفتگو سنی اور تم لوگوں نے سچ کہا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں۔ آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔

اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ۔ مگر غور سے سن لو کہ میں حبیب اللہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (مشکوٰۃ شریف، ص۵۰۵)

عاشق رسول سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی
سب بالا ووالا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ان کے مراتب ودرجات کے مطابق معراج کی دولت سے سرفراز کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی معراج

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ مرتبہ اور مقام عطا فرمایا کہ ان کی پیدائش سے قبل ان کی خلافت وحکومت کے چرچے کئے پھر ان کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرما کر فرشتوں پر فضیلت بخشی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو

تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ مسجود ملائکہ بنا کر تاج خلافت ان کے سر پر رکھا۔ مکین جنت ہونے کا شرف بخشا اور ابوالبشر ہونے کا اعزاز عطا فرمایا، یہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کی معراج۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مرتبہ عطا کیا کہ آپ کو ایک پتھر پر کھڑا کیا گیا اور پھر ان کے لئے زمین وآسمان کے تمام حجابات اٹھا دیئے گئے۔ حتیٰ کہ عرش اعظم سے زمین کے نیچے کے حصے تک ہر چیز کا مشاہدہ کرادیا گیا یہاں تک کہ آپ نے بہشت بریں میں اپنے محل کو بھی دیکھ لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نار نمرود کو گلزار کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر کعبہ تعمیر کرنے کا شرف عطا فرمایا۔ یہ تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معراج

قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معراج کو اس طرح بیان فرمایا۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ (پ۹،ع۷)

یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے شرف سے نوازا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ **قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰانِیْ** (پ۹،ع۷)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا چاہتے ہیں تو حکم ہوتا ہے کوہ طور پر آؤ۔ چالیس دن روزے رکھو، دیدار کی کیف لئے، عشق ومستی میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہونچے تو حکم ہوا جو قرآن بیان کرتا ہے۔ **فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ ج اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی O** (پ۱۶،ع۱۰)

یعنی نعلین اتاریئے بیشک آپ طویٰ کے پاک دامن میں ہیں۔ حضرت موسیٰ کوہ طور پر جلوہ فرما ہیں۔ پوری پوری رات قیام میں گزارتے ہیں۔ کیوں؟ دیدار رب تعالیٰ کے لئے۔

چالیس دن کا روزہ رکھا: کیوں؟

رب تعالیٰ کا دیدار ہو جائے۔ نعلین اتروایا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ رب تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے تو نعلین اتار یئے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے تا کہ رب تعالیٰ کا دیدار ہو جائے۔ دیدار کی عجیب و غریب کیفیت ہے مولیٰ سب کچھ گوارا ہے مگر دیدار کرا دے۔

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے
اتنا کہہ دے کہ تو ہمارا ہے

صدا پر صدا لگائے جا رہے ہیں۔ عشق بڑھتا جا رہا ہے۔ محبت موجیں لے رہی ہے۔ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں تو جواب ملتا ہے لَنْ تَرَانِیْ۔ ہرگز تو مجھے نہیں دیکھ سکتا یعنی فرمان کا مقصد ہے کہ موسیٰ میں دیدار کرا سکتا ہوں مگر تم میں دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔

نکتہ: اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یعنی ہو سکتا ہے۔

گویا اشاروں، اشاروں میں بتایا جا رہا ہے کہ موسیٰ تمہاری آنکھ کو میں نے وہ طاقت ہی نہیں دیا ہے جس سے تم مجھے دیکھ سکو۔ میری ذات ایک ہے میں احد ہوں۔ اور میں نے ایک ہی ذات کو وہ طاقت دیا ہے۔ جو میری ذات کو دیکھ سکے وہ میرے محبوب، احمد و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات ہے۔

یہ سب کچھ اشاروں، اشاروں میں بتایا جا رہا ہے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طلب جاری ہے۔ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ یا رب تعالیٰ۔ مجھ میں حوصلہ نہیں ہے مگر تیرا کرم سب کچھ کر سکتا ہے الغرض ادھر سے طلب رَبِّ اَرِنِیْ رہی اور ادھر سے جواب لن ترانی ہی رہا۔ صدق و صفا کے پیکر، عشق و وفا کے مجسمہ کے ارمان کی تکمیل کے لئے رحمت مہربان ہوئی ارشاد ہوا۔ موسیٰ طور پہاڑی کو غور سے دیکھو میں اپنی تجلی پہاڑی پر ڈالتا ہوں۔ (تلخیص پیغام معراج۔ ص ۱۸۸)

قرآن بیان فرماتا ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ج (پ ۹، ع ۷)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو پہاڑی پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اب ایک سوال ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تو دیکھا کس کو؟ اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ نہیں دیکھتے تو بے ہوش کیسے پڑتے؟۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ کچھ تجلی ضرور حضرت موسیٰ نے دیکھا تھا جبھی تو بے ہوش ہوئے اب وہ کچھ تجلی کیا تھی اور کتنی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کی تجلی نہیں تھی بلکہ ذات باری تعالیٰ کی صفت کی تجلی تھی اور کتنی تھی؟ تو سوئی کے سوراخ کے ہزار حصے سے بھی کم تھی۔

جب اتنی صفت کی تجلی کا اثر یہ ہوا کہ بے ہوش ہو گئے تو اگر اللہ تعالیٰ کی صفت دیکھ لیتے تو حضرت موسیٰ کی کیا کیفیت ہوتی اور اگر خدائے تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عالم کیا ہوتا۔ بیان سے باہر ہے سمجھا جا سکتا ہے وہ بھی قدرے۔ بس یہی کہا جا سکتا ہے جو عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے۔

فرق طالب و مطلوب میں دیکھے کوئی
قصہ طور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بے ہوش ہے جلووں میں گم کوئی
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور عرض کرنے لگے اے میرے رب تعالیٰ تو نے مجھے ایسی دولت سے سرفراز فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو تو نے عطا نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر تم میرا شکر ادا کرنا چاہتے ہو تو مُتْ عَلٰی تَوْحِیْدِ وَحُبِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اے موسیٰ! اگر میرا شکر یہ ادا کرنا ہے تو میری توحید اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کے ساتھ رہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام متعجب ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رب تعالیٰ! تیری توحید پر تو میرا ایمان ہے مگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت بھی، کیا تیری توحید کے ساتھ لازم وضروری ہے۔ (نزہۃ المجالس)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَالْاَرْضِیْنَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَلَا مَلَکًا مُقَرَّبًا وَّنَبِیًّا مُرْسَلًا وَّلَا اِیَّاکَ یعنی اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اور ان کی امت کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں زمین کو پیدا کرتا نہ آسمان کو، نہ چاند کو پیدا کرتا نہ سورج کو، نہ فرشتوں کو پیدا کرتا اور نہ انبیائے کرام کو پیدا کرتا۔ حتیٰ کہ اے موسیٰ تجھے بھی نہ پیدا کرتا۔

یعنی اے موسیٰ (علیہ السلام) سنو! فرش سے عرش تک زمین وزماں، شجر وحجر، برگ و بحر، شمس وقمر، خشک وتر، کچھ بھی نہ ہوتے حتیٰ کہ نہ کوئی نبی ہوتا نہ رسول ہوتے۔ نہ آدم ہوتے نہ آدمی ہوتا، یہ ساری خلقت محبوب کے

صدقے میں پیدا کیا ہے اور تم کو بھی اسی محبوب کے صدقے میں پیدا کیا ہے۔ خوب فرمایا عاشق رسول پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

زمین وزماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چنین وچناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

درود شریف:

حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ یَا رَبِّ اَنَا کَلِیْمُکَ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبُکَ فَمَا الْفَرْقُ بَیْنَ الْکَلِیْمِ وَ الْحَبِیْبِ۔ یا اللہ تعالیٰ میں تیرا کلیم ہوں۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیرے حبیب ہیں تو کلیم اور حبیب میں فرق کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلْکَلِیْمُ یَاتِیْ عَلٰی طُوْرِ سِیْنَاءَ ثُمَّ یُنَاجِیْ کلیم وہ ہے جو خود طور پہاڑی پر آئے اور عرض کرے۔ یا اللہ تعالیٰ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں تو جواب میں کہوں لَنْ تَرَانِیْ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے اور اَلْحَبِیْبُ یَنَامُ عَلٰی فِرَاشِہٖ اور حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ ہیں جو اپنے بستر استراحت پر آرام فرما ہوں اور میری طرف سے وصال اور دیدار کے تقاضے ہور ہے ہوں۔ یعنی اے موسیٰ (علیہ السلام) کلیم وہ ہے جو خدا کو دیکھنا چاہتا ہے اور حبیب وہ ہیں جن کو خدا دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلْکَلِیْمُ یَعْمَلُ بِرِضَاءِ مَوْلَاہُ کلیم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے اَلْحَبِیْبُ یَعْمَلُ مَوْلَاہُ بِرِضَائِہٖ اور حبیب وہ ہے جس کی رضا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یعنی جو حبیب چاہے وہی اللہ تعالیٰ چاہے (نزہۃ المجالس)

عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی O (پ ۳۰، سورۃ الضحیٰ)

ترجمہ: رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کا ارشاد

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور پہاڑی پر رب تعالیٰ کی تجلی کا جو نظارہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے جلال کا یہ عالم تھا کہ کسی کو تاب وطاقت نہ

تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھ کو دیکھ سکے اور جوان کی آنکھ سے آنکھ ملا لیتا اس کی آنکھ پھوٹ جاتی پھر وہ آنکھ سے محروم ہو جاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چہرے پر طرح طرح کے نقاب ڈالے اور وہ سب جل گئے جلال کی تاب برداشت نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ لوہے، پتھر اور لکڑی کا نقاب بنا کر ڈالا وہ سب جل کر راکھ ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے محبوبان خدا کے دامن یعنی ان کپڑوں کا نقاب بنایا گیا جن کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں نے استعمال کیا تھا پھر وہ نقاب باقی رہا۔ (فوائد الفوائد)

اے ایمان والو! جب اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے ملبوسات یعنی پہنے ہوئے کپڑوں کی برکت کا جب یہ عالم ہے تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامن کرم کی شان کا عالم کیا ہوگا۔

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

اے ایمان والو! غوث وخواجہ ورضا کے غلامو۔ خوب خوب یاد رکھو کہ یہ سب مانے گا وہی جو ایمان والا ہوگا۔ جس کے دل میں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چاہت ہی نہیں ہے تو وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ملبوسات یعنی کپڑوں کو کیا خاطر میں لائے گا۔ اسی لئے ایسے بے ایمان وہابیوں، دیوبندیوں سے ہمیں اپنا ایمان بچانا ہے اور ان سے دور رہنا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے جب گھر تشریف لائے تو آپ کی بیوی حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی معاملہ کیا ہے؟ جو آپ چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے صفورا۔ طور پہاڑی پر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی تجلی سے نوازا اور اپنا دیدار عطا کیا۔ تو میری آنکھوں میں اس تجلی کی برکت سے اس قدر جلال کا اثر ہو گیا ہے کہ جو میری آنکھ کو دیکھتا ہے تو اس کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے اور وہ آنکھ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا ہے تا کہ کسی کو تکلیف نہ ہونے پائے اور اگر تم نے بھی میری آنکھوں کو دیکھ لیا تو تم بھی آنکھ سے محروم ہو جاؤ گی اسی لئے میری آنکھ دیکھنے کی کوشش مت کرنا۔

حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں تو ان آنکھوں کو دیکھوں گی جن آنکھوں نے رب تعالیٰ کا دیدار کیا ہے چاہے آنکھ رہے یا جائے۔ بار بار اصرار کرتی ہیں کہ میں ان آنکھوں کو دیکھوں گی جن آنکھوں نے رب تعالیٰ کی تجلی کا دیدار کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہت منع کیا۔

روکا مگر حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیدار کرنا چاہتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری آنکھ چلی جائے گی تم محروم ہو جاؤ گی۔ حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا ایسی آنکھ کا پھوٹ جانا ہی بہتر ہے جو آنکھیں جمال یار کا نظارہ نہ کر سکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا اور حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک آنکھ کھلی رکھی اور دوسری آنکھ پر اپنا ہاتھ رکھ لیتی ہیں کہ اگر پھوٹے تو ایک آنکھ، اور دوسری سلامت رہے۔

حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نظر جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھ پر پڑتی ہے ایک آنکھ پھوٹ جاتی ہے مگر حضرت صفورا لذت دیدار میں محو ہیں تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوا پھر پھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیتی ہیں اور دوسری آنکھ دیدار کے لئے کھول دیتی ہیں نگاہ سے نگاہ ملتے ہی دوسری آنکھ بھی پھوٹ جاتی ہے مگر پھوٹی ہوئی پہلی آنکھ سے جب ہاتھ ہٹاتی ہیں تو وہ صحیح وسالم ہو جاتی ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے اسی طرح جس آنکھ سے دیکھتی ہیں وہ پھوٹ جاتی ہے اور دوسری صحیح وسالم ہو جاتی ہے پھر ہاتھ پھوٹی ہوئی آنکھ پر رکھ لیتی ہیں تو خدائے تعالیٰ کی شان کہ ہاتھ ہٹاتے ہی پھوٹی ہوئی آنکھ ٹھیک ہو جاتی ہے اسی طرح حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بار بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ کی تجلی کا دیدار کرتی جا رہی ہیں اور بار بار ان کو اللہ تعالیٰ آنکھیں عطا فرما رہا ہے۔ (تلخیص پیغام معراج ص ۱۷۳)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

تیسرا جمعہ..دوسرا بیان

معراج مصطفی ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (پ۱۵، رکوع۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے، مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہجرت سے پہلے رجب شریف کی ستائیسویں رات کو شب دوشنبہ مبارکہ میں ہمارے آقا کریم، محبوب خدا، شب اسریٰ کے دولہا، نوشۂ بزم جنت، ہم غریبوں کے آقا، ہم فقیروں کی ثروت، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آرام فرما تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ ستر ہزار فرشتوں کی بارات ساتھ میں لے لو اور جنت کو سجادو۔ داروغہ جہنم مالک کو حکم دو کہ دوزخ کے دروازے بند کردے۔ اور حوران بہشت عمدہ اور نفیس لباس زیب تن کرلیں۔ سب فرشتے معراج کے دولہا کی تعظیم کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔ اسرافیل صور نہ پھونکیں۔ عزرائیل آج کی رات کسی کی روح قبض نہ کریں۔ تمام قبروں سے عذاب اٹھالیا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام شب اسریٰ کے دولہا کے استقبال کے لئے تیار ہوجائیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ جنت میں براق لانے کے لئے تشریف لائے۔ دیکھا کہ جنت میں چالیس ہزار براق ہیں ہر ایک براق کی پیشانی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ ایک براق کو دیکھا جو رو رہا ہے سر نیچے ڈالے ایک طرف کھڑا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کے پاس گئے اور رونے کا سبب دریافت کیا۔ براق نے کہا چالیس ہزار سال ہوئے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج کا ذکر سنا تھا کہ سرکار نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم معراج کا سفر فرمائیں گے کاش! مجھے ان کی سواری کے لئے منتخب کرلیا جاتا اسی شوق محبت میں رو رہا ہوں کہ سواری مجھے بنایا جائے اس براق کی محبت اور عشق کو جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری کے لئے پسند فرمالیا۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۴)

گزارش: اے ایمان والو! رونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ سارے براق رہ گئے اور عشق نبی اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رونے والا براق پسند کرلیا گیا۔

اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پسند کرے تو ہم بھی عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رونے کی عادت بنائیں۔ مومن کا آنسو جو خوف خدائے تعالیٰ اور محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گرتا ہے تو تمام گناہوں کو دھودیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

جبریل امین براق کے ساتھ حضرت ام ہانی کے گھر

حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ براق لے کر حضرت ام ہانی کے گھر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بستر استراحت پر آرام فرما ہیں۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے نوری ذہن سے سوچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ عَجِّلْ يَا جِبْرِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جبرئیل جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ملاقات کا مشتاق ہے اب حضرت جبرائیل علیہ السلام حیرت میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جلدی بلا کر لاؤ اور ادھر محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عالم یہ ہے کہ آرام فرما رہے ہیں اگر آواز دے کر جگایا تو بے ادبی ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبایزید ایں جا

اور جلدی محبوب کو لے کر نہ گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی عدولی ہوگی غور وفکر میں ہیں کہ کیا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے یَا جِبْرِیْلُ قَبِّلْ قَدَمَیْہِ۔ یعنی اے جبرئیل علیہ السلام! آپ کے ہونٹ کافور کے ہیں اور حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تلوے نور کے۔ کافور میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔ کافوری ہونٹوں سے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نوری تلوؤں کو مس کرو ٹھنڈک پہونچے گی میرے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہو جائیں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے کافوری لبوں سے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نوری تلوؤں کا بوسہ دیا یعنی چوما۔ ٹھنڈک پہونچی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہوئے۔ چشمان کرم وا کیا اور فرمایا جبرائیل علیہ السلام کیسے آئے ہو، آنے کا مقصد کیا ہے؟ عرض کیا اے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کا حکم لایا ہوں۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَسَلَّمْ۔ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ اور مولائے کریم نے حکم دیا عجل یا جبرائیل ۔ جلدی میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو لے کر آؤ یعنی اے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ معراج کے دولہا بننے والے ہیں ۔ میکائیل واسرافیل بھی آپ کی خدمت کے لئے ساتھ میں ہیں۔ اور ستر ہزار نوری فرشتے براتی حاضر ہیں۔ اور جنتی براق سواری کے لئے موجود ہے۔ (نزہۃ المجالس)

براق: ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ براق خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور وہ سفید رنگ کا تھا۔ نگاہ جہاں تک پہونچتی ہے براق کا قدم وہاں پڑتا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ج:۱، ص:۹۱، مشکوٰۃ شریف، ص۵۲۷)

جبرئیل علیہ السلام سوچتے ہیں کہ یہ ایسی رات ہے کہ پوری دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے ہاتھ کو ہاتھ نظر نہیں آتا، خلد بریں کی نوری شمعیں روشن کرلینی چاہئے اس لئے کہ کونین کا سلطان دولہا بنا ہے اور آج اس کی بارات ہے روشنی ہونا ضروری ہے۔ غیب سے ندا ہوئی کہ اے جبرئیل علیہ السلام کیا کہہ رہے ہو۔ جنت کی قندیلوں کی کوئی حاجت نہیں۔ کیا آفتاب کے سامنے چراغ لے کر جاؤ گے۔ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ نور انی پر اپنی صفت غیرت کے ستر ہزار پردے ڈال رکھے ہیں۔ صرف ایک پردہ اٹھا دو پھر دیکھو سارا عالم جمال رخ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جگمگا اٹھے گا اور ساری شمعیں اس کے سامنے بے نور ہو کر رہ جائیں گی۔ (پیغام معراج، ص۹۰۷)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

یہ جوت پڑتی تھی ان کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم مبارک، تلوے مبارک کا چومنا بتا رہا ہے کہ

اے ایمان والو! اس پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی شان وشوکت کو پہچانو اور مانو اور دیکھو کہ جہاں فرشتوں کے سردار جبرائیل کا سر ہے وہاں مدینے والے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔

ہزاروں جبرائیل الجھے ہوئے ہیں گرد منزل میں
نہ جانے کس بلندی پر ہے کاشانہ محمد کا ﷺ

راتوں کو بیدار رہ کر گنہگاروں کی مغفرت کے لئے دریا بہانے والی آنکھیں خدا جانے آج کس خواب شیریں سے سرشار ہیں۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہادیئے ہیں

مگر آج خواب میں کتنا لطف اور کس قدر سرور ہے کہ جبرائیل امین نے بیدار کیا مگر نیند نے دامن پکڑلیا۔ ملائکہ کی فوج در فوج جماعت آستانہ محبوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر جلوس کی شکل میں چلنے کے لئے تیار ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کچھ دیر انتظار کے بعد بصد تعظیم وتکریم معراج کے دولہا کو پھر بیدار کرتے ہیں۔ چشمان کرم کھلتی ہیں مگر نیند پھر قدم ناز پر لوٹ جاتی ہے بار بار جبرئیل علیہ السلام بیدار کرتے ہیں اور آقا بیدار ہوتے ہیں اور سو جاتے ہیں گویا ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔ امت کو بتانا چاہتے ہیں کہ

اے غلامو! آج اچھی طرح دیکھ لو اور جان لو کہ اللہ تعالی کی بارگاہ عظمت میں میرا مقام کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے تھے اور حق تعالیٰ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو دیکھنا چاہتا ہے۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

درود شریف:

آقا کریم شب اسریٰ کے دولہا، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہوتے ہیں حکم سنایا جاتا ہے کہ آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کل جنتیں نئی زیب وزینت کے ساتھ آراستہ ہو چکی ہیں۔

آسمانون میں آمد آمد کا غلغلہ بلند ہو چکا ہے نور کے پیکر آسمانوں میں تمنائے دیدار لئے کھڑے ہیں۔

شق صدر کا معجزہ ظہور پذیر ہوتا ہے

آب زم زم سے غسل دیا جاتا ہے۔ میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نہانے سے جو نورانی پانی معراج کی رات گرا تھا تو ستاروں نے اپنے اپنے دامن کے کٹوروں یعنی پیالوں میں بھر لئے تھے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی تو اب تک جھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دل کی تمنا اور آرزو یوں بیان کرتے ہیں۔

جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

حلہ بہشتی زیب تن کیا گیا، دولہا بنایا گیا، سواری کے لئے جنتی براق پیش کیا گیا۔ معراج کے دولہا نے براق پر سوار ہونے کا ارادہ فرمایا۔ براق وجد میں آ گیا شوخی کی۔ اچھلنے لگا۔ نافرمانی سے نہیں بلکہ ناز و فخر سے اُچھل رہا تھا کہ آج اس کا نصیبہ بیدار ہوا ہے عزت و کرامت کی ساعت آئی۔ محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری میں رہنے کا شرف ملا ہے۔ جوش خوشی میں۔ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور اچھلنے لگا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ براق ہوش میں آ، دیکھ آج تجھ پر کون سوار ہو رہے ہیں؟ براق پسینہ پسینہ ہو گیا اور ادب اور عاجزی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ہمارے آقا معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوار ہونے کا ارادہ فرماتے ہیں کہ امت کی یاد آ جاتی ہے اور غم امت میں چشم کرم سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام عالم حیرت میں عرض کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا خدمت و تکریم میں کچھ کمی رہ گئی جو آپ سوار ہوتے ہوتے رُک گئے۔ توقف فرمایا۔ اور آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے میرے سرکار شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جبرئیل تمہاری خدمت و تکریم میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ستر ہزار فرشتے میری تکریم کے لئے اور براق سواری کے لئے حاضر ہے۔ آسمانوں کو سجا دیا گیا ہے۔ سارے انبیاء علیہم السلام میرے انتظار میں ہیں۔ خود خالق و مالک اللہ تعالیٰ میری دید کا مشتاق ہے۔ لیکن مجھے میری گنہگار امت یاد آ رہی ہے۔ اے جبرئیل (علیہ السلام) میری امت کمزور اور گنہگار ہے پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ کمزور امت گناہ کا بوجھ اٹھا کر پل صراط کو پار

کیسے کرے گی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نوری ذہن سے فکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جلدی لے کر آؤ اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گنہگار امت یاد آرہی ہے۔ ابھی جبرئیل اسی سوچ و بچار میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے جبرئیل! میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ اپنی امت کی فکر نہ کریں آپ کی امت کو اللہ تعالیٰ پل صراط سے ایسے گزار دے گا کہ امت کو خبر بھی نہ ہوگی۔ میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب امت کے لئے یہ خوشی کا پیغام سنا تو براق پر سوار ہوئے۔ (ملخصاً پیغام معراج ص ۱۳۹ مطبوعہ ...)

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو

جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

اے ایمان والو! ہمارے پیارے آقا شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غم امت میں رورہے ہیں اور امت کی بخشش کے لئے کیا کیا انداز اپنا رہے ہیں۔ اور ایک ہم امتی ہیں کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بھولے بیٹھے ہیں کوئی فکر نہیں کوئی خیال نہیں۔

آؤ عہد کریں اور یہ طے کریں کہ اس وقت تک ہم سوئیں گے نہیں جب تک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ نہیں لینگے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تین بار پڑھیں گے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں گے پھر سونے کی دعا یعنی اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلمہ شریف یعنی لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ پڑھیں گے پھر سوئیں گے۔

حضرات! میں پوری ذمہ داری اور یقین کے ساتھ آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ نے ان مبارک کلمات کو پڑھ کر سونے کی عادت بنالی تو یقین کر لیجئے کہ ایک نہ ایک دن سرکار مدینہ، نور ورحمت کے گنجینہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت خواب میں آپ کو ہوگی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہونے والا مومن بڑا خوش نصیب اور جنت کا حقدار ہوتا ہے۔ اور جب سو کر بیدار ہوجائیں تو دعا پڑھیں یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور پھر کلمہ شریف تین مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ تین بار پڑھ لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دن بھر خیر و برکت ہو اور ہر بلا و مصیبت سے محفوظ رہیں۔ اور آپ کی تجارت میں خوب برکت بھی ہوگی اور نامۂ اعمال میں ڈھیروں ثواب بھی جمع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری چلی

جب براق چلا نورانی راستے کی جب گرد اڑی تو ایسا نور برسا کہ پورے راستے پر بادل چھایا رہا اور ایسی بارش ہوئی کہ بحر و بر، خشک و تر اور دریا جل تھل ہو گئے۔ جنگل لبالب بھر گئے بلکہ زمین سے پانی ابلنے لگا۔

اٹھی جو گردِ رہِ منور، وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل، بھرے تھے جل تھل، امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری چلی، جبرئیل امیں رکاب تھامے ہوئے ہیں۔ میکائیل لگام پکڑنے کی خدمت انجام دے رہیں ستر ہزار فرشتوں کا ہجوم ہے۔ صلوٰۃ وسلام کی دھوم ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تجلی حق کا، سہرا سر پر، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
درود پہ قدسی، پرے جما کر، کھڑے سلامی کے واسطے تھے

اس شان و شوکت کے ساتھ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری روانہ ہوتی ہے۔ ایسے جاہ و جلال کے ساتھ کوچ کیا۔ بڑے سکون و وقار کے ساتھ سفر شروع ہوا۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی
سرور انبیاء کی سواری چلی

تھوڑی ہی دیر میں ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر اس زمین پر ہوا جس میں کھجور کے درخت کثرت سے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یہ یثرب (مدینہ منورہ) یعنی آپ کے سکونت کی جگہ ہے۔ فَصَلِّ ھُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہاں نماز پڑھئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے براق سے

اتر کر نماز پڑھی۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر مدین آیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی جگہ بیت اللحم اور پھر جبل طور آیا ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان مقامات پر نماز پڑھی۔ (مواہب اللدنیہ، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۴)

حضرات! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ ان جگہوں پر نماز پڑھنا بڑی برکت رکھتا ہے جن جگہوں کی نسبت محبوب بندوں کے ساتھ ہو۔

دیو بندی حضرات کے بڑے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے راستے میں بعض مقامات متبرکہ پر نماز پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ مقامات شریفہ میں نماز پڑھنا موجب برکت ہے۔ (نشر الطیب، ص ۴۲)

راستے میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ایک جماعت پر ہوا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَاشِرِ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور! ان کے سلام کا جواب دیجئے۔ آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور وہ جماعت جس نے آپ کو سلام کیا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵ تفسیر ابن کثیر، ج ۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی فِیْ قَبْرِہٖ میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گزرا وہ کھڑے ہو کر اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(مسلم شریف، ج ۲، ص ۲۶۸، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵)

حضرات! آپ حضرات نے سنا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ شب معراج جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس حدیث شریف سے آپ کو بتانا اور سمجھانا یہ ہے کہ قبر والا اگر مردہ ہوتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بعد موت قبر میں نماز کیسے پڑھ رہے ہیں؟ نماز پڑھنے کے لئے زندہ ہونا ضروری ہے۔ پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بعد موت اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ جبھی تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا اور پہچان گئے جبھی تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دی۔ اس سے بھی پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

حدیث شریف: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ٥

(سنن ابن ماجہ، ص: ۱۱۸، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵، معجم طبرانی)

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵، معجم طبرانی)

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

حضرات! جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں تو ہمارے نبی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھی نبی ہیں تو ہمارے آقا نبی دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا عالم کیا ہوگا۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

درود شریف:

حضرات! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے سرکار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قبر کے اوپر زمین پر تشریف فرما ہوکر قبر کے اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کس حال میں ہیں اور اس کیفیت یعنی نماز پڑھنے کی حالت کو بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ گویا ہمارے نبی زمین پر رہ کر قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی حالت کو دیکھ رہے ہیں۔

اور آج ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی قبر شریف سے اللہ تعالیٰ کی عطا سے سارے عالم کا مشاہدہ فرمارہے ہیں، ہم غلاموں کو اور ہماری حالتوں کو دیکھ رہے ہیں۔

خوب فرمایا سرکار اعلیٰ حضرت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف: ہمارے آقا معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَاهُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام دنیا سے پردہ اٹھادیا ہے لہٰذا میں تمام دنیا اور دنیا میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے۔ سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (معجم طبرانی، کنز العمال، ج:۱۱، ص:۱۸۹)

مسجد اقصیٰ میں امامت فرمانا

پھر ہمارے آقا نوشہ بزم جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت المقدس پہونچے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو مسجد اقصیٰ کے دروازے کے پتھر کے ایک سوراخ سے باندھ دیا۔ اسی دروازے کو اب باب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہا جاتا ہے۔ (مسلم، ج:۱، ص:۹۱، ترمذی، مشکوۃ، ص:۵۲۸)

پھر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام، حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہمارے سرکار سید ابرار واخیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جملہ انبیائے کرام نے آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور آپ کی بارگاہ وجاہت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور جملہ انبیائے کرام علیہم السلام نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے افضل واعلیٰ ہونے کا اعتراف کیا۔ (مدارج النبوۃ، ص:۲۹۵)

پیشوائے سنیت، مرید بارگاہ قادریت، فدائے آستانہ چشتیت چشم وچراغ خاندان برکاتیت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

پھر اذان دی گئی اور تکبیر کہی گئی۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے صفیں درست کیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے امام الانبیاء سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضور مصلی امامت پر آپ رونق افروز ہوں اور نماز پڑھائیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ شب معراج میں کل انبیاء علیہم السلام مقتدی ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امام ہیں۔

راز کی بات: سارے انبیائے کرام دنیا میں پہلے تشریف لائے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب کے بعد میں تشریف لائے۔ کوئی خیال کرسکتا تھا کہ پہلے آنے والوں کا مرتبہ زیادہ ہوگا اسی لئے تو پہلے آئے اور بعد میں آنے والے کا مرتبہ کم ہوگا کیونکہ بعد میں آئے۔ اسی لئے معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں پہلے آنے والے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے ہیں اور سب کے بعد میں آنے والا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امامت کے مصلے پر سب سے آگے ہیں۔

عاشق رسول سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر کہ عیاں ہو معنیٰ اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

گویا یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ اے دنیا والو! اے آسمان والو! یہ نظارہ دیکھ لو! کہ مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام مقتدی ہیں اور محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب کے امام ہیں۔

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا ووالا ہمارا نبی

سبحان اللہ، ماشاء اللہ۔ کیا شان ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی۔

آؤ ہم سب مل کر اپنے پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔ باآواز بلند پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴾ ۷ ﴿

رجب شریف

چوتھا جمعہ..پہلا بیان

عجائبات کا مشاہدہ اور دیدارِ الٰہی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ (پ۲۷، رکوع ۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

آج کا دن کتنا مبارک دن ہے کہ مدتوں کے بعد مسجد اقصیٰ میں انبیائے کرام و رسولان عظام علیہم السلام کا عظیم الشان اجتماع و اجلاس ہو رہا ہے۔

خطابِ آدم: حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بغیر ماں باپ کے خاص اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور جنت کو میرا مسکن بنایا اور مجھے مسجود ملائکہ ہونے کا شرف عطا کیا اور تمام چیزوں کے نام سکھائے اور صفی اللہ کا مبارک لقب عطا فرمایا۔

خطابِ خلیل: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے خلیل بنایا۔ اور ملک عظیم عطا فرمایا اور مجھے صاحب قنوت کیا اور مجھ پر نار نمرود کو گلزار فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خطاب

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ سے کلام فرمایا اور مجھے برگزیدہ کیا اور مجھ پر توریت نازل کی اور فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی نجات میرے ہاتھ پر ظاہر کی اور میری امت کو حق و ہدایت والی بنایا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا خطاب

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور زبور کا علم دیا اور میرے لئے لوہے کو موم کیا اور پہاڑوں اور پرندوں کو تابع کیا جو میرے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور مجھے خطاب و حکمت سرفراز فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خطاب

تمام محامد اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے میرے لئے ہوائیں تابع کیں اور شیطانوں، انسانوں، جنوں اور پرندوں کو مسخر کیا اور مجھے پاکیزہ ملک عطا کیا جس کا حساب نہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے کلمۃ اللہ ہونے کا شرف عطا کیا۔ مجھے کتاب و حکمت، توریت، انجیل کا علم دیا۔ مجھے مادرزاد اندھوں اور جزامی کو شفاء دینے اور مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بخشی، مجھے اور میری ماں کو شیطان مردود سے پناہ دی۔

خطاب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

معراج کے دولہا نوشۂ بزم جنت امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عظیم الشان خطاب ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ وَسَطًا وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِكْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا ۝

یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت بنایا اور تمام لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنایا اور مجھ پر فرقان کو نازل کیا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت کو بہتر اور اعتدال پسند بنایا اور میری امت کو اول و آخر ہونے کا شرف عطا کیا اور میرا سینہ کھولا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا اور مجھے فاتح اور آخری نبی ہونے کا شرف عطا کیا۔

یہ خطاب مبارک سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ بِهٰذَا اَفْضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل فرمایا۔

(تفسیر ابن کثیر، ج:۳، مواہب اللدنیہ، ج۲، مدارج النبوۃ، ج۱، ص۲۹۷)

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا، سرکار اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

ہمارے آقا پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دوران سفر ملاحظہ فرمایا:

مجاہدین کو دیکھا

ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے، ایسی قوم کو دیکھا جو دن میں کھیتی بوتے ہیں اور اسی دن کاٹ لیتے ہیں پھر وہ کھیتی ایسی ہو جاتی ہے جیسے کاٹنے کے قبل تھی۔ آپ نے جبرئیل امین سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں ان کی نیکی سات سو گنا سے زیادہ کی جاتی ہے۔

(مواہب اللدنیہ، ج:۲، ص:۱۵)

تارک صلوٰۃ کو دیکھا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جا رہے تھے کچلنے کے بعد پھر ان کے سر صحیح سالم ہو جاتے پھر کچلے جاتے پھر ان کے سر صحیح ہو جاتے یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(مواہب اللدنیہ، ج:۲، ص:۱۵، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۸)

اے ایمان والو! آپ نے سنا کہ نماز نہ پڑھنے والے پر کتنا شدید عذاب ہو رہا ہے بے نمازی کا سر پھوڑا جا رہا ہے اور یہ عذاب مرنے کے بعد قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اب جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان کو توبہ کر کے نمازی بن جانا چاہئے ورنہ ان کا سر بھی قیامت تک کچلا اور پھوڑا جائے گا اور ان کو عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بے نمازی ہونے سے بچائے اور نماز پڑھنے کی عادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تارک زکوٰۃ کو دیکھا

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کی شرمگاہ پر آگے اور پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے ہیں اور وہ لوگ جانوروں کی طرح چر رہے ہیں کانٹے اور جہنم کے پتھر کھا رہے ہیں۔

(مواہب اللدنیہ، ج:۲، ص:۱۵، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۸)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ عذاب مسلط فرمایا ہے۔

اے ایمان والو! خوب غور سے سن لو کہ زکوٰۃ نہ دینا آپ کو کتنے بڑے عذاب میں مبتلا کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کو پورا، پورا ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

زانی کو دیکھا: ہمارے سردار، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے سامنے پاک اور حلال گوشت رکھا ہوا ہے اور ایک ہانڈی میں کچا اور بدبودار گوشت رکھا ہے مگر وہ لوگ کچے اور بدبودار گوشت کو کھا رہے ہیں۔

پاک اور حلال گوشت نہیں کھاتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ لوگ آپ کی امت کے وہ مرد ہیں جن کے پاس حلال اور پاک بیویاں ہیں مگر یہ لوگ خبیث اور گندی عورتوں کے پاس رات گزارتے ہیں اسی طرح وہ عورتیں ہیں جن کے پاس پاک اور حلال شوہر ہیں مگر یہ عورتیں ناپاک مردوں کے پاس رات گزارتی ہیں۔ (مواہب اللدنیہ، جلد ۲، ص ۱۵)

اے ایمان والو! غور سے سنو اور یاد رکھو! ایک دن مرنا ہے اور جو کچھ کیا ہے اس کا عذاب یا ثواب ہمارے

سامنے ہوگا۔ زنا کرنا یعنی غیر عورت سے ملنا اور اس کے پاس رات گزارنا یہ وہ عمل بد ہے جس سے نسل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور زانی کی روزی گھٹا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی O (پ۲۷، رکوع۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنز الایمان)

حضرات! ہمارے حضور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مسجد اقصیٰ سے آسمانوں پر جانا پھر سدرۃ المنتہیٰ سے آگے عرش پر تشریف لے جانا، پھر اس سے آگے لامکاں اور پھر قاب قوسین کی اعلیٰ منزل میں جلوہ گر ہونا، اور اللہ تعالیٰ کا بے حجاب دیدار کرنا، اور بے شمار انعام و اکرام حاصل کرنا۔

اسی کو عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

وہاں فلک پر، یہاں زمیں میں، رچی تھی شادی، مچی تھیں دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے، ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

درود شریف:

حضرات! انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم السلام مسجد اقصیٰ میں ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان و عظمت کو ملاحظہ کیا، اور رُخ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ اب ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی جانب روانہ ہوئے۔

حدیث شریف: پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آسمانوں کی طرف بڑھے اور جب آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی کون؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں، پھر کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟

جبرئیل علیہ السلام نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ پھر کہا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! (ان کو بلایا گیا ہے) آواز آئی مرحبا۔ آنے والا کتنا اچھا ہے۔ (مسلم، ج:۱، ص:۹۱، مشکوٰۃ، ص ۵۲۷)

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

آقائے دوعالم، معراج کے دولہا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری جب پہلے آسمان پر پہونچی۔

فلک پر غل ہوا محبوب رب العالمین آئے
بلایا ہے خدا نے لیکے جبرئیل امین آئے

انبیاء کو بھی جس نے خطبے دیئے ہیں
وہ امام آگیا وہ خطیب آگیا

پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کو دیکھ کر سلام کیا اور کہا، اے صالح نبی! نیک فرزند، مرحبا، مرحبا یعنی آپ کا آنا مبارک ہو۔ پھر ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ (مسلم، ج:۱، ص:۹۳)

اے ایمان والو! غور سے سنو اور اپنی قسمت پر خوب ناز کرو کہ ہمارے نبی کی شان و عظمت کا کیا عالم ہے۔ مگر دشمن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہابی، دیوبندی نہیں سمجھتے۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

علماء فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب، دانائے خفا، وغیوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے روحانی باپ ہیں کیوں کہ سارا عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور سے پیدا کیا گیا۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

حدیث شریف: اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَكُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِیْ ٥

(تفسیر روح البیان، ج ا، ص ۵۴۸، مدارج النبوۃ، ج ا، ص ۷)

یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے سارے عالم کو پیدا فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک ابوالارواح ہے تو حضرت آدم علیہ السلام اگر چہ ظاہر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے باپ ہیں مگر حقیقت میں حضرت آدم علیہ السلام بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بیٹے ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت، عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان کی نبوت ان کی ابوۃ سب کو عام

ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں مرے نخل

اس گل کی یاد میں یہ صد ابوالبشر کی ہے

اس کے بعد مہمان عرش، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی، پھر تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور جب ساتویں آسمان پر ہمارے آقا کریم، معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے جد امجد کو سلام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا اے صالح نبی اور صالح بیٹے! آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ (روح البیان، ج:۵، پیغام معراج، ص:۱۶۵)

سدرۃ المنتہیٰ: معراج کے دولہا ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سدرہ کو دیکھا جو ایک بیری کا درخت ہے اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح چوڑے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھے۔

(مسلم، ج:۱، ص:۹۱)

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بیت المعمور ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت المعمور میں تشریف لے گئے وہاں ستر ہزار فرشتوں نے استقبال کیا اور مبارکباد پیش کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ بیت المعمور میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ بیت المقدس میں انبیائے کرام علیہم السلام کے امام اور بیت المعمور میں فرشتوں کے امام بنے۔ (روح البیان، ج۵، پیغام معراج، ص۱۶۵)

بیت المعمور: فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور ہے۔ یہ خانۂ کعبہ کے محاذ و مقابل ہے اگر یہ نیچے آئے تو خانۂ کعبہ پر آئے گا۔ جس طرح انسان خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اسی طرح فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ اور ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج۱، ص۳۰۱)

اور ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ انور پر مدینہ منورہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۴۶)

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی خواہش کا اظہار کیا تو انہیں اجازت دی گئی تو فرشتوں نے اپنی کثرت سے چھپالیا یعنی تمام فرشتے سدرہ پر بیٹھ گئے تا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کریں۔ (الدر المنثور، ج ۶، ص ۱۱۶)

حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ لَمْ يُجَاوِزْهُ اَحَدٌ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی سدرۃ المنتہٰی سے آگے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی نہ جاسکا۔ (مواہب للدنیہ، ج ۲، ص ۲۵)

یہی وہ مقام ہے جہاں جبرئیل علیہ السلام بھی رُک گئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور اب میں یہاں سے آگے نہ چل سکوں گا آپ کا ساتھ نہ دے سکوں گا۔ اِنْ تَجَاوَزْتُهٗ اِحْتَرَقْتُ بِالنُّوْرِ (مواہب لدنیہ، ج ۲، ص ۲۹)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر میں سدرہ سے آگے بڑھوں گا تو تجلیات ربانی کی تاب نہ لاسکوں گا اور میں جل جاؤں گا۔ شیخ محقق فرماتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ محبوبیت میں عرض کیا کہ اگر میں سدرہ سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھوں تو اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات میرے پروں کو جلا کر راکھ کردیں گے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱)

جلتے ہیں جبرئیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو

درود شریف:

حضرت سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اگر یک سر موئے بر تر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

ایک پرانی یاد

حضرات! جب جبرئیل علیہ السلام نے آنے جانے سے معذوری ظاہر فرمائی تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک پرانی یاد تازہ ہوگئی اور جبرئیل امین سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل! جب میرے

جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا جارہا تھا تو تم حاضر ہوئے تھے اور میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تم نے کہا تھا۔ ھَلْ لَکَ حَاجَۃٌ یعنی کیا میرے لائق کوئی خدمت ہے۔ تو میرے جد اعلیٰ نے تم کو جواب دیا تھا، اَمَّا اِلَیْکَ فَلَاَ مجھے تیرے ساتھ کوئی حاجت نہیں۔ فرمایا حاجت تو ہے مگر تم سے نہیں اور جس سے مجھے حاجت ہے وہ میرے حال سے واقف ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کوئی مدد نہیں لی۔ مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مدد کرنے کی گزارش کی تھی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے اس احسان کا بہترین بدلہ دینا تھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل! میں اپنے رب تعالیٰ کے قرب خاص میں جارہا ہوں۔ جہاں کوئی نبی اور رسول نہیں جاسکتا، حتیٰ کہ اے جبرئیل تو بھی نہیں جاسکتا اب اگر تمہارے پاس کوئی حاجت ہے، تو بتاؤ؟ میں اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کردوں گا۔ (پیغام معراج، ص ۱۸۴)

حضرت جبرئیل علیہ السلام انبیائے کرام کی خدمت میں حاضری دیتے اور ان کی حاجت پوری فرماتے اور ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جبرئیل امین کی حاجت پوری فرمائی۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

درود شریف:

حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا، یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میری یہ تمنا ہے کہ روز قیامت جب آپ کی امت پل صراط سے گزرنے لگے تو میں پل صراط پر اپنے نورانی پر بچھادوں تا کہ آپ کی امت آسانی سے گزر جائے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، سیرت حلبی، ص ۴۴۳، نزہۃ المجالس، ج ۲)

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پل صراط اگر چہ بہت نازک جگہ ہے لیکن جب قیامت کے دن امت پل صراط سے گزرنے والی ہوگی تو نبی رحمت، شفیع امت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پل صراط کے پاس کھڑے ہوکر دعا فرمارہے ہوں گے۔ رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ ، رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے رب تعالیٰ! میری امت کو آسانی سے گزار دے اور جب امت کے گزرنے کی دعا امت کے غمخوار خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کی ہے تو اب جبرئیل کے پر بچھانے کی حاجت کہاں ہے۔

اسی کو عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

عرش اعظم: ہمارے آقا، دو عالم کے تاجدار، محبوب خدا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عرش پر جلوہ گر ہوئے۔ سدرہ سے عرش تک ستر ہزار پردے ہیں اور ہر پردے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ عرش کے اوپر نہ کوئی مکان ہے نہ سامان۔ سب عرش کے نیچے ہیں۔ عرش کے اوپر لامکاں ہے جب ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عرش اعظم پر جلوہ گر ہوئے تو اس وقت یہ کیفیت تھی کہ سدرۃ المنتہیٰ نیچے، ساتوں آسمان نیچے، ساتوں زمین نیچے، زمین و آسمان میں رہنے والے نیچے، بیت اللہ نیچے۔ بیت المقدس نیچے۔ فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور نیچے۔ جنت نیچے۔

اللہ تعالیٰ کا عرش نیچے تھا اور قدم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب کے اوپر۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

درود شریف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب رحمت عالم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس قدر رفعت و بلندی بخشی کہ ساری مخلوق کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں کے نیچے کر دیا اور دکھا دیا اور فرما دیا۔ اے میرے محبوب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں نے اپنی کل کائنات کو تیرے قدموں کے نیچے کر دیا ہے اور تیرے قدموں کو ساری مخلوق کے سر کا تاج بنا دیا ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

زہے عزت و اعتلائے محمد
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

آقائے کائنات، محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب عرش اعظم پر جلوہ گر ہوئے تو عرش نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامن عظمت کو تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم صرف آپ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے جلال احدیت اور جمال صمدیت سے آگاہ فرمایا، اور میں غمزدہ ہوں، آہیں بھرتا

ہوں، مگر کوئی راہ نہیں پاتا جس سے اپنی حاجت پوری کروں، جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اعظم خلق بنایا ہے اور میں ہیبت وخوف میں مبتلا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو میں اس کے ہیبت وخوف سے کانپنے لگا پھر میرے پایہ پر لکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تو میری ہیبت وگھبراہٹ اور بڑھ گئی اور میں لرزنے اور کانپنے لگا، پھر جب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) لکھا تو مجھے سکون حاصل ہوا اور میرا ہلنا اور کانپنا دور ہوا اور میری بے چینی اور گھبراہٹ ختم ہوگئی۔ آپ کا اسم مبارک میرے دل کے لئے چین اور قلب کے لئے اطمینان کا سبب ثابت ہوا۔ مجھ پر آپ کے اسم گرامی کی برکت ظاہر ہوئی اب تو بہت کچھ برکتیں حاصل ہوں گی۔ اسلئے کہ آپ کی نظر کرم مجھ پر پڑگئی ہے۔ اَنْتَ الْمُرْسَلُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ آپ تو تمام عالم کے لئے رحمت والے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور یقیناً مجھے بھی آپ کی رحمت کا حصہ ضرور ملے گا۔ (مدارج النبوۃ، ج۱، ص ۳۰۸)

اے ایمان والو! جب اللہ تعالیٰ کا عرش اعظم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارتا ہے اور یا رسول اللہ کہتا ہے تو ہم غلامان سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حق زیادہ ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکاریں اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کہیں۔ اور عرش اعظم کہتا ہے کہ ہم گھبرا رہے تھے، کانپ رہے تھے۔ آپ کا نام پاک جب مجھ پر لکھ دیا گیا تو آپ کے نام مبارک کی برکت سے میری گھبراہٹ اور بے چینی دور ہوگئی۔ پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک سے فائدہ پہونچتا ہے۔ جیسا کہ عرش کی گھبراہٹ اور بے چینی ختم ہوئی تو مجھے بتلانا اور کہنا یہ ہے کہ جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام مبارک سے عرش کو فائدہ ملا تو اگر مومن یعنی غلام رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام لیں اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکاریں تو ضرور بالضرور فائدہ ملے گا۔

عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

درود شریف:

حضرت جبرئیل علیہ السلام اور براق دونوں سدرہ پر رُک گئے تو آپ کی خدمت میں رفرف پیش کیا گیا جو سبز رنگ کا تھا اور اس کا نور سورج کی روشنی پر غالب تھا آپ اس رفرف پر سوار ہو کر عرش اعظم پر جلوہ فرما ہوئے۔

(معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۵۲، انوار محمدیہ، ص ۳۴۸)

عاشق مصطفیٰ امام اہلسنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوب نقشہ کھینچا ہے

جھکا کا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ، گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا، وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضور خورشید کیا چمکتے، چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

درود شریف:

ہمارے آقا معراج کے دولہا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رفرف پر سوار ہو کر عرش سے آگے تشریف لے گئے۔ (الیواقیت والجواہر، ص ۳۵)

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رفرف پر سوار تھے۔ سفر جاری تھا، آگے بڑھتے رہے، بہت سے نورانی حجابات و مقامات طے کرنے کے بعد رفرف بھی رخصت ہوگیا، اب ہمارے حضور پر نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تنہا جانے والے تھے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سراغ این و متی کہاں تھا، نشان کیف والی کہاں تھا
نہ کوئی راہی، نہ کوئی ساتھی، نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

ہمارے سرکار مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لامکاں میں ستر حجاب نور کے طے کئے، اس وقت ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ کو وحشت سی معلوم ہوئی (یعنی کچھ گھبراہٹ اور اکیلا پن معلوم ہوا) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز میں یہ ندا سنائی دی۔ قِفْ یَامُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ ٥

اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ٹھہریئے۔ آپ کا رب تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں متفکر ہوا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آواز کہاں سے آئی اور مجھے میرے ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آواز سے انس اور قرار حاصل ہوا۔ اور مجھ سے وحشت دور ہوگئی۔

(مواہب اللدنیہ، ج ۲، ص ۳۴، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۰۵)

اے ایمان والو! زمین والے، زمین پر، آسمان والے آسمان پر۔ عرش والے عرش پر، اور خود خالق و مالک اللہ تعالیٰ لامکاں میں اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

درود شریف:

پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا ہوئی:۔ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ ۔
اے ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ قریب آ۔ اے احمد قریب آ۔ اے محمد قریب آ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم

(مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۰۵)

اور ہمارے اعلیٰ حضرت عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد! قریں ہو احمد قریب آ سرور ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے

درود شریف:

دیدارِ رب تعالیٰ آنکھوں سے

اے ایمان والو! ہمارے پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کی عین ذات کا دیدار کیا۔ حوالہ ملاحظہ فرمایئے۔

۱) اِخْتَلَفَ فِیْ تِلْکَ الرُّؤْیَۃِ فَقِیْلَ رَاٰہُ بِعَیْنِہٖ حَقِیْقَۃً وَھُوَ قَوْلُ جُمْھُوْرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ

(تفسیر صاوی، پارہ ۲۹، ص ۱۱۶)

اس رویت باری تعالیٰ میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور یہی قول جمہور صحابہ اور تابعین کا ہے۔

۲) اِنَّ الرَّاجِحَ عِنْدَ اَکْثَرِ الْعُلَمَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَبَّہٗ بِعَیْنَیْ رَاْسِہٖ لَیْلَۃَ الْاِسْرَاءِ (شرح مسلم، ص ۹۷)

یعنی اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

۳) ہمارے آقا معراج کے دولہا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔رَأَیْتُ رَبِّیْ ۔ میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ (فتح الباری ابن حجر، ج ۱۰، ص ۲۳۲)

۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قَدْرَای مُحَمَّدٌ رَبَّهُ (ترمذی، ج ۲، ص ۱۰۷)
یعنی بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری، ج ۱۹، ص ۱۹۸، فتح الباری، ج ۸، ص ۶۰۸)

۶) ابن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا۔
هَلْ رَای مُحَمَّدٌ رَبَّهُ . قَالَ نَعَمْ کیا؟ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایاہاں۔(شفاشریف، ج ۱، ص ۱۹۷)

۷) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا

۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خلت ابراہیم علیہ السلام کے لئے، کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور دیدار، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے۔

(شرح مسلم نووی، ج ۱، ص ۹۷، فتح الباری، ج ۸، ص ۶۰۸، شفاشریف، ج ۱، ص ۱۹۶)

۹) حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار رب تعالیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔دیکھا ہے۔دیکھا ہے۔اتنی بار فرماتے کہ آپ کی سانس ٹوٹ جاتی۔ (روح المعانی، ج ۱۴، ص ۵۴، روح البیان، ج ۹، ص ۲۲۳)

۱۰) پیروں کے پیر، روشن ضمیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رویت باری تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار سوائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کسی اور کو دنیا میں حاصل نہیں ہوا۔ (الیواقیت الجواہر، ج ۱، ص ۱۲۸)

محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسمائے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے گزرے تو ان اسماء کی صفات کے مظہر ہو گئے جب صفت رحیم سے گزرے تو رحیم ہوئے۔صفت غفور سے گزرے تو غفور ہو گئے۔صفت کریم سے گزرے تو کریم ہو گئے۔صفت حلیم سے گزرے تو حلیم ہو گئے۔صفت شکور سے گزرے تو شکور ہو گئے۔صفت جواد سے

گزرے تو جواد ہو گئے۔ اسی طرح دیگر اسمائے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے گزرتے گئے۔ یہاں تک کہ معراج سے واپس تشریف نہیں لائے مگر کامل واکمل ہو گئے۔ (الیواقیت الجواہر، ص ۳۶)

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مشکوٰۃ، ص ۶۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک پائی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو میں نے جان لیا۔

اور مواہب اللدنیہ، ج ۲، ص ۲۹، اور روح البیان، ج ۲، ص ۴۰۲ کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

فَاَوْرَثَنِیْ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اولین وآخرین کے علوم کا وارث بنا دیا۔

مَقَامِ دَنَا فَتَدَلّٰی: پھر ہمارے حضور پرنور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے قرب خاص میں اتنا قریب ہوئے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی ۝ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۝ (پ ۲۷، ع ۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنز الایمان)

یعنی ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قریب ہوئے اپنے رب تعالیٰ سے اور زیادہ قریب ہوئے تو اللہ تعالیٰ ہمارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دو کمانوں کے مقدار یا اس سے زیادہ قریب ہوا۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اُٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے، ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل فرقت، جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

وہی ہے اول، وہی ہے آخر، وہی ہے ظاہر، وہی ہے باطن
اسی کے جلوے، اسی سے ملنے، اسی سے، اس کی طرف گئے تھے

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور پُر نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کتنے علوم کا سرمایہ عطا کیا ہے؟ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں تمام اولین وآخرین کے علوم مجھے دیئے گئے اور زمین وآسمان میں جو کچھ ہے۔ سب کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا۔

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

درود شریف:

مگر نہیں مانتا تو بے ایمان وہابی، دیوبندی

ان کا عقیدہ ملاحظہ کرو اور ان سے بچتے رہو اور اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔

وہابی کا عقیدہ: (۱) وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنا حال، کہ قبر میں اور قیامت کے دن میرے ساتھ اچھا ہوگا یا نہیں کچھ معلوم نہیں۔ (تقویۃ الایمان، ص:۴۱)

(۲) وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ ''رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے'' اور لکھتے ہیں کہ ''شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے اور شیطان و ملک الموت کا علم قرآن سے ثابت ہے اور رسول اللہ کا علم قرآن سے ثابت نہیں'' اور جو شخص رسول اللہ کا علم ثابت کرے وہ مشرک ہے۔ (براہین قاطعہ، ص:۵۱، مطبوعہ کانپور)

حضرات! جو حدیث بیان کی گئی اسے آپ حضرات نے بغور سن لیا ہے کہ محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کرم فرمایا کہ میں نے زمین وآسمان میں جو کچھ ہے اور اول و آخر ساری چیزوں کو جان لیا اور وہابی، دیوبندی کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو کچھ بھی علم نہیں حتیٰ کہ دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔ تو آپ کو اب یقین ہو گیا ہوگا کہ وہابی، دیوبندی دشمن رسول ہیں، مومن نہیں منافق ہیں ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا لازمی وضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ سے بے حجاب کلام کیا

اللہ تعالیٰ کی عین ذات کا اپنے سر کی آنکھوں سے دیدار فرمایا، اور اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات روبرو ہے اور اپنے رب تعالیٰ سے بلاواسطہ کلام کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تو آسمان کے نیچے زمین میں کوہ طور پر بے شمار حجابات کے بیچ، مگر ہمارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں تو زمین سے اوپر آسمانوں کے آگے عرش کے اوپر لامکان میں روبرو ذات رب تعالیٰ ہے اور بغیر حجاب کے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰیO (پ ۲۷، رکوع ۵)

ترجمہ: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنزالایمان)

حضرات! ہمارے آقا شب اسراء کے دولہا، مہمان خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب دیدار کی نعمت اور کلام کے شربت سے نوازے جا چکے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ احدیت میں محبوب اکبر اور بندۂ خاص کی حیثیت سے تحفہ پیش کیا۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ تمام بدنی، زبانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تحیات وصلوٰۃ اور طیبات کا تحفہ آپ نے میری بارگاہ میں مجھے پیش کیا تو تمہارا رب تعالیٰ بھی تم کو سلام کا انعام عطا فرماتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ یعنی اے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ پر سلام ورحمت اور برکت نازل ہو۔ (مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۴۶)

سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا شان ومرتبہ ہے معراج کے دولہا ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اگر ہم کو، یا آپ کو، کوئی حاکم یا بادشاہ، سلام کرلے تو ہمارا اور تمہارا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے تو غور کرو اور بتاؤ کہ اس محبوب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت ورفعت کا عالم کیا ہوگا۔ جس کو خود خالق ومالک بادشاہوں کا بادشاہ احکم الحاکمین سلام فرماتا ہے۔

حضور کے صدقے عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام خوب فرمایا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

اللہ تعالیٰ کے سلام کی بے شمار رحمتیں وبرکتیں، جب ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل ہو رہی تھیں

اس وقت شفیع امت، نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اپنی امت کو یاد فرماتے ہیں تو رب تعالی کی بارگاہ کرم میں یوں عرض کرتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ. یعنی اے اللہ تعالی تیرا اسلام، ہم پر، اور تیرے نیک بندوں پر یعنی میری تمام امت پر بھی تیرا اسلام ہو۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۴۹)

اے ایمان والو! ہمارے آقا رحمت و برکت والے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ہم گنہگار امت پر کتنے مہربان اور شفیق ہیں کہ وہاں یعنی لامکاں، قرب خاص میں۔ جہاں نہ کوئی نبی و رسول اور نہ فرشتے کی گزر ہے ہم گنہگاروں کا ذکر کیا۔ اور ہم امتیوں کو یاد فرمایا۔ اب ہم امت کا، غلاموں کا، فرض کیا ہے کہ ایسے رؤف و رحیم آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو بھول جائیں ہرگز نہیں ہوسکتا، ہم غلامان سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اپنے پیارے آقا، نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو صبح و شام، رات و دن یاد کریں گے۔ محفل میلاد و معراج سجا کر یاد کریں گے۔ آپ کا نام مبارک چوم کر یاد کریں گے۔ ہر نماز کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھ کر یاد کریں گے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

بیٹھے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

اور ہم غلامان غوث و خواجہ و رضا کی محبت کا فیصلہ یہ ہے جو بزبان سرکار اعلیٰ حضرت ہے کہ۔

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

درود شریف:

حضرات! جب فرشتوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے قرب خاص میں معراج کے دولہا، محبوب اعظم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر سلام بھیجا اور حبیب پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے تحیات و صلوات اور طیبات کا نذرانہ رب تعالی کی بارگاہ کرم میں پیش کیا ہے تو فرشتوں نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۴۹)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حضرات! ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سفر معراج یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب سے واپس ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سفر سے واپس ہونے والا واپس آتا ہے تو اپنے گھر والوں کے لئے۔ دوست واحباب کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لاتا ہے۔ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تم ایک عظیم سفر پر اور عظیم بارگاہ میں آئے ہو۔ امت کے لئے کیا تحفہ لے جاؤ گے؟ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عرض کیا میرے رب کریم جو تو عطا فرمائے گا وہی لے کر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم نے میری بارگاہ میں پیش کیا اور میں نے جو تم کو دیا یعنی سلام اور فرشتوں نے جو کہا وہ تحفہ تم اپنی امت کے لئے لے جاؤ تا کہ آپ کی امت اس کو نماز میں پڑھیں اور ہمیشہ ہمیش کی سعادت حاصل کریں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۵۲)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

چوتھا جمعہ.................................دوسرا بیان

شب معراج کی عبادتیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ٥ (پ۲۷، رکوع۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اللہ تعالیٰ نے شب معراج، لامکاں، اپنے قرب خاص میں محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ کی امت کے لئے جو تحفہ عطا فرمایا وہ تحفہ نماز ہے۔

حدیث شریف: فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ۔

(مسلم، ج:۱، ص:۹۱، مشکوۃ شریف، ص۵۲۸)

مجھ پر یعنی میری امت پر اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر میں واپس آیا۔

یاد امت: ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رب تعالیٰ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کس شان سے دیکھا، قرآن پاک فرماتا ہے۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ٥ (پ۲۷، ع۵)

ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ (کنزالایمان)

مطلب پلک بھی نہ جھپکی اور دیدار ہوتا رہا۔ پھر ہمارے پیارے آقا رحمت تمام صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں سجدہ کیا اس کے بعد راز و نیاز کی باتیں ہوئیں جن کی کسی کو خبر نہیں۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۵۲)

رب تعالی نے فرمایا۔ حَبِیْبِیْ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَاکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ ۔

یعنی اے میرے حبیب میں ہوں اور تو ہے اور تیرے علاوہ جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے وہ سب تیرے لئے پیدا کیا ہے

معراج کے دولہا، پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ اِلٰھِیْ اَنَا وَاَنْتَ وَمَاسِوَاکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ میرے معبود میں ہوں اور تو ہے اور میں نے تیرے علاوہ سب کچھ چھوڑ دیا۔

(معارج النبوۃ، ج ۳، بحوالہ پیغام معراج، ص ۱۹۱، ۱۹۲)

اللہ تعالی اپنے پیارے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے فرماتا ہے۔ میرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم آپ کی مرضی سے کچھ مانگو۔ جو تمہارا جی چاہے مانگ لو۔ تمہاری رضا میں میری رضا ہے۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

جب اللہ تعالی نے فرمایا۔ میرے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم جو چاہو مانگ لو تو میرے رحیم و کریم آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے رب! میری امت میرے حوالے فرمادے اور ایک روایت میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے عرض کیا۔ اَلصّٰلِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ یعنی اے رب تعالی! میری امت کے نیک لوگوں کو تو لے لے اور میری گنہگار امت کو مجھے دیدے۔

(معارج النبوۃ، ج ۳، بحوالہ پیغام معراج، ص ۱۹۳)

کیا ہی خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے

ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

اللہ تعالیٰ کا خطاب ستر ہزار مرتبہ

ستر ہزار مرتبہ خطاب باری تعالیٰ ہوتا ہے حَبِیْبِیْ سَلْ مَا شِئْتَ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو چاہو مانگ لو، ہر مرتبہ یہی عرض کرتے ہیں۔ میرے رب تعالیٰ میری امت مجھے دیدے۔ اس میں یہ راز ہے کہ امت جب مل جائے گی تو گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی شفاعت سے جنت میں داخل کردوں گا کیوں کہ رب تعالیٰ کی عطا سے جنت میری ہے اور امت بھی میری ہے مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے کافر ومشرک اور منافق، وہابی، دیوبندی محروم رہیں گے اور مومن وفادار حتیٰ کہ گنہگار سرفراز کئے جائیں گے۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا اور طلب کو قبول فرمایا اور امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا۔ اب ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علی والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے دیدار پُر بہار سے مشرف ہو کر امت کی بخشش کا پروانہ حاصل کر کے پچاس وقت کی نماز کا تحفہ لے کر واپس تشریف لائے۔ (پیغام معراج، ص ۱۹۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

حدیث شریف: فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ص ۵۲۸)

یعنی ہمارے آقا معراج کے دولہا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو کر واپس تشریف لا رہے تھے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہر دن

میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو روکنا چاہتے تھے اور چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں بار بار جلوۂ خدا دیکھنا چاہتے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم تھا کہ کوہ طور پر صفت کی تجلی تھی اور نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رب تعالیٰ کی ذات کی تجلی ہے۔ اور طور پہاڑی وسیلہ بنی اور جب تجلی کا نزول ہوا تو طور پہاڑی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئی اور میں بے ہوش ہو گیا اور دل کی حسرت دل میں رہ گئی۔ میرا خواب پورا نہ ہوا تھا، آرزو باقی تھی، اب وقت آیا ہے کہ دل کی حسرت پوری کروں، آرزوؤں کی تکمیل کروں مگر ان کو روکوں کیسے ان کو روکنا آسان نہیں ہے تو امت کی کمزوری اور امت کی پریشانی کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ آپ کی امت کمزور ہے ہر روز پچاس وقت کی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ اپنے رب کے پاس جائیے اور نمازیں کم کرائیے۔

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم تھا کہ پچاس وقت کی نمازیں زیادہ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کیا یہ علم نہیں تھا اور جب اللہ تعالیٰ کو پانچ نمازیں فرض کرنی تھیں تو شروع میں پہلے پچاس نمازیں کیوں فرض کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی علم تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بھی علم تھا اور بے شک وشبہ علم تھا کہ پانچ وقت کی نمازیں ہی فرض رہیں گی۔

مگر اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بار بار اپنے قرب میں بلانا چاہتا تھا اور معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی بار بار قرب خاص میں جلوہ گر ہو کر رب تعالیٰ کا دیدار کرنا چاہتے تھے اور امت کو یہ خبر دینا چاہتے تھے کہ میری شان وعظمت کو میرے غلامو! خوب جان لو اور پہچان لو کہ بظاہر ایک بار رب تعالیٰ نے بلایا اور نو بار میں اپنی مرضی سے گیا۔

درود شریف:

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں پچاس وقت کی نمازیں زیادہ ہیں رب تعالیٰ کے پاس جا کر نمازیں کم کرائیے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے قرب خاص میں حاضر ہوئے۔ نمازیں کم کرنے کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز کو کم کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پینتالیس وقت کی نمازیں لیکر واپس ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، رب تعالیٰ نے کتنی نمازیں معاف کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں کم ہوئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں عرض کرتے ہیں کہ اب بھی نمازیں زیادہ ہیں کم کرائیے۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار بھیج رہے ہیں کہ نمازیں زیادہ ہیں کم کرائیے۔

نکتہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ منورہ میں جلوۂ خدا دیکھنا چاہتے تھے اس لئے نمازیں کم کرانے کے بہانے سے آپ کو بھیج رہے تھے کہ بار بار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدا کو دیکھیں اور بار بار میں مصطفیٰ کو دیکھوں گا۔

خدا کا دیدار مصطفیٰ کی معراج ہے
اور مصطفیٰ کا دیدار موسیٰ کی معراج ہے

درودشریف:

اے ایمان والو! اگر ہمارے آقا، معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد اقصیٰ نہ جاتے بلکہ سیدھے آسمانوں سے ہوکر سدرہ پر اور لامکاں چلے جاتے۔ تو آپ کی معراج تو ہوجاتی لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معراج نہ ہو پاتی۔ کیوں کہ آپ کی معراج خدائے تعالیٰ کو دیکھنا ہے اور کائنات کی معراج آپ کو دیکھنا ہے۔ محققین فرماتے ہیں کہ جب معراج کے دولہا نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انبیائے کرام کے امام بنے تو آپ کی بشریت کی معراج ہوئی اور جب سدرہ پر جبرئیل امین سے آگے تشریف لے گئے تو آپ کی نورانیت کی معراج ہوئی اور جب عرش سے آگے بڑھے تو آپ کی حقیقت کی معراج ہوگئی اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب آپ نبیوں کے امام ہوئے تو نبیوں کی معراج ہوئی۔ آسمانوں پر پہونچے تو آسمانوں کی معراج ہوئی۔ سدرہ پر پہونچے تو سدرہ کی معراج ہوئی۔ عرش پر پہونچے تو عرش کی معراج ہوئی اور جب آپ دَنٰی فَتَدَلّٰی اور فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر پہونچے اور عین ذات رب تعالیٰ کو بے حجاب دیکھا تو آپ کی معراج ہوگئی کیونکہ کائنات کی معراج یہ ہے کہ وہ آپ کو دیکھے اور آپ کی معراج یہ ہے کہ آپ خدا کو دیکھیں۔

ان کی معراج یہ ہے کہ خدا تک پہونچے
ہماری معراج یہ ہے کہ ہم ان کے قدم تک پہونچے

درودشریف:

اے ایمان والو! ہزاروں ہزاروں سال کا سفر، سفر معراج، رات کے بہت ہی قلیل وقت میں طے فرمایا اور واپس تشریف لائے تو زنجیر بھی ہل رہی تھی، بستر گرم تھا، اور وضو کا پانی بہہ رہا تھا۔

(روح المعانی، ج ۱۵، ص ۱۲، روح البیان، ج ۳، ص ۴۰۲)

عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلئے تھے

نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

درود شریف:

شب اسریٰ کے دولہا ہمارے پیارے نبی شفیع امت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی واپسی ہوئی مسجد حرام میں تشریف لائے۔

حدیث شریف: فَاسْتَيْقَضْتُ وَاَنَابِالْمَسْجِدِالْحَرَامِ۔ تو میں واپس ہوا تو مسجد حرام میں تھا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۳۶)

ہمارے پیارے نبی، معراج کے دولہا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معراج سے واپس آ کر سفر معراج کا ذکر فرمایا تو مومنوں نے دل وجان سے تسلیم کیا اور کفار ومشرکین نے انکار کیا اور خوب ہنسی اور مذاق بنایا، ابوجہل لعین کفار مکہ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہونچا اور کہنے لگا تمہارے صاحب اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہتے ہیں کہ میں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے اتنا طویل سفر کر کے واپس بھی آ گیا۔ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا یہ جھوٹی بات نہیں ہے؟ بتاؤ اب تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں تصدیق کرتا ہوں کہ ہمارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سچ فرمایا ہے حق فرمایا ہے۔ صبح ہوئی تو آپ صدیق اکبر کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۱۰)

سید السادات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ اِسْمَ اَبِیْ بَكْرٍ مِّنَ السَّمَآءِ الصِّدِّیْقُ ۔

سرچشمہ ولایت حضرت علی ابوالحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ (روح البیان، ج ۳، ص ۴۰۵)

کفار مکہ نے جب واقعۂ معراج سنا تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے طرح طرح کے سوالات کرنے لگے۔ مقصد یہ تھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کسی طرح جھوٹا ثابت کردیں اور شمع اسلام کو بجھادیں مگر اللہ تعالیٰ جسے بلند فرمائے اسے کون مٹا سکتا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

درود شریف:

ان کافروں میں اکثر ایسے بھی تھے جنہوں نے بیت المقدس کو دیکھا تھا۔ کفار کہنے لگے اگر آپ سچے ہیں تو بیت المقدس کی نشانیاں ہمیں بتائیں۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بیت المقدس کی نشانیاں بیان کرنی شروع فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام پردے ہٹا کر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیش نظر بیت المقدس کردیا۔ کفار سوال کرتے جاتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت المقدس کو دیکھ کر جواب دے رہے تھے۔

ادھر سے کون گزرا تھا کہ اب تک
دیار کہکشاں میں روشنی ہے

شب معراج کی عبادت

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے جس نے اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن کریم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو رکعت پر تشہد (التحیات للہ آخر تک) پڑھ کر (بعد درود) سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو کچھ چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ (احیاء العلوم، ج:۱، ص۳۷۳)

(۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجب وہ پُر عظمت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کا ثواب کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔ جس نے اس ماہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو گویا اس نے سال بھر کے

روزے رکھے اور جس نے اس ماہ میں سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے اس ماہ میں آٹھ دن کے روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس ماہ میں دس دن کے روزے رکھنے والا اللہ سے جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا اور جو اس ماہ میں پندرہ روزے رکھے تو آسمانی منادی آواز دیتا ہے اے روزہ دار! تیرے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب نیک عمل شروع کر دو، جو زیادہ اچھے عمل کرے گا اسے زیادہ ثواب دیا جائیگا۔ (ما ثبت بالسنہ مترجم ص ۲۳۵، بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ یعنی (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو رجب میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔

(درۃ الناصحین، ص ۸۸، بحوالہ شعب الایمان، بیہقی)

(۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتوں میں کوئی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) رجب کی پہلی رات (۲) شعبان کی پندرہویں رات (۳) جمعہ کی رات (۴) عید کی رات (۵) بقر عید کی رات۔ (مکاشفۃ القلوب، عربی ص ۲۳۹، بحوالہ دیلمی)

دُعا

حضرات! شب معراج تو ماہ رجب کی تمام راتوں سے افضل و برتر ہے تو اس رات میں بدرجہ اولیٰ کوئی دعا انشاء المولیٰ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ رد نہیں ہوگی۔ دعاء سے پہلے اور دعاء کے بعد درود شریف ضرور پڑھے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے درود کے طفیل دعاء کو شرف قبولیت بخشے۔

جشن معراج

معراج شریف کا جشن منانا، مومنوں کا حصہ ہے اور منافقوں کو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کوئی غرض ومطلب نہیں ہے تو جشن معراج سے ان کو کیا فائدہ؟ ہاں ایمان والا مسلمان رجب شریف کی ستائیسویں شب سے پیار ومحبت کرتا ہے کہ یہی رات ہمارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قرب رب تعالیٰ میں پہونچ کر دیدار کا شرف حاصل ہوا اور اسی رات میں امت کے لئے نماز جیسی اعلیٰ عبادت کا تحفہ ملا۔ اسی رات اللہ تعالیٰ نے

امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا۔ اس لئے ہم ایمان والے معراج کی رات میں جشن معراج کی محفل کا انعقاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب، معراج کے دولہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر سنتے اور سناتے ہیں۔ درود وسلام پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، نیاز وفاتحہ دلاتے ہیں دعائیں ہوتی ہیں، کھانے کھلائے جاتے ہیں مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہے۔

اے ایمان والو! سوچو اور غور کرو کہ جشن معراج منانے میں کوئی ایسا عمل ہے جو ناپسندیدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہے۔ درود وسلام ہے۔ نیاز وفاتحہ ہے دعائیں ہیں۔ کھانا کھلانا، مٹھائیاں بانٹنا ہے یہ سارے اعمال برکت ورحمت والے۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہیں۔ مگر منافق تو الٹی ہی چال چلتا ہے اس کو ہر وہ عمل اچھا نہیں لگتا جس میں مدینے والے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان ظاہر ہوتی ہو۔ مگر سنی مسلمان کا ایمان تو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہو۔ نعت ہو۔ درود وسلام ہو

اسی لئے عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

ذکر خدا جوان سے جو جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

اپیل: اے ایمان والو! خوب غور سے سن لو، اور یاد رکھو اور اپنی غلامی کا رشتہ نبی پاک مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خوب مضبوط کرلو، وہابی، دیوبندی، بدعت وشرک کہتا رہے ایک نہ سنو۔ اپنے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج کا واقعہ خوش ہوکر دل سے سنو اور صحابہ کرام کی سنت پر عمل کر کے، نامۂ اعمال کو نیکیوں سے پُر کرلو۔ معراج کی رات میں خوب نوافل پڑھو۔ درود وسلام کثرت سے پڑھو۔ خوشیوں کا اہتمام کرو دن میں روزے رکھو۔ ثواب ہی ثواب ہے۔ مگر ایمان والے کے لئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام نیکیوں کو حاصل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے